Presented by: Rana Jabir Abbas

مراثیِ نسیم (جلد سوم)

۳/

شیدائے آلِ محمد حضرتِ مولانا نسیم امروہوی اعلی اللہ مقامہ

کے

۱۴/۱۴

چودہ مرثیہ برائے چہاردہ معصومین ع -

1986

۱۹۸۶

مراثیِ چہاردہ معصومین ع

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مقدّمۃ الکتاب

مُبسمِلاً و مُحمدِلاً و مُصَلّیا!

چہاردہ معصومین کے اسمائے گرامی ہمارے بچوں کو اُس وقت بھی ازبر ہوتے ہیں، جب وہ اپنی ماؤں کی گود سے اتر کر گھٹنیوں چلنا شروع کرتے ہیں۔ یہی بچے، بڑے ہو کر جس مجلسی ماحول میں پرورش پاتے ہیں، وہ حضرت علیؑ بن ابی طالبؑ سے لے کر امام زین العابدینؑ تک (اور زیادہ سے زیادہ امام جعفر صادقؑ تک) یہ حقیقت تو اُن کے دلوں میں راسخ کرتا رہتا ہے کہ رسولؐ اسلام کی آنکھیں بند ہونے کے بعد یہی چند ہستیاں تھیں جنھوں نے اسلام کو ہر طوفان کی زد سے بچایا اور انھیں کی بدولت آج شریعت محمّدیہ تنزیل کے مطابق ہم تک پہنچ سکی۔ البتہ باقی ائمہ کے متعلق یہ بات تو ان کے قلوب میں "پتھر کی لکیر" کی طرح نقش ہوتی ہے کہ اُن کی زندگی (قید میں یا آزادی میں) نہایت قناعت و ایثار کے ساتھ زہد و تقویٰ میں بسر ہوئی، لیکن مجالس میں مابعد اماموں کے ذکر کی قلت اور مدارس میں دینی تعلیم عام نہ ہونے کے باعث ان میں سے بہتوں کو ہر امام کے متعلق یہ معلوم نہیں ہوتا کہ ــــ "اگر یہ امام نہ ہوتے تو آج اسلام کس شکل و صورت میں ہم تک پہنچتا" ــــ زیر نظر مرثیے اسی زاویۂ نگاہ سے تصنیف کیے گئے ہیں کہ ان کے مطالعے سے نوجوانوں کو اس سوال کا جواب مل جائے۔

مجھ سے پہلے بھی دو ایک بزرگوں نے چہاردہ معصومین کے مرثیے کہے ہیں مگر وہ بیشتر معجزات تک محدود ہیں۔ میں نے بھی معجزات و کرامات کا ذکر کیا ہے، مگر اس ذکر کے ساتھ محدثین و مورخین اسلام کی ان کتب کے حوالے بھی نظم کر دیے ہیں جن میں یہ اذکار درج ہیں۔ اسی طرح زیر بحث امام کی ولایت اور امامت اور علم و عمل کے استدلال میں (اپنے علماء کے نظریات کے ساتھ) مشہور علمائے اسلام

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

...ائمۂ اربعہ کے اقوال بھی بیان کیے ہیں۔ بالجملہ ان مرثیوں میں ائمۂ اثنا عشر ...ے فضائل و مناقب اور آثار علمیہ سے متعلق جو عقائد اور واقعات نظم کیے گئے ...ں ان کے مآخذ میں صحاح ستہ اور مسلمانوں کی دیگر مشہور کتابیں شامل ہیں ...ن میں صواعق محرقہ (ابن حجر مکی)، مرقات شرح مشکوٰۃ (ملا علی قاری) شواہد ...بوت (جامی)، دُرِ منثور (سیوطی) اور تفسیر کبیر (امام رازی) خاص طور پر ...بلِ ذکر ہیں۔

جو مرثیہ جس امام کے حال میں ہے، آخر میں اسی امام کے بھرپور مصائب ...ب اور یہی مرثیہ کہنے کی غرض و غایت ہوتی ہے۔ عزم و عمل کی تحریک جو میرا ...ضع کردہ اصلی رنگ ہے اس کا دامن کسی حال میں نہیں چھوڑا۔

دعا فرمائیں کہ یہ مجموعہ بارگاہِ احدیت و رسالت و امامت میں مقبول ...ور میری شفاعت کا وسیلہ بنے۔

شاعرِ آلِ محمدؐ
نسیم امروہوی
فاضل ادب، فاضل فقہ و نور الافاضل
یکم رجب ١٤٠٦ھ مطابق ١٣ مارچ ٨٦ء
روز پنجشنبہ

شہرِ علوم و شاہِ مدینہ ہیں مصطفٰیؐ | اَسرارِ کبریا کا خزینہ ہیں مصطفٰیؐ
قلزم ہے معرفت، تو سفینہ ہیں مصطفٰیؐ | توحید کے عروج کا زینہ ہیں مصطفٰیؐ

آئینۂ جلی ہیں، خدا کی صفات کا
ان کی صفاتِ پاک، تعارف ہیں ذات کا

صبحِ ازل ہے خطِ گریبانِ مصطفٰیؐ | صحنِ اَلَستْ[1]، گوشۂ دامانِ مصطفٰیؐ
عرشِ عُلا، منارۂ ایوانِ مصطفٰیؐ | نورِ عمل، چراغِ شبستانِ مصطفٰیؐ

معراج، منزلت کی حدِ ناتمام ہے
قوسین[2] تو نبی کے دو ابرو کا نام ہے

کاف اَوْر[3] نون، مطلعِ تابانِ منقبت | لولاک[4]، حسنِ مطلعِ دیوانِ منقبت
قالوا بلیٰ[5]، قصیدۂ ذیشانِ منقبت | قرآں زبانِ حق سے غزل خوانِ منقبت

حیراں جو سن کے سورۂ کوثر عقول ہیں
تین آیتیں، مُثَلَّث[6] نعتِ رسولؐ ہیں

---

[1] اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ قالوا بلیٰ (= کیا میں تمہارا رب نہیں؟ سب نے کہا کیوں نہیں!) [2] دو کمانیں، فکان قابَ قوسین اَو اَدنیٰ (= حضرت دو کمانوں کے فاصلے پر یا اس سے بھی کم تھے) [3] کُن (= پیدا ہو جا) [4] لولاک لما خلقتُ الافلاک (= اگر تو نہ ہوتا تو میں آسمانوں کو پیدا ہی نہ کرتا) [5] کیوں نہیں دیکھیے حاشیہ نمبر ١ [6] وہ نظم جس کے ہر بند میں تین مصرعے ہوں (جیسے سورۂ انا اعطینا میں تین آیتیں ہیں)

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ٔمِ بصیر، شمعِ شبستانِ معرفت | ب، دفّتینِ نسخۂ قرآنِ معرفت
ں، نفسِ معرفت۔ تو نفسِ جانِ معرفت | واجب شناس، تا حدِ امکانِ معرفت

ذات وصفاتِ غیب کے آئینہ دار ہیں
عرفانِ کردگار کے پروردگار ہیں

غِ ازل ہیں، باعثِ تخلیقِ جزو وکل | بزمِ عمل ہیں، گلشنِ فکر ونظر کے گل
مبتدائے خلق، یہی خاتمُ الرسل | ہیں نام یوں ابھی تو ہو صلِّ علیٰ کا غل

کیا کیا کریں بیان، شرف بے حساب ہیں
اللہ لاشریک ہے۔ یہ لاجواب ہیں

رازدانِ غیب ہیں وہ غیب کا ہے راز | یہ ہیں مآلِ کار، اگر وہ ہے کارساز
ںکا کبھی اُس میں تام ہے اُس کی جو ہے نماز | لیکن وہ ہے حقیقتِ کبریٰ، تو یہ مجاز

حادث کے اور قدیم کے یہ جانشین ہیں
بالکل اِدھر، نہ بالکل اُدھر، بَین بَین ہیں

ہکردگارِ عقل، یہ استادِ جبرئیل | وہ خالقِ جمال، یہ آئینۂ جمیل
،عینِ خیر وعدل، یہ باخبر بے عدیل | وہ نور یہ ظہور، وہ دعویٰ تو یہ دلیل

انساں کے بھیس میں صمدیت لیے ہوئے
احمد، احد ہے، میمِ مشیّت لیے ہوئے

ہی ہے ایک، یہ بھی دو عالم میں انتخاب | اپنا وہ خود جواب، تو اپنا یہ خود جواب
مدت کا شمس وہ، یہ رسالت کے آفتاب | وہ خالقِ کتاب، تو یہ خطبہ وخطاب

وہ قلزمِ کرم، یہ کرامت جناب ہیں — کتاب کی جلد کے
وہ ذاتِ اولین، یہ ختمی مآب ہیں — دونوں پٹھے

وہ منبعِ عطا، تو یہ دریائے فیضِ وجود | وہ کائناتِ غیب، تو یہ عالمِ شہود
وہ واجب الوجود، تو یہ لازم الوجود | وہ قابلِ سجود، تو یہ لائقِ درود

کافی نہیں کہ صرف انھیں خلقت کرے سلام
حق کی نماز بھی دمِ رخصت کرے سلام

وہ کردگار، یہ سندِ ذاتِ کردگار | وہ طور ہے یہ نور، وہ جلوہ یہ جلوہ زار
وہ خُلق یہ خلیق، وہ حق اور یہ حق گزار | وہ شاہدِ قدم، یہ حدوث اور سدابہار

وہ اسمِ ذات ہے، تو یہ جسمِ صفات ہیں
وہ حیِّ لایموت، یہ مرکزِ حیات ہیں

وہ حسن ہے یہ عشق، وہ مبدء یہ اختتام | وہ راحم ورحیم، تو یہ رحمتِ تمام
وہ غافر وغفور، تو یہ شافعِ انام | وہ حق یہ شرعِ حق، وہ حقیقت یہ التزام

وہ راز ہے خدا کی قسم، رازداں یہ ہیں
وہ سرِّ لامکاں ہے، سرِ لامکاں یہ ہیں

وہ حُب تو یہ حبیب، وہ بے مثل یہ مثال | وہ فالِ خوش مقال، تو یہ حالِ نیک فال
وہ مبتدائے کُن فیکوں، اور یہ مآل | وہ نورِ لازوال، تو یہ پرتوِ جمال

ظلِّ [سہ] خدا خطابِ شہِ ذی کمال ہے
سایہ کہاں، کہ سائے کا سایہ محال ہے

پایا کُل انبیا نے شرف دوجہان کا | کچھ اور ہی جہان ہے احمدؐ کی شان کا
شہرہ بہت کلیم کی ہے آن بان کا | اِن سے مگر ہے فرق زمین آسمان کا

دیدارِ حق، مرادِ کلیمِ خدا کی ہے
دیدارِ مصطفیٰ پہ نظر کبریا کی ہے

سہ سایہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ستر سے ماہِ چرخ نشیں تک پہنچ گئے | ماہِ فلک سے مہرِ مبیں تک پہنچ گئے
مہرِ مبیں سے روحِ امیں تک پہنچ گئے | چھوڑا امیں کو عرشِ بریں تک پہنچ گئے

سب منزلیں یہ ہوگئیں طے اتنی دیر میں
جائے فلک پہ میری نظر جتنی دیر میں

علین اتارنے لگے پائینِ فرشِ نور | بولا یہ عرشِ پاک، تکلف ہے کیا ضرور
ورِ خدا، اساسِ تجلّائے برقِ طور | نعلین مت اتاریے، موسیٰ نہیں حضور

یاں صرف میہمان ہے یا میزبان ہے
یہ غیر کا مکان نہیں۔ لامکان ہے

ہے مقامِ قُدس، اِدھر حق ہے آپ اُدھر | قوسین کا ہے فرق، یہ کچھ فرق ہے مگر
سارا نمائشی ہے بس اب فصلِ ہمدگر | ہو جائیں ایک، عذرِ مشیت نہ ہو اگر

آئینۂ دَنٰی فتدلّٰی تو خیر ہے
پردہ اٹھائیے کہ یہ خلوت میں غیر ہے

ا کر جو لامکاں سے شہِ انس و جن پھرے | ترکیبِ عنصری سے نہ چارہ تھا بن پھرے
ہ شب تھی وہ، کہ امتِ عاصی کے دن پھرے | طوبیٰ لھم سنا تو نبیؐ مطمئن پھرے

کُل روز و شب کے سر کا وہ شب تاج ہوگئی
معراج کو بھی آپ سے معراج ہوگئی

کھ انبیا ہیں، اُن کو یہ عظمت کہاں ملی | سب کچھ ملا ہے عرش کی رفعت کہاں ملی
وصافِ کبریا کی شباہت کہاں ملی | قرآن کو، یہ نور کی صورت کہاں ملی

ان کی طرح، وہ صاحبِ کام و دہاں نہیں
شیرینیِ سخن تو ہے۔ لیکن زباں نہیں

یہ پھول، ظاہرا، گلِ گلدستۂ خلیل | باطن میں کردگار کے جلووں کی سلسبیل
انسانیت سے رابطۂ خالقِ جلیل | اللہ کے وجود کی منہ بولتی دلیل

صنعت ہے جب تو پھر کوئی صانع ضرور ہے
ان کا ظہور عین خدا کا ظہور ہے

حیران ہوں، خدا نہیں، کارِ خدا کیا | فانی کے دل میں خلق، مذاقِ بقا کیا
جہل و غرور و شرک و خودی کو فنا کیا | ذوقِ سلیم، کج روشوں کو عطا کیا

دنیا کے ساتھ دیں کی جو ترکیب ہوگئی
خونخوار قوم مرکزِ تہذیب ہوگئی

بالکل طریقِ جادہ و منزل بدل دیے | اَوہامِ باطلہ کے مراحل بدل دیے
کنبوں کی زندگی کے مسائل بدل دیے | وہ بے بدل مزاج دیا، دل بدل دیے

بت پوجتے تھے جو وہ مسلمان ہوگئے
حیوان باتوں باتوں میں انسان ہوگئے

انسانیت کو ذوقِ ہنر سے ملا دیا | ذوقِ ہنر کو فکر و نظر سے ملا دیا
فکر و نظر کو صدقِ خبر سے ملا دیا | صدقِ خبر کو قلب و جگر سے ملا دیا

قلب و جگر کا جوڑ کے رشتہ دماغ سے
محفل سجی، چراغ جلا کر چراغ سے

فاقے کرائے، علم و عمل کے گہر دیے | سنگِ دل و جگر کو وفا کے شرر دیے
شعلے تعصبات کے سب سرد کر دیے | سینوں میں سوزِ عشق کے انگارے بھر دیے

دلسوزیوں سے خلد کا رستہ دکھا دیا
چنگاریوں کو غنچۂ رنگیں بنا دیا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اول تو جسم کا نہیں سایا، یہ معجزہ | پھر بے پڑھے جہاں کو پڑھایا، یہ معجزہ
پھر ایک شہرِ علم بسایا، یہ معجزہ | حیدر سا در پھر اس میں بنایا، یہ معجزہ
پھر معجزہ کتاب کا آیا جہان میں
اللہ بولتا ہے نبیؐ کی زبان میں

یکساں مزاجِ باطن و ظاہر، یہ معجزہ | خُلقِ حسن سے دب گئے قاہر، یہ معجزہ
اُمّی ہیں، اور علوم کے ماہر، یہ معجزہ | جو کھائے اور لٹائے جواہر، یہ معجزہ
ہلچل مچا دی اسلحۂ بے دریغ سے
کاٹا قمر کی ڈھال کو انگلی کی تیغ سے

بت رام ہو گئے، یہ خطابت کا معجزہ | خندق کی فتح، فکر و فراست کا معجزہ
زورِ علی، انھیں کی شجاعت کا معجزہ | بیٹی بتول سی، جو رسالت کا معجزہ
دختر کے دلبروں سے جو نسلِ نبیؐ چلی
دختر کُشی کی رسمِ نحس پر چھری چلی

باطل میں گھِر کے معجزۂ حق دکھا دیا | مکّے کے سرکشوں نے یہاں سر جھکا دیا
دل لے لیے یقین دیا حوصلہ دیا | پتّھر کو موم۔ موم کو پتّھر بنا دیا
دورِ خودی میں دینِ خدا عام ہو گیا
اسلام اس سلوک سے اسلام ہو گیا

اسلام کی یہ جان بھی ہیں جاں نثار بھی | دستِ قوی بھی، ضابطہ بھی، اقتدار بھی
مٹھی میں کائنات کا ہے اختیار بھی | محبوبِ کارساز بھی، مختارِ کار بھی
ناخن میں حق کی دی ہوئی عقدہ کشائی ہے
کہہ دوں خدا کے سامنے، ان کی خدائی ہے

کیا ان سے پہلے رنگِ جہاں تھا، سنا بھی ہے؟ | بوجہل سا کبھی کوئی جاہل ہوا بھی ہے
واقف تھا اس سے کون، کوئی کبریا بھی ہے | آنے سے اِن کے سب نے یہ جانا، خدا بھی ہے
ان ظلمتوں میں نور جو پھیلا جناب کا
شب کٹ گئی، ظہور ہوا آفتاب کا

غل تھا کہ اِنَّہٗ قَمَرٌ فِی کَمَالِہٖ | اَلشَّمس بھی تو اِقْتَبَسَتْ عَن جَمَالِہٖ
دنیا مہک رہی ہے بطیبِ خِصَالِہٖ | آئے رسولؐ صَلِّ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ
پتھر جہاں تھے اب وہیں وحدت کے پھول ہیں
یہ انقلاب کیوں نہ ہو، آخر رسول ہیں

دار السّلام بڑھ کے پکارا کہ اَلسَّلام | جھک کر کیا فلک نے اشارہ کہ اَلسَّلام
کہتا تھا مسکرا کے ستارہ کہ اَلسَّلام | بولا تڑپ کے حسنِ نظارہ کہ اَلسَّلام
ایمان تھا نہ اس کا جو خالق کے نور پر
کسرا کے قصر ہلنے لگے اس قصور پر

روح الامین خادمِ دربارِ مصطفیٰ | دین و یقین، ناظمِ سرکارِ مصطفیٰ
مطلوبِ موسیٰ بھی طلب گارِ مصطفیٰ | رویت ہے کردگار کی، دیدارِ مصطفیٰ
جز وحدت، ان کی ذات میں اوصاف کیا نہیں
یہ مظہرِ خدا تو ہیں، ما نا خدا نہیں

کل بھی نبی تھے، آج بھی، روزِ مآل بھی | مستقبلِ زماں بھی ہیں، ماضی بھی حال بھی
اسلام کا کمال بھی ہیں، باکمال بھی | محبوبِ ذوالجلال بھی، حق کا جلال بھی
دل ہیں نگاہِ قہر سے اب تک چھپے ہوئے
بیٹھے ہیں مشرکوں کے خدا بت بنے ہوئے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

صورت سے حسنِ غیب کی عظمت عیاں ہوئی | سیرت سے، زندگی کی حقیقت عیاں ہوئی
باتوں سے، انبیا کی ضرورت عیاں ہوئی | صانع کو فخر ہے، مری صنعت عیاں ہوئی

کاندھے پہ مُہر جو صفتِ سجدہ گاہ ہے
ختمَ الرّسل ہیں دوشِ مبارک گواہ ہے

یہ نور ہیں، مگر نہ قمر جیسے، فی المثل | دھبا ہے اُس میں اور یہ آئینہ ازل
اِس برج میں وہ آج، تو اُس برج میں ہے کل | اِن کا ہے ایک مرکز و محور جو ہے اٹل

عرش بریں پہ مسندِ اسریٰ[۱] کے صدر ہیں
بدر ان کی گردِ راہ ہے، یہ شاہِ بدر ہیں

اوصافِ کبریا کی متانت ہیں مصطفیٰ | کُل انبیا کی روح ذہانت ہیں مصطفیٰ
جس کے حبیب، اُس کی امانت ہیں مصطفیٰ | پھر لاکھ اماتوں کی ضمانت ہیں مصطفیٰ

صادق بھی ہیں، امین بھی، قرآن کی قسم
کافر بھی کہہ رہے ہیں کہ ایمان کی قسم

آمر۔ کہ جس کے رعب سے تھرائیں زلزلے | مامور۔ جس کا پاؤں شریعت بہ کف چلے
مقدور۔ جس کے سائے میں تقدیر دین پلے | مزدور۔ جُز مودّتِ قربیٰ جو کچھ نہ لے

سودا ہو جس سے جان کا۔ اس کو حیات دے
پکّا وہ لین دین کا۔ دل لے، نجات دے

حق گو۔ کہ حق نے جس کی حقیقت پہ مُہر کی | طاہر۔ کہ ذہن و فکر بھی ہر رجس سے بری
مولا۔ کہ ہے شریکِ موالی ہر اک ولی | شافع۔ کہ روزِ حشر بھی نعرہ ہے "اُمّتی"

اُمّی۔ کہ بزمِ علم میں قرآں بہ کف ملا
دریا۔ کہ ریگ زار میں طوفاں بہ کف ملا

۱؎ سبحان الّذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً جس میں معراج کا ذکر ہے۔

حاکم۔ کہ صغرِ سن میں کبیروں پہ حکمراں | قابض۔ کہ صدق و حق کے ذخیروں پہ حکمراں
غالب۔ کہ بے زری میں امیروں پہ حکمراں | سلطاں۔ کہ سرکشوں کے ضمیروں پہ حکمراں

رہبر۔ کہ نظم و ضبطِ طریقت بدل دیا
قائد۔ کہ اعتبارِ قیادت بدل دیا

ضامن۔ کہ زندگی کی معیشت سے حشر تک | عابد۔ کہ چشم دید شہید[۱] انجمِ فلک
زاہد۔ کہ ذوقِ فاقہ کشی دل کی اک للک | ناصح۔ کہ جس کی تلخیٔ گفتار پُر نمک

ہمدرد۔ جس کو غیر کا درد آپ سے سوا
مشفق۔ کہ سرپرست ہے ماں باپ سے سوا

اوّل۔ کہ جس کے دم سے صفی کو ملی صفا | آخر۔ کہ جس کا رخ ہے ازل اور ابد قفا
عالِم۔ کہ بات بات، اشارات، فلسفا | چیدہ چنیدہ جس کا لقب بھی ہے مصطفیٰ

عجز آشنا۔ کہ آئینۂ کبریائی ہے
بندہ بشر۔ کہ جاہ و جلالِ خدائی ہے

گوہر۔ کہ رمزِ کُن فیکوں جس کی ہے صدف | جوہر۔ کہ جس کے فیض سے فائز ہوئے سلف
مومن۔ کہ جس کی چھوٹ سے بھی شک ہو برطرف | عارف۔ کہ راہِ شوق میں حد جس کی ماعرف[۲]

فرقان۔ رمزِ باطل و حق کھولتا ہوا
قرآن۔ وہ خموش نہیں۔ بولتا ہوا

سابق۔ کہ بعد ذاتِ خدا سب سے ماسبق | شارق۔ کہ جس کا عکسِ جبیں، شوخیٔ شفق
فاضل۔ کہ دو جہان سے افضل بفضلِ حق | عاقل۔ کہ عقلِ کل کو دیا حمد کا سبق

ساقی۔ کہ جس کے در پہ غمِ العطش نہیں
ناصر۔ کہ جس کے عہد میں اک فاقہ کش نہیں

۱؎ گواہ
۲؎ پوری حدیث ماعرفناک حق معرفتک

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مصدر۔ کہ ہے صدورِ تجلّی کا جلوہ زار
مرسَل۔ کہ مرسلین میں محبوبِ کردگار
مشتق۔ کہ فعلِ واحدِ غائب سے ہمکنار
عادل۔ کہ دادرس کی عدالت میں پیشکار
بے زر۔ کہ بے خلافِ شہِ مشرقین ہے
غازی۔ کہ نامِ سرورِ بدر و حنین ہے

خوشخو۔ کہ جس کا خُلقِ عظیم آیتِ جلی
ارفع۔ کہ لامکان سے رفعت ہے منجلی
دلجو۔ کہ بات سنتے ہی دل کی کھلی کلی
اعلیٰ۔ کہ جس کا بندۂ درگاہ بھی علی
یٰسین۔ جو مُبین کی منزل کا بدر ہے
طٰہٰ۔ کہ طاہرین کی محفل کا صدر ہے

ضابط۔ کہ ضبطِ نفس کی قدرت لیے ہوئے
باذل۔ کہ آب و گِل میں سخاوت لیے ہوئے
رابط۔ کہ ربطِ خالق و خلقت لیے ہوئے
کامل۔ کہ حشر تک کی شریعت لیے ہوئے
شاکر۔ کہ شکر دم بہ دم دل کا چین ہے
صابر۔ کہ تربیت کا نمونہ حسین ہے

کیا تذکرہ حسین کا، وہ اِن کی آل ہے
وہ بزم چل کے دیکھیے جس میں بلال ہے
بچوں کی تربیت کا تو سب کو خیال ہے
صوفی بھی جھوم جائیں گے سن کر وہ حال ہے
اصحابِ پاک، محوِ شرابِ الست ہیں
شاہوں کے شاہ، اِن کے فقیرانِ مست ہیں

بے سعی و بے ریاض، یہ شاہی نہیں ملی
ہر گام، کربلا تھی، وہ مکّے کی زندگی
جھیلے ہزار غم، تو میسّر ہوئی خوشی
جس میں تھے لاکھ دشمنِ جاں اور اک نبیؐ
کانٹے شقی بچھاتے تھے حضرت کی راہ میں
چھالے پڑے تھے پائے رسالت پناہ میں

طائف کی سرزمیں پہ جو ہوتا کبھی گزر
ہو جاتے تھے حضور سراپا لہو میں تر
نورِ خدا پہ سنگ برستے تھے اس قدر
جیسے حسینِ بیکس و مظلوم و بے جگر
یثرب میں آ کے تازہ مصیبت میں پڑ گئے
دنداں شہید ہو گئے، حمزہ بچھڑ گئے

با ایں ہمہ مصائب و آفاتِ ناتمام
آیا بخار بھی، تو نہ چھوٹا یہ التزام
وجہِ سکوں تھے خدمتِ انسانیت کے کام
بڑھتا رہا مرض کی طرح ضعف صبح و شام
فاقوں سے اور زرد و تن زار ہو گیا
جنّت کا پھول، نرگسِ بیمار ہو گیا

شدت ہے تپ کی اب، مرے مولا کا ہے یہ حال
پیہم مرض کا ہے یہ اشارہ بصد ملال
جلتا ہے جسم ضعف و نقاہت بھی ہے کمال
آیا بہت قریب نبیؐ کا دمِ وصال
رخصت ہیں اب جہان سے بابائے فاطمہ
ہم بھی شریکِ غم ہیں ترے، ہائے فاطمہ

ہے فالِ بد، جو وارثِ دیں کے مرض کا طول
چھایا جو ہے دلوں پہ غمِ فرقتِ رسولؐ
غمناک ہیں فروع، تو بے چین ہیں اصول
ازواج بھی ملول ہیں، اصحاب بھی ملول
ہیں مضطرب بتول بھی، شاہ حنین بھی
روتے ہیں چپکے چپکے حسن بھی حسین بھی

بڑھتا گیا مرض جو شب و روز سر بسر
منبر سے بعدِ حمد پکارے بہ چشمِ تر
رخصت کو ایک دن ہوئے مسجد میں جلوہ گر
یارو! جہاں سے اب ہمیں درپیش ہے سفر
ہر شخص اس مقام پہ جرأت سے کام لے
ایذا جسے ہوئی ہو، اٹھے، انتقام لے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تقصیر کچھ ہوئی ہے جو اللہ کے حضور
نادم ہیں ہم بھی، اور ہے وہ بھی بڑا غفور
اب وہ رہے، کیے ہوں جو بندوں کے کچھ قصور
بخشے انھیں کریم، عدالت سے ہے یہ دور
پہنچا ہو مجھ سے دکھ جو کسی دل ملول کو
حق العباد سے وہ چھڑا دے رسول کو

رونے لگے یہ سنتے ہی اصحابِ جاں نثار
اٹھا صفِ نماز سے اک مردِ حق شعار
کی دست بستہ عرض کہ اے شاہِ نامدار
اک روز میرے ہاتھ میں خامے کی تھی مہار
مارا تھا تازیانہ جو اس کو جناب نے
وہ بچ گیا تھا، کھایا تھا اس دل کباب نے

اُس وقت تھا نہ جسم پہ میرے جو پیرہن
کوڑے کی ضرب سے متاثر تھا کُل بدن
کو صبر کر کے بیٹھ رہا تھا یہ خستہ تن
اس گفتگو سے زخم پھر ابھرا ہے دفعۃً
اب پشت سے ہٹا کے قبا، سر جھکائیے
لوں گا میں انتقام، وہ کوڑا منگائیے

سلماں کو نبی نے دیا حکم، جلد جاؤ
وہ تازیانہ، فاطمہ زہرا سے مانگ لاؤ
کیا اعتبارِ زیست، انھیں پاؤں پڑ کے آؤ
اس مظلمے سے جلد خدارا مجھے بچاؤ
کیا ہوگا اب! یہ سوچ کے سب نیم جاں ہوئے
سلماں اُدھر چلے، اِدھر آنسو رواں ہوئے

جا کر پکارے در پہ یہ سلمانِ ذی وقار
بابا نے تازیانہ منگایا ہے، میں نثار
چھاتی پہ ہاتھ مار کے بولیں وہ ایک بار
ہے ہے کہیں سفر میں نہ بڑھ جائے پھر بخار
کہہ دیجیے گا۔ ہجر میں آنسو بہاؤں گی
بابا کہیں سدھارے تو میں روٹھ جاؤں گی

سلمانِ فارسی نے سنایا تمام حال
رونے لگیں تڑپ کے بتولِ نبی خصال
اماں کے پاس آ گئے گھبرا کے دونوں لال
بچوں کے منھ کو چوم کے بولیں بصد ملال
بابا پہ میرے ٹوٹ پڑے غم جہان کے
تم تازیانے کھاؤ، عوض نانا جان کے

روئیں بلک بلک کے جو دلبندِ مصطفیٰ
مسجد میں آئے دوڑ کے دونوں وہ مہ لقا
ہاتھوں کو جوڑ کر یہ پکارے بصد بکا
اے شخص! ہے بخار انھیں۔ ان پہ رحم کھا
للہ رخ ہماری طرف اپنا موڑ دے
سو درّے ہم کو مار لے۔ نانا کو چھوڑ دے

اس نے کہا کہ حکمِ شریعت میں دخل کیا
ہے یہ قصاص، ذمّۂ سلطانِ انبیا
بولے رسولؐ، دیر نہ کر، اب قدم بڑھا
ہو جلد تیرے حق سے سبکدوش مصطفیٰ
بے عذر، طے یہ مرحلۂ انتقام کر
بچے ہیں، ان کو کہنے دے۔ تو اپنا کام کر

فرما کے یہ اتار جو دی آپ نے قبا
وہ تازیانہ لے کے سوئے شاہِ دیں چلا
سب یک زباں پکارے یہ اصحابِ باوفا
بیمار ہیں حضور، خدارا تو رحم کھا
رونے لگے حسین و حسن، دل الٹ گئے
شبیر نانا جان سے بڑھ کر لپٹ گئے

درّہ لیے ہوئے جو وہ آیا سوئے قفا
شانے کی مہر چوم کے قدموں پہ گر پڑا
رو رو کے عرض کی کہ شہنشاہِ انبیا
صرف اس لیے یہ بے ادبی کی تھی، میں فدا
مولا! شفیعِ روزِ جزا! بخش دیجیے
زہرا کا واسطہ یہ خطا بخش دیجیے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

چاروں طرف سے آئیں صدائیں کہ مرحبا
حضرت نے اُٹھ کے اس کو گلے سے لگا لیا
رخصت ہر اک سے ہو کے گھر آئے شہِ ہدا
مستقبلِ قریب نے کوفہ سے دی ندا
دُرّوں کے غم نہیں شہِ ابرار کے لیے
مختص ہیں یہ تو عابدِ بیمار کے لیے

ہوتا رہا نبیؐ کا مرض دم بہ دم سوا
آخر گھڑی وہ آئی کہ محشر ہوا بپا
شدت سے تپ کی، خواب میں تھے سرورِ ہدا
ناگاہ، در پہ آ کے کسی نے یہ دی ندا
بی بی! ملے جو اذنِ حضوری جناب سے
ملنا ہے جلد مجکو رسالتمآبؐ سے

بولیں بتولِ پاک کہ اے شخص صبر کر
تپ ہے شدید، سو گئے ہیں سیّدالبشرؐ
بولا، ابھی ملوں گا، ضرورت ہے سخت تر
اس مرتبہ کرخت تھا لہجہ کسی قدر
کہتا تھا۔ اذن دیجیے۔ آنا ضرور ہے
پھر شہ کو ساتھ لے کے بھی جانا ضرور ہے

شاہوں کے بادشاہ کا بی بی میں ہوں سفیر
مولا سے بے ملے تو نہ جائے گا یہ حقیر
بنتِ نبیؐ پکاریں کہ اے مردِ سخت گیر
بس غم نہ دے مجھے کہ میں خود غم میں ہوں اسیر
یہ سن کے اب کی بار جو چیخا وہ زور سے
ختمی مآبؐ چونک پڑے اس کے شور سے

بولیں یہ فاطمہ کہ سنی شہ نے یہ صدا
کتنی ہیبت ہے کہ مرا دل لرز گیا
آیا ہے اک سفیر کسی بادشاہ کا
کہتا ہے۔ میں نبیؐ کو ابھی لے کے جاؤں گا
فرمایا۔ الفراق! خدا نے بلایا ہے
آنے کا اذن دو، ملک الموت آیا ہے

رکتا ہے کب کسی سے یہ ہے قاصدِ خدا
اس گھر کا یہ ادب ہے کہ ہے طالبِ رضا
اے گردشِ زمانۂ غدّار و بے وفا
لوٹا جو کربلا میں وہ گھر کیا یہ گھر نہ تھا
جن کا یہاں ادب تھا، وہی سب وہاں بھی تھیں
زہرا اگر یہاں تھیں، تو زینب وہاں بھی تھیں

یاں تو ملک نے اذنِ حضوری کیا طلب
درّانہ واں خیام میں در آئے بے ادب
یہ احترامِ آل! یہ پاسِ رسولِ ربؐ
زینب کی پشت شمر کا دُرّہ، ارے غضب
بلوے میں بنتِ قلعہ شکن، وا محمدا
عترت کے بازوؤں میں رسن، وا محمدا

ذرّیت آج اُسی کی ہے بلوے میں ننگے سر
بے اذن جس کے گھر میں ملک کا نہیں گزر
حاضر ہوئے غرض ملک الموت پوچھ کر
کھینچی جو روح، کانپ گیا دل۔ ہلا جگر
پوچھا کسی حزیں پہ کبھی رحم کھاتے ہو
یا سب کو قبضِ روح میں یوں ہی ستاتے ہو

قدسی نے کی یہ عرض کہ یا شاہِ خاص و عام
سختی بہت ہے جان پہ اور دل کی لاکلام
کروٹ بدل بدل کے تڑپتے ہیں صبح و شام
آنکھوں میں اشک بھر کے یہ بولے شہِ انام
اس وقت مجھ پہ گزری ہے تکلیف جس طرح
ایذا نہ دیجیو مری امّت کو اس طرح

یہ کہتے کہتے ڈھل گیا منکا، نفس رکا
امّت کی یاد میں مرے مولا نے کی قضا
ازواجِ طاہرات میں ماتم ہوا بپا
روئیں تڑپ کے مادرِ مظلومِ کربلا
پیہم بتولِ خستہ جگر پیٹنے لگیں
زینبؑ کبھی ننھے ہاتھوں سے سر پیٹنے لگیں

بیٹی کے تھے یہ بین کہ بابا کدھر گئے | معراج کو سدھارے کہ خالق کے گھر گئے
جنّت لبسائی اور مجھے برباد کر گئے | آؤ حسن حسین کہ نانا گزر گئے

گردش کا رُخ غضب ہے مری سمت پھر پڑا
دوڑو مدینے والو فلک مجھ پہ گر پڑا

اے میرے فاقہ کش مرے نادار بابا جاں | بیواؤں بیکسوں کے مددگار بابا جاں
ہے ہے اجڑ گئی مری سرکار بابا جاں | بچے تڑپ رہے ہیں کرو پیار بابا جاں

بابا! مرے حسن کو گلے سے لگا لیئے
بابا! حسین روتا ہے اٹھ کر منا لیئے

کھا کر پچھاڑیں روتی تھیں بی بی جو زار زار | پیہم صدا یہ آتی تھی کانوں میں بار بار
زہرا، مرے کلیجے کے ٹکڑے، ترے نثار | نانا کے دونوں راج دلاروں سے ہوشیار

میرے حسن حسین کی شادی رچائیو
سہرے بندھیں تو میری بھی تربت پہ لائیو

بس اے نسیمِ باغِ ولا! روک لے قلم | اب مانگ یہ دعا کہ خداوندِ ذوالکرم
اُمت ترے حبیب کی ہیں اے کریم ہم | ایذا سے جس کی تھے متفکر شہِ امم

الطافِ غیب سے ہمیں لطفِ حیات دے
حالاتِ حاضرہ کے تعب سے نجات دے

مقبولِ کردگار، دُعائے بتولؑ ہے | یہ جو بھی عرضداشت کریں، وہ قبول ہے
دستِ علیؑ سے فتح جو سہلُ الحصول ہے | اِن کی زباں ریاضِ مقاصد کا پھول ہے

سَر ہیں وہ مرحلے بھی یہاں، جو پہاڑ ہیں
دولب، درِ قبول کے گویا کواڑ ہیں

ان کی رضا، بہ فضلِ خدا۔ جلَّ شانہٗ | مرضیِ حق سے کب ہے جدا جلَّ شانہٗ
وہ ہو گیا جو منھ سے کہا۔ جلَّ شانہٗ | ہمرازِ کُن ہے اِن کی دُعا جلَّ شانہٗ

کس مالک و کنیز میں یہ رابطہ ہوا
تا عرش اِن کے دل سے ہے اک خط کھنچا ہوا

تاریک شب کا بدر، دعا فاطمہ کی ہے | مومن کا کشفِ صدر، دعا فاطمہ کی ہے
باطل کا دفعِ غدر، دعا فاطمہ کی ہے | فتحِ حنین و بدر، دعا فاطمہ کی ہے

فوجیں امڈ پڑیں جو رسولِ حجاز پر
رن کو چلے علی۔ یہ چلیں جانماز پر

تاریکیاں وہ رات کے مُوئے دراز کی | وہ جانماز زینتِ رسولؐ حجاز کی
اک حق ہے، اک کنیز ہے اُس کارساز کی | کیسی دعائیں۔ باتیں ہیں راز و نیاز کی

موتی وہ آرزو کے اثر رولتا ہوا
لب بند، ہاتھ اٹھے ہوئے، دل بولتا ہوا

سہ یہ مرثیہ جناب حکیم محمد علی (طبیہ دواخانہ) کی فرمائش سے کہا گیا۔

Presented by: Rana Jabir Abbas

ان کی دعائیں امرِ خدا، ناظمِ امور لفظوں میں جن کی غیب، معانی ہیں ہے حضور
منسوب، فاطمہؑ ہی سے ہے وہ "دعائے نور" جس کی ہر اک شعاع تجلائے برقِ طور
آغاز ہے بنامِ خدا، جو کہ نور ہے
آخر درود ہے، جو نشانِ شعور ہے

ہر دعا کھلیں جو لبِ معرفت مآب | کھل کر درِ قبول پکارے کہ مستجاب
کر دیں دعا یہ جس کے لیے بس وہ کامیاب | دے دیں یہ بد دعا جسے اس کا ہو گھر خراب
بوجہل و بولہب کی فنا ان کی بد دعا
قہر و عذاب کی ہے ادا، ان کی بد دعا

مکّے میں گو رسولؐ پہ کیا کیا ستم نہیں | بیٹی کا دم قدم ہے سلامت، تو غم نہیں
ان ننھے ننھے ہاتھوں کی طاقت کبھی کم نہیں | ہو نتیجہ کش دعا سے، کسی میں یہ دم نہیں
بابا کے کام کب نہیں آئی ہیں فاطمہ
"مشکل"، "میں ہوں نبیؐ تو "کشائی" ہیں فاطمہ

حربے قدم قدم جو ہیں کارِ الٰہ میں | پتلی کی ڈھال رکھتی ہیں ہر دم نگاہ میں
ڈالے جو خار و سنگ لعینوں نے راہ میں | چبھتے ہیں سب وہ ان کے دلِ خیر خواہ میں
کانٹے ابولہب نے جو اکثر بچھا دیے
ان کی دعا نے پھولوں کے بستر بچھا دیے

جس کے اثر شبوں کے سہارے ہیں، وہ دعا | سارے ہیں جس کے چاند ستارے ہیں وہ دعا
الفاظ جس کے وِرد ہمارے ہیں وہ دعا | قرآنِ رب میں جس کے اشارے ہیں وہ دعا
وہ ہو گیا وہیں، جسے بی بی نے کُن کہا
جب تو نبیؐ نے "فاطمۃ بضعۃ" کہا

اک دن علیؑ سے بولے یہ مولائے دو جہاں | کل صبح یا علیؑ! میں تمہارا ہوں میہماں
ہمراہ ہوں گے چند صحابہ بھی میری جاں | بولے علیؑ کہ اھلاً و سھلاً شہِ زماں
یہ دن وہ تھا کہ دستِ خدا خالی ہاتھ تھے
فاقے سے تین روز کے بچّوں کے ساتھ تھے

اس فکر میں یہ رنگِ قسیمِ جناں ہوا | اک شب میں روئے پاک کا گلشن خزاں ہوا
جب آسماں پہ مہرِ منوّر عیاں ہوا | خوانِ فلک پہ شاہِ سحر میہماں ہوا
احمدؐ، پئے عبادتِ ربِ جہاں اٹھے
شیرِ خدا بھی صورتِ شورِ اذاں اٹھے

جا گے نصیب مسجدِ پیغمبرِ انام | بہرِ نماز آئے رسولِ فلک مقام
یوں جلوہ گر نبیؐ کی معیت میں تھے امام | جیسے درودِ پاک کے ہمراہ ہے سلام
حیدرؑ، قریبِ حضرتِ خیرالانامؐ تھے
اصحاب مقتدی تھے بہمیتِ امام تھے

وہ فخرِ انبیاؐ کے عقب سرورِ حسنینؑ | جیسے شرف میں بعدِ حسن منزلِ حسین
اللہ رے نمازِ شہنشاہِ مشرقین | دل عرش پر، تو جسم زمیں پر بہ زیبِ زین
سر خم تھا اس ادا سے حضورِ الٰہ میں
سمٹے تھے لامکاں و مکاں سجدہ گاہ میں

وہ مقتدی کہ پیروِ پیغمبرِ زماں | سب رہ روِ صراطِ شہنشاہِ مومناں
جس راہِ مستقیم کی "الحمد" مدح خواں | حق پر نثار، قدر کی سورت کے قدرداں
حاصل نماز پڑھ کے یہ اعزاز ہو گئے
سجدوں میں سر جھکے تو سرافراز ہو گئے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

وہ مقتدا، امامِ رُسل حق کے پیشکار   صورت وہ پاک جس سے کہ اخلاص آشکار
ایک ایک مقتدی کی یہ توقیر یہ وقار   محبوبِ رب کی پشت پہ اور پیشِ کردگار

غل تھا نبیؐ کی قدر عیاں آج ہوگئی
امّت کو بھی نماز میں معراج ہوگئی

فارغ ہوئے نماز سے جب سیدالبشرؐ   مولا خدا کے گھر سے چلے فاطمہ کے گھر
اصحابِ باخدا بھی جلو میں تھے جلوہ گر   سلطانِ ھل اتیٰ متفکّر، جھکائے سر

دل کی دعا۔ کریم! ندامت سے تو بچا
رزّاقِ کائنات مری آبرو بچا

بیٹھے جو آکے خانۂ زہرؑا میں مصطفیٰؐ   حجرے سے فاطمہؑ یہ پکاریں۔ کہ مرتضیٰؑ
یہ خاصہ آکے لیجیے اے خاصۂ خدا   حیران و شاد پہنچے جو اندر شہِ ہدا

وہ فکر تھی، نہ سینے پہ عُسرت کا داغ تھا
خوانِ خلیل دیکھ کے دل باغ باغ تھا

خوش خوش، علی جو بنتِ نبیؐ کے قریب آئے   دیکھے وہ پھل کہ پھول کے مانند مسکرائے
پوچھا کہ یہ طعام حسنؑ یا حسینؑ لائے   کی عرض۔ وہ کریم ہے چاہے جسے کھلائے

رضوان دے گیا ہے ابھی مختصر یہ ہے
ملبوس میں پھلوں کے دعا کا ثمر یہ ہے

لائے نبیؐ کے پاس وہ کھانے جو مرتضیٰؑ   بولے یہ مسکرا کے صحابہ سے مصطفیٰؐ
اس بی بی کے وقار کی سوچو تو حد ذرا   دنیا میں جس نے خُلد کی بخشی تھیں غذا

گویا وہ "مائدہ" سہ مری دختر نے پایا ہے
جس کا بیان مصحفِ اکبر میں آیا ہے

سہ دستر خوان، نیز قرآن پاک کے ایک سورے کا نام

زہرؑا تو پھر بھی احمدِ مختارؐ کی ہیں آل   فضّہ سی خادمہ بھی ہے مقبولِ ذوالجلال
دعوت سے وہ نبیؐ کی جو اک دن ہوئی نہال   یہ دن وہ تھا کہ فاقے سے تھے فاطمہؑ کے لال

پڑھ کر نماز، ہاتھ دعا کو اٹھا دیے
بہرِ رسولؐ خُلد کے کھانے منگا دیے

تصویرِ معجزاتِ پیمبرؐ ہیں فاطمہ   شافع ہیں وہ۔ شفیعۂ محشر ہیں فاطمہ
بنتِ نبیؐ۔ اماموں کی مادر ہیں فاطمہ   ذرّیّتِ کثیر کا کوثر ہیں فاطمہ

آئیں رموزِ نسلِ پیمبرؐ لیے ہوئے
بوجہل کے لیے "ھوالابتر" لیے ہوئے

دریائے علم۔ قلزمِ عرفاں ہیں فاطمہ   مقصودِ کُن بہ صورتِ انساں ہیں فاطمہ
جس کے ورق امام۔ وہ قرآں ہیں فاطمہ   اسلام اک کتاب ہے جُزداں ہیں فاطمہ

عالم بڑے بڑے ہیں یہاں کس حساب ہیں
لونڈی تک ان کی پڑھتی ہے قرآں جواب ہیں

گنجینۂ متاعِ امامت ہیں فاطمہ   سرمایۂ رموزِ نبوت ہیں فاطمہ
بابا ہیں صبر اور قناعت ہیں فاطمہ   قرآں ہیں رسولؐ تو آیت ہیں فاطمہ

وقت آج تک صَفی سے چلا تولتا ہوا
نفس اِن کا ایک معجزہ ہے بولتا ہوا

محبوبِ کردگار کی دولت ہیں فاطمہ   لیلیٰ کا دُرِ مِنا کی بضاعت ہیں فاطمہ
واجب ہے جس کا پاس وہ طاعت ہیں فاطمہ   وجہِ وجوبِ اجرِ رسالت ہیں فاطمہ

ان کا جو آسرا نہ رکھے بد سرشت ہے
ان کی ولا کے سائے میں گویا بہشت ہے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جلوہ فروزِ بزمِ کرامت ہیں فاطمہ | رونق فزائے تختِ شفاعت ہیں فاطمہ
شمعِ منیرِ عرشِ رسالت ہیں فاطمہ | کرسیِ لامکانِ سیادت ہیں فاطمہ
حوّا و بوالبشر کی امانت بتول ہیں
نسلِ محمدؐی کی ضمانت بتول ہیں

باپ افصحُ العرب ہے فصاحت ہیں فاطمہ | قرآن ہے بلیغ بلاغت ہیں فاطمہ
کوثر ہے جس کا نام وہ سورت ہیں فاطمہ | گویا دلیلِ ختمِ نبوّت ہیں فاطمہ
تین آیتوں نے پھیر دیے منہ ہزار کے
بھاگے فصیح اپنے قصیدے اتار کے

زیبندۂ لباسِ کرامت ہیں فاطمہ | خاتونِ حلّہ پوشِ طہارت ہیں فاطمہ
بانوے جامہ زیبِ شفاعت ہیں فاطمہ | مامورِ پردہ پوشیِ امّت ہیں فاطمہ
اپنے پرائے سب کی ہی خواہ فاطمہ
در پردہ اسمِ اعظمِ اللہ فاطمہ

جتنے رموزِ نور تھے آدم کی خاک میں | سب آگئے سمٹ کے رخِ تابناک میں
ہے نخلِ طورِ کسبِ تجلّی کی تاک میں | دو چاند زانوؤں پہ ہیں نو نسلِ پاک میں
انوارِ کبریا کی یہ طلعت لیے ہوئے
اٹھیں نماز کو تو جماعت لیے ہوئے

انوارِ پاکِ عترتِ اطہار کی امیں | عزم آفرینِ کتابِ عمل۔ آیتِ مبیں
شہزادیِ مکرّمۂ بادشاہِ دیں | قرآنِ رحلِ زانوے سلطانِ مرسلیںؐ
سجّے ہیں عظمتوں کے ڈلوں پر پڑے ہوئے
آئیں سلام کو تو نبیؐ اٹھ کھڑے ہوئے

ماں ہیں ذبیحِ عصر کی اور رشکِ ہاجرہ | صدّیقہ و حلیمہ و زہرا و صابرہ
بانوے حشر۔ سیّدۂ پاک۔ طاہرہ | اُمّ الکتاب۔ ہمسرِ الحمد۔ شاکرہ
طاعت قبول۔ عرض بھی منظور ہوگئی
جو سعی کی وہ شکر سے مشکور ہوگئی

دل بھی زباں بھی تابعِ حکمِ امام ہے | مالک بھی گھر کی۔ خادمہ بھی۔ یہ نظام ہے
جاروبِ خانہ مشغلۂ صبح و شام ہے | دشمن ہو یا کہ دوست، تواضع سے کام ہے
بیدانہ ابروؤں میں کبھی دم بھر کجی ہوئی
ہے سادگی سے ذاتِ مطہّر سجی ہوئی

عصمت لباس اِن کا۔ ردا اِن کی ہے وقار | جب تو ہے انبیا کی طرح حق کو اعتبار
حیدرؑ سے پہلے دوشِ نبیؐ پر ہیں یہ سوار | بنتِ رسولؐ۔ عرش نشیں۔ اور خاکسار
ماں کا کرم سرشت میں ہے۔ فقر باپ کا
اخلاقِ مصطفٰیؐ زر و زیور ہے آپ کا

کس کو بجز بتولؐ یہ حاصل ہے امتیاز | طینت میں، وہ نیاز کہ خوش جس سے بے نیاز
علم و عمل وہ ہے کہ شریعت کو جس پہ ناز | روزہ ہے وِردِ شام و سحر۔ مشغلہ نماز
امّت کی سرپرست یہ سایہ ولی کا ہے
سر پر ہے وہ ردا جو مصلّٰی علی کا ہے

سیکھے سبق یہ گھر سے انھیں کے خدا پرست | مثلِ نماز فرض ہے روزی کا بندوبست
محنت سے مضمحل، نہ مشقت سے دل ہے پست | سُبحہ بکف کبھی، تو کبھی آسیا بدست
خود پیستی پکاتی ہیں کیا کیا للک کے ساتھ
نانِ جویں غذا میں ہے وہ بھی نمک کے ساتھ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

یہ حوصلہ جو زہد و ورع کا ہے خاصّہ | سب کو کہاں نصیب ریاضت کا ہے پھل
امت کا گر لحاظ نہ فرمائیں برمحل | رہ جائیں ظالموں کے ابھی ہاتھ ہو کے شل
قبضے میں ہے دعا بھی، اثر بھی قبول بھی
اجلالِ حیدری بھی، جلالِ رسولؐ بھی

زہراؑ کی شان میں کوئی انسان کیا کہے | کچھ کم یہ آبرو ہے جو کوثر خدا کہے
وہ باپ جس کو خلقِ خدا ناخدا کہے | خالق بھی جس کے نام پہ صلِّ علیٰ کہے
وہ زوج مصطفیٰؐ نے جسے مستحق کہا
ناحق بھی گر کسی نے کہا تو بھی حق کہا

وجہِ فروغِ ارض و سما اوجِ فاطمہ | شمعِ حریمِ بیتِ خدا زوجِ فاطمہ
گیارہ پسر، محافظِ دیں، فوجِ فاطمہ | قائم ہے آج فوجِ ظفر موجِ فاطمہ
پنہاں جواہرِ غیب میں جلوہ ہے طور کا
سارا ظہور ہے اسی بی بی کے نور کا

اس نور سے مراد اجالا نہ ہے ضیا | یہ ہے اک استعارۂ کردارِ حق نما
اخلاق کا رُجل کے ہیں معیار مصطفیٰؐ | عورت کے خُلق کی ہیں مثال اشرف النّسا
عیسیٰ خلیق ہوں تو نبیؐ کا ظہور ہے
مریم کا دل ہو پاک تو زہراؑ کا نور ہے

زہراؑ کا نور۔ ظلمتِ کردار کا علاج | زہراؑ کا نور۔ زن کے لیے خیر کا رواج
زہراؑ کا نور عصمت و عفّت کے سر کا تاج | عفّت کے سر کا تاج نبوت کا ہم مزاج
فرزند کا بدل ہے محمدؐ کے واسطے
خلدِ بریں کا پھل ہے محمدؐ کے واسطے

جب باغِ زندگی میں بسا گلشنِ خلیل | تشریف لائے دہر میں پیغمبرِ جلیل
بعثت کے بعد آئے جو اک روز جبرئیل | لائے جناں کے سیب کا اک تحفۂ جمیل
کی عرض۔ نذر کام و دہان و زباں کریں
یہ ہے غذائے روح، اسے نوشِ جاں کریں

محبوب نے وہ سیب لیا، آنکھوں پر رکھا | بولے کہ رازقِ دوجہاں شکر ہے ترا
یہ ایک پھل ہے مجھ کو دو عالم سے بھی سوا | جنّت کی چیز، ہدیۂ دربارِ کبریا
کی عرض۔ اس ثمر میں فروع و اصول ہیں
کونین کے امام اسی پھل کے پھول ہیں

وہ پھل تراشتے ہی چمن گلفشاں ہوئے | گویا نہالِ طور کے جلوے عیاں ہوئے
حیرت زدہ جنابِ رسولِ زماں ہوئے | جبریل وصفِ سیب میں رطب اللّساں ہوئے
کی عرض۔ کیا مزہ ہے ذرا کھا تو دیکھیے
پھر قدرتِ خدا کا شگوفہ تو دیکھیے

فرمایا مصطفیٰؐ نے جو اس پھل کو نوشِ جاں | عصمت کی اک شعاع ہوئی دم بہ دم عیاں
نازل ہوئی جو وحی پیمبرؐ پہ ناگہاں | اس نور کی امین ہوئیں فاطمہؑ کی ماں
جنّت میں غل مچا کہ زیارت قریب ہے
پیہم پڑھو درود۔ ولادت قریب ہے

اب مدح خواں کا دل جو امنگوں کا باغ ہے | ہر شعر کی زمیں کا فلک پر دماغ ہے
احساس کے گلوں کو خزاں سے فراغ ہے | خوشبو چمن چمن تو چمن باغ باغ ہے
مہکی ہوئی جو آلِ کسا کی شمیم ہے
گلدستۂ بہشت ریاضِ نسیم ہے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہے شادیِ ولادتِ دخترِ نبی کے گھر
کون و مکاں کا رخ ہے سوئے سیدالبشر
ہمسائیوں نے آنکھ پھرائی جو وقت پر
ہے مادرِ بتول کی اللہ پر نظر
صدمے جو بیکسی کے نبیؐ دل پہ سہ گئے
تَبَّتْ یَدَا اَبِی لَھَبٍ پڑھ کے رہ گئے

ناگاہ ایک سرخ عماری ہوئی عیاں
اتریں مثالِ وحیِ خدا چند بی بیاں
حیران ہو کے بولیں یہ خیرالنسا کی ماں
اللہ آپ کون ہیں کیوں آئی ہیں یہاں
حواؑ پکاریں بڑھ کے میں خدمت کو آئی ہوں
آدمؑ صفی کی بی بی ہوں، زہرا کی دائی ہوں

مکے کی عورتوں کو ہماری بلا بلائے
جلتی ہیں بدنصیب۔ ہمیشہ خدا جلائے
یہ ہاجرہؑ ہے۔ آپ کے شوہر ہیں جس کے جائے
مریمؑ ہے وہ۔ ادب سے کھڑی ہے جو سر جھکائے
یہ آسیا ہے۔ نذر کو گوہر لیے ہوئے
سارہؑ ہے وہ۔ بہشت کا عنبر لیے ہوئے

اے آفتاب! دیدۂ روشن کو بند کر
اے زالِ چرخ! دانۂ انجم سپند کر
اے جبرئیل! خلد کی نزہت دو چند کر
اے روح! ہاں درود کے نعرے بلند کر
بطحا کی خاک، رشکِ دارالسّلام ہے
پیدائش بتول علیہا السّلام ہے

اے بحرِ طبع! روک دے موجوں کو یک قلم
کوثر سے دھو زباں ثنا گر کو ایک دم
سدرے سے مانگ لے پرِ جبریل کا قلم
پھر روشنائی حور کی پتلی سے کر بہم
بی بی کا تذکرہ ہو ذرا دیکھ بھال کے
پردہ حروف کا رخِ مضموں پہ ڈال کے

عصمت کا شور ہے، مری عظمت کے دن پھرے
طاعت کی ہے پکار۔ اطاعت کے دن پھرے
تسبیح کی صدا کہ عبادت کے دن پھرے
تطہیر کا بیاں کہ طہارت کے دن پھرے
پردے کی منزلت جو عیاں آج ہو گئی
اِس دن کی ہر گھڑی شبِ معراج ہو گئی

انعام خواہ آئے ہیں ڈیوڑھی پہ خیر خواہ
میکال و جبرئیل غلامانِ بارگاہ
ہر حورِ عیں بہ چشمِ ادب طالبِ نگاہ
آنکھیں ہیں آیتوں کی، تمنائیں فرشِ راہ
خوش خوش ہے ھَلْ اَتٰی کہ گدائی کو در ملا
ہے سربلند تاجِ شفاعت کہ سر ملا

وہ شب وہ آمد آمدِ مخدومۂ انام
حاضر ہیں آستانے پہ مشتاقِ فیضِ عام
تسبیح و ذکر و طاعت و حسنِ عمل تمام
تسلیم کو رضا۔ تو عبادت پئے سلام
ساتوں فلک جھکے ہیں غلامی کے واسطے
ڈنکا درود کا ہے سلامی کے واسطے

شب اڑ گئی۔ جو صبحِ تمنا کو دیکھ کر
لی راہ کہکشاں نے تجلا کو دیکھ کر
ڈوبا جو چاند طلعتِ زیبا کو دیکھ کر
زہرہ بھی ماند پڑ گئی، زہرا کو دیکھ کر
والنجم سا جو روئے دل آرا چمک گیا
غل تھا زمیں پہ عرش کا تارا چمک گیا

بیت الشرف میں آئے خبر سن کے مصطفیٰؐ
حوروں نے تہنیت تو فرشتوں نے دی دعا
آئیں ہمک کے گود میں جب اشرف النسا
گویا نبیؐ نے سورۂ مریم اٹھا لیا
بوسہ دیا جبیں پہ رسالت مآب نے
زہرہ کو جھک کے چوم لیا آفتاب نے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

آنکھوں میں آنکھیں ڈال کے معصومۂ انام بولیں کہ ایک ہے مرا اللہ لا کلام
عادل مرا خدا ہے۔ قیامت مرا نظام بابا مرا رسولؐ، پسر زوج سب امام
کلمہ سنالیا تو کلام آپ نے کیا
جب پڑھ چکیں درود، سلام آپنے کیا

تا لامکاں، گئی جو رخِ پاک کی ضیا خود رحمتِ کریم نے آغوش میں لیا
خیر النسا لقب بھی دیا، نام بھی دیا ہر جس سے رسولؐ کی صورت بری کیا
تھا اِنّما یُرید کا غل ہر دیار میں
یہ پاک ہیں ارادۂ پروردگار میں

خوش ہوگئے فروع، تو شاداں ہوئے اصول قدسی پکارے صلِّ علیٰ فاطمہ بتول
آئی ندائے غیب۔ مبارک ہو یا رسولؐ یہ وہ کلی ہے جس سے کھلیں گے ہزار پھول
امت میں عورتوں کی شریعت ہے فاطمہ
دینِ خدا کی نصف ضرورت ہے فاطمہ

یہ عورتوں کا فخر ہیں ایک ایک زن گواہ مادر ہیں بے مثال حسین و حسن گواہ
زوجہ ہیں انتخاب۔ شہِ بت شکن گواہ بیٹی ہیں لاجواب۔ رسولِ زمن گواہ
حق سب کے جانتی ہیں فقیہہ ہیں فاطمہ
بابا کے حق میں اُمِّ اَبیھا ہیں فاطمہ

شب زندہ دار ہیں۔ مہ و اختر سے پوچھ لو حق مدح خواں ہے مصحفِ اکبر سے پوچھ لو
دربان جبرئیل ہیں۔ حیدر سے پوچھ لو تنہا نسائنا ہیں پیمبر سے پوچھ لو
آئیں مباہلے میں تو سب دنگ رہ گئے
"معصومۂ جہاں ہیں" نصاریٰ بھی کہہ گئے

دیکھیں اگر یہود کی تاریخ کے ورق پائی انہیں کے در سے انھوں نے بھی راہِ حق
خیبر میں سر جھکے، وہ علی نے دیا سبق لیکن جھکائے فاطمہ نے دل بھی سوے حق
حیدر سے بھی ہوا نہیں وہ کام رزم میں
زک دی جو فاطمہ نے عروسی کی بزم میں

تھا ملتِ یہود میں اک مرد زر پرست مزدور و کشت کار کا خوں جس کی بود و ہست
قارونِ عصر۔ نشۂ آب گہر سے مست دولت میں سر بلند، متاعِ ہنر میں پست
عزت کو جانچتا تھا کسوٹی پہ نقد کی
تقریب اُس کے گھر میں تھی بیٹی کے عقد کی

تھے دور دور اُس کے مراسم یہاں وہاں آئے تھے سات سو سے بھی کچھ بیش میہماں
زیبِ بدن کیے ہوئے ملبوسِ زرفشاں انساں تھے یا حریر و جواہر کی گٹھریاں
سب خندہ زن تھے فقرِ رسالتمآبؐ پر
ذرات دھول پھینکتے تھے آفتاب پر

ناگاہ میزبانِ شریر و ذلیل و خوار کچھ سوچ کر چلا سوے محبوبِ کردگار
کی عرض آکے خدمتِ اقدس میں ایک بار بیٹی کا میری عقد ہے، اے فخرِ روزگار
عورات کی طرف سے طلب ہے بتولؑ کی
مشتاق ہیں زیارتِ بنتِ رسولؐ کی

خُلقِ عظیم نے بہ تبسّم دیا جواب اے بھائی فاطمہ کے ہیں مالک ابو تراب
حاضر ہوا یہ سُن کے جو پیشِ علی شتاب ہنس کر درِ علومِ نبیؐ نے کیا خطاب
اپنی رضا ہے تابعِ مرضیِ فاطمہ
جو ہو جواب مُثبت[1] و منفیِ[2] فاطمہ

[1] ہاں
[2] نہیں

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ونچی جو گوشِ بنتِ پیمبرؐ میں یہ خبر | اِک مرتبہ لباس پہ حسرت سے کی نظر
گاہ آئے ہنستے ہوئے سیّد البشر | فرمایا میری جان! یہ دعوت قبول کر
زہرؑا نے کی یہ عرض کہ اچھا قبول ہے
کارِ ثواب ہے کہ رضائے رسولؐ ہے

ٹن خوش علی کے گھر سے پھرے ختمِ اَنبیا | مژدہ سنایا ہود نے۔ بولا کہ مرحبا
اگر جو عورتوں کو خبر دی یہ جاں فزا | شادی میں ایک اور خوشی ہوگئی سوا
کہتی تھیں سب کہ فقر کی اب شان دیکھنا
توریت کہہ رہی تھی کہ قرآن دیکھنا

ذلت کی مسندوں میں زنانِ ذلیل و خوار | بیٹھیں پہن کے زیور و ملبوسِ زرنگار
نے لگیں رسولؐ کی بیٹیؑ کا انتظار | جن کا لباس شکر، تو زیور تھا انکسار
چلنے کا گھر سے عزم کیا جب جناب نے
تجدید کی وضو کی طہارت مآب نے

بِدِ کار ان کی جو تھی مرضیِ اِلٰہ | کھولا وضو کے بعد مُصلّیٰ یہ عز و جاہ
ملتے ہی جا نماز۔ کھُلی قربِ حق کی راہ | خود بول اٹھا قیام لہٰ قدقامت الصّلوٰۃ
بابِ قبول بندھتے ہی نیّت کے کھُل گیا
دل خوفِ کبریا کی ترازو میں تُل گیا

ت وہ پاک جس سے عبادت ابد قرار | لہجے میں وہ گداز کہ اخلاص کا وقار
ا حضورِ قلب کہ رحمت سے ہمکنار | کُل جسم جانماز پہ۔ دل پیشِ کردگار
تکبیر یوں تھی نیّتِ باطل شکن کے بعد
جیسے گلاب سرخ کھلے یاسمن کے بعد

وہ لہجۂ بتولؑ کہ داؤدؑ کو نشاط | اَلحمد۔ محوِ حمد و ثنا۔ ربّ کو انبساط
اِیَّاکَ نَعۡبُدُ میں وہ خالق سے اختلاط | جس کی ادا پہ خضر کہیں اِہۡدِنَا الصِّرَاطَ
کُل نعمتیں فدا انھوں صِرَاطَ الَّذِیۡنَ پر
مد کی کشش سے تیغ چلے وَلَا الضَّآلِّیۡنَ پر

وہ حق کی بارگاہ وہ بنتِ شہِ حُنین | جُز رویت اور کوئی نہ پردہ تھا درمیان
اعضائے پاکِ دخترِ سلطانِ مشرقین | وقتِ قیام الف، تو بوقتِ رکوع عین
ثابت یہ راز اس سے بصد زیب و زین ہے
اسلام کا الف ہی عبادت کا عین ہے

وہ محوِ طاعتِ صمدی جسم و قلب و جاں | وہ جسم و قلب و جاں کہ ہے تطہیر مدح خواں
لب ہائے پاک، وحیِ الٰہی کے ترجماں | ذیقدر وہ کہ قدر کی سورت بھی قدرداں
حاصل نہ کچھ نیا انھیں اعزاز ہوگیا
سجدہ خود ان کے سر سے سرافراز ہوگیا

بعد از نماز اُٹھا کے کہا دستِ التجا | سب تیرے ہاتھ عزت و ذلت ہے اے خدا
اپنے لیے میں کچھ نہیں طالب، بجُز رضا | لیکن یہاں سوال ہے حق کے وقار کا
عُسرت میں اہلِ زر کے یہاں جا رہی ہوں میں
تیرے نبیؐ کا حکم بجا لا رہی ہوں میں

حق سے یہ عرض کر کے چلیں بنتِ مصطفیٰؐ | فضّہ عقب میں۔ رحمتِ معبود پیشوا
پیوند تھے جو چادرِ اقدس میں جا بجا | اُترا فلک سے خلعتِ اِلہامِ کبریا
دیکھا جواب بتولؑ نے اپنے لباس کو
قدرت نظر پڑی نگہِ حق شناس کو

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ورزرنگار و مرصّع وہ پیرہن | چادر حریرِ خُلد کی، تاروں سے گلبدن
جواہرات کے ضوپاش و ضوفگن | سونے کا تاج، مہرِ منوّر پہ خندہ زن

روح الامیں نور کا حلقہ کیے ہوئے
حوروں کے غول گوشۂ چادر لیے ہوئے

یں جو اس حشم سے یہودی کے گھر حضورؑ | صیہونیوں کے ہوش اڑے دیکھ کر یہ نور
م چمک کے رہ گئی آنکھوں میں برقِ طور | غش کھا گئے کلیم صفت سب قریب و دور

اک اک نفس جو عالمِ حیرت میں کھو گیا
سکتہ دلہن کا موت میں تبدیل ہو گیا

را جو دم میں وہ شادی کا گھر بنا | مہندی چھڑا کے ہاتھوں کو ملنے لگا بنا
ں مل گئی جو امیری کی سب انا | ناداریِ بقا پہ ہنسی دیر تک فنا

موجِ غرورِ عجز کے جھونکے میں بہہ گئی
سر پیٹ کر جسارتِ بے باک رہ گئی

دلہن کی ماں جو بہ اندازِ دل گداز | تڑپا بتول کا دلِ انسانیت نواز
خلوصِ دل سے مصلّٰی بصد نیاز | بعد از نماز رو کے کہا میرے کارساز

بیٹی کے غم سے ماں کو الٰہی نجات دے
صدقہ حسینؑ کا! اسے تازہ حیات دے

نگاہِ خلق نے طرفہ یہ ماجرا | تیرِ دعا چلا کہ لرزنے لگی ہوا
فضا تو ڈر کے ہوا ہوگئی قضا | خود روح چھوڑ کر ملک الموت بھی چلا

غُل تھا کہ معجزہ یہ دکھایا بتولؑ نے
مردے میں جان ڈال دی بنتِ رسولؐ نے

دختر نے جب پڑھا کلمہ اُٹھ کے ایک بار | ماں پائے فاطمہ پہ گری ہو کے بے قرار
ایمان لائے اور بھی گمراہ بے شمار | تبلیغ ایسے ہوتی ہے بے تیغِ آبدار

اے منکرو! یہ صاحبِ قدرت ہے فاطمہ
اب تو کہو کہ نورِ رسالتؐ ہے فاطمہ

قدرت کے کام میں جو نصیبِ اقتدار ہے | یہ اقتدار دیدۂ حاسد میں خار ہے
بابا کے دم قدم سے یہ سارا وقار ہے | بابا نہ ہوں تو آہ بھی پھر ناگوار ہے

بعد از نبیؐ نگاہ جو دنیا کی پھر گئی
بابا کی سوگوار مصائب میں گھر گئی

تھا یادِ میں نبیؐ کی جو زہرا کا غیر حال | آنکھوں میں اٹھتے بیٹھتے آنسو تھے ڈبڈبا حال
حیدرؑ شریکِ غم تھے اور اطفال خورد سال | ان کے سوا کسی کو نہ تھا ان کا کچھ خیال

روتی تھیں سر پٹک کے مزارِ رسولؐ پر
ٹوٹی تھی اک قیامتِ کبریٰ بتولؑ پر

آدمؑ صفی بھی روئے تھے بچھڑا تھا جب بسر | یعقوبؑ بھی رہے تھے کئی سال نوحہ گر
اک حد پہ جا کے اُن کے تو آنسو رکے مگر | دو غم نصیب روئے زمانے میں عمر بھر

اک عابدِ مریضِ حسینؑ شہید کو
اک فاطمہؑ غریبِ رسولِؐ مجید کو

یوں پیٹتی تھیں بضعۂ قلبِ محمدیؐ | کھائیں کبھی پچھاڑیں، تو غش آگیا کبھی
پیٹا جو سر تو گردشِ گردوں ٹھہر گئی | ماتم کیا تو ہلنے لگی تربتِ نبیؐ

روئیں تڑپ تڑپ کے شہِ مشرقین کو
جیسے بلک بلک کے سکینہ حسینؑ کو

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مہ پڑھا جو یاد میں بابا کی صبح و شام | لائے علی کے پاس شکایت یہ خاص و عام
تی ہیں رات دن جو بتولِ فلک مقام | دن بھر کے کام رات کی نیندیں ہوئیں حرام

کتنے ہی اس سے بڑھ کے بھی مغموم ہوتے ہیں
مرتے ہیں سب کے باپ۔ کہیں یوں بھی روتے ہیں

تا الشرف ہیں شام و سحر یا ابوالحسن | نوحے کا غُل ہے ماتم و فریاد کے سخن
دلوں پہ شاق ہے بی بی کا یہ چلن | ہجرت پہ تُل گئے ہیں مدینے کے مرد و زن

کہیے بتول سے کہ نہ یوں رہ سکیں گے ہم
رونا نہ چھوڑ دے گا تو گھر چھوڑ دیں گے ہم

تا رونے دھونے سے تنگ آ گئے ہیں سب | دکھ دیجیے نہ امتِ بابا کو بے سبب
ں کے سب کے ساتھ میں رہنا اگر ہے اب | گھر میں نہ بین کیجیے بنتِ شہِ عرب

دن بھر تو آنسوؤں سے یہاں منہ بھگوئیے
بستی سے دور رات کو جنگل میں روئیے

ر مدینے والوں کا یہ دل شکن پیام | تھے صابر و حلیم مگر رو دیے امام
حرم سرا میں سنائے جو یہ کلام | اک آہ بھر کے رہ گئیں بنتِ شہِ انام

اتنا کہا۔ حضورؐ کچھ ان کے کبھی نہ تھے
میرے ہی باپ تھے وہ کسی کے نبیؐ نہ تھے

یہ ان سے کہیے کہ زہرا ہے غم نصیب | رونے سے روکتے ہو نہ روئے گی یہ غریب
بسا جو تھا مرے ہر درد کا طبیب | تم گھر نہ چھوڑو میری ہی رخصت ہے اب قریب

رونا ہے ناگوار تو ٹل جاؤں گی کہیں
بچوں کو لے کے شب میں نکل جاؤں گی کہیں

بابا کی یاد میں مجھے دم بھر نہیں ہے چین | تڑپوں گی جب تو کس سے رکے گا یہ شور و شین
اب مجکو اذن دیجیے اے سرورِ حنین | میں رات بھر بقیع میں جا کر کروں گی بین

سن کر علی کی آنکھوں کے ساغر چھلک پڑے
اس بے بسی کے حال پہ آنسو ٹپک پڑے

اس گفتگو کے بعد یہ معمول ہو گیا | تا شام گھر میں رہنے لگیں بنتِ مصطفٰی
روئیں یہاں ضرور مگر گھونٹ کر گلا | پڑھ کر عشا بقیع میں آئیں بصد بکا

ماتم کبھی ساری رات کیا اور بین کبھی
سب روئے بیٹیاں بھی حسن بھی حسین بھی

خاکِ بقیع پر تھا گھٹا ٹوپ اک شجر | شبنم سے ان غریبوں کی وہ بن گیا سپر
آفات آسماں سے بچے غنچہ ہائے تر | یہ بھی نہ دشمنوں کو گوارا ہوا مگر

اہلِ جفائے وقت کا انداز تاڑ کے
اس نخلِ سایہ دار کو پھینکا اکھاڑ کے

اب زیرِ سائبانِ فلک رہ گئیں بتول | ڈر تھا کہ ٹھٹھر نہ جائیں کہیں اوس میں یہ پھول
وہ بادِ تند وہ گلِ گلدستۂ رسولؐ | شبنم کے بھیس میں مرض الموت کا نزول

آیا بخار۔ فاطمہ بیمار ہو گئیں
بابا کے پاس جانے کو تیار ہو گئیں

واپس گئیں جو گھر تو ہوئیں صاحبِ فراش | ابھرے تصورات و خیالاتِ دلخراش
رحلت کروں گی میں تو جب اٹھے گی میری لاش | بچوں کے ننھے ننھے جگر ہوں گے پاش پاش

سب بیٹیاں کبھی بیٹے بھی آنسو بہائیں گے
بکھرائیں گی وہ بال تو یہ خاک اڑائیں گے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

پا دیا جو دل کو تخیّل نے ناگہاں   تب مامتا کے جوش میں اٹھی غریب ماں
بن سنواریں بچیوں کی۔ بدلیں کرتیاں   جب چادریں اڑھائیں تو آنسو ہوئے رواں
بیٹوں کو روزِ عید کا جوڑا پنھا دیا
گویا حسنؑ حسینؑ کو دولھا بنا دیا

ے علیؑ جو گھر میں تو بولے یہ دیکھ کر   بنتِ رسولؐ اب تو ہے صحّت کسی قدر
ستہ ہیں سب جو مرے غنچہ ہائے تر   کنبے ہیں آج جائیے گا کیا کسی کے گھر
بولیں بتول۔ اور ہے جانا کہاں مجھے
دعوت جناں کی دے گئے ہیں بابا جاں مجھے

ے تھے خواب میں وہ ابھی تو دمِ سحر   درپیش اب مجھے ہے بہت دور کا سفر
و کنیز نے کوئی لغزش کبھی اگر   للہ بخش دیجیے یا شاہِ بحر و بر
حضرت کسی خیال سے تھرّا کے رہ گئے
اور فاطمہؑ کے عذر پہ شرما کے رہ گئے

ے کہ بس خلاصۂ آلِ رسول بس   خدمت میں کب کیا ہے بھلا تم نے پیش و پس
نہ تھا جو دولتِ دنیا پہ دسترس   تم نے گزارا آسیہ سائی میں ہر نفس
جنّت میں جب ملو گی رسولِ غیور سے
چھالے ہتھیلیوں کے چھپانا حضورؐ سے

ہوئے یہ کہہ کے چلے گھر سے مرتضیٰ   بچّے گئے مزارِ نبیؐ پر پئے دعا
ے میں آئیں دخترِ محبوبؐ کبریا   پڑھ کر نماز رو کے یہ کی حق سے التجا
یا رب تجھے جنابِ پیمبرؐ کا واسطہ
میرے گناہ بخش دے حیدرؑ کا واسطہ

بعد از دعا جو خطِ وصیت رقم کیا   رک رک کے ہر مقام پہ بی بی نے کی بکا
طے کر کے پھر مصلّے پہ اس خط کو رکھ دیا   یٰسین پڑھ کے لیٹ گئیں اور کی قضا
فضّہ تڑپ کے روئی کہ بی بی گزر گئیں
بچّوں کو پالنے بھی نہ پائیں کہ مر گئیں

سب گھر میں آ گئے یہ سنا جبکہ شور و شین   تڑپیں زمیں پہ زینب و کلثوم کر کے بین
رو رو کے ماں کی لاش سے لپٹے حسن حسین   مسجد سے آئے بال بکھیرے شہِ حنین
غُل مچ گیا کہ ہائے مدینہ اجڑ گیا
احمد کے اہلِ بیت میں کہرام پڑ گیا

ماتم کیا کسی نے تو پیٹا کسی نے سر   غش میں پڑا تھا کوئی تو کوئی تھا نوحہ گر
ناگاہ بوتراب کو وہ خط پڑا نظر   مضموں پڑھا تو رونے لگے دھاڑیں مار کر
نشتر تھا اہلِ دل کو یہ فقرہ بتولؑ کا
یہ آخری سلام ہے بنتِ رسولؐ کا

فرمانشوں سے میں جو گریزاں رہی مدام   اب بھی بیان کرنے سے شرم آئی یا امام
دل کی یہ آرزو ہے کہ اے سرورِ انام   خود غسل دیں کنیز کو مولائے خاص و عام
بابا کا واسطہ مجھے دلشاد کیجیو
میرے حسین کو کبھی رونے نہ دیجیو

جب میرے بعد عقد کریں سرورِ عرب   بی بی وہ لائیں نیک ہو جس کا حسب نسب
بچّے جسے یہ سمجھیں ہماری یہاں ہیں اب   ام البنین جیسے کہیں سنتی تھیں یہ سب
تعلیم دی وہ اپنے کلیجے کے چین کو
زینبؑ کو بی بی اور کہا آقا حسینؑ کو

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بس اب اہم یہ عرض ہے یا شاہِ انس و جاں | لونڈی کو شب میں دفن کریں سرورِ زماں
تا تک یہ جن کے درّے کا بازو پہ ہے نشاں | ان کو نہ چل سکے یہ پتا قبر ہے کہاں

خواہش یہ آخری نہ فراموش کیجیو
میرا جہیز سب مری زینب کو دیجیو

کیوں یارو اس جہیز کا انجام کیا ہوا | سب کربلا میں نذرِ سپاہ جفا ہوا
تشکیزے پہ حسین کا بازو فدا ہوا | بستر حرم سرا میں پڑا اتھا جلا ہوا

شبیر وقتِ عصر جو زینب سے چھٹ گئے
چادر بھی بازو بند بھی مقتل میں لٹ گئے

پھر رو کے کربلا سے چلو اب علیؑ کے گھر | زہرا کو غسل دیتے ہیں مولا بے بحر و بر
محسن کو صبر کر چکے تھے مرتضیٰؑ۔ مگر | پہلو کا گھاؤ آج یکایک پڑا نظر

پٹکا زمیں پہ سر سے عمامہ اتار کے
رویا علیؑ سا شیر جری چیخ مار کے

بی بی کو غسل دے کے جو پہنا دیا کفن | بچوں کو بو تراب پکارے بصد محن
آؤ۔ کہاں ہو زینب و کلثوم خستہ تن | پیارے مرے حسین، دلارے مرے حسن

صورت پھر اماں جان کی اک بار دیکھ لو
بنتِ نبیؐ کا آخری دیدار دیکھ لو

یہ سن کے روتے پیٹتے سب آئے نورِ عین | فضہ تڑپ گئی وہ کئے بچیوں نے بین
بیٹا حسنؑ نے سر کو مسلسل بہ شور و شین | لپٹے جو نعش پاک سے غش کھا گئے حسین

مر کر بھی یہ دکھائی کرامت بتولؑ نے
باہیں گلے میں ڈال دیں بنتِ رسولؐ نے

شورِ بکا میں اور یہ محشر ہوا بپا | روتی تھی کائنات وہ منظر بیاں ہو گیا
باہیں علی نے جھک کے چھڑائیں بصد بکا | آیا جو ہوش رو کے پکارا وہ مہ لقا

اماں حضور چھوڑ کے ہم کو کہاں چلیں
ہم بھی وہیں کو جائیں گے بی بی جہاں چلیں

مشکل سے لاڈلے کو منا کر ابو تراب | تابوت لے کے ہاتھوں پہ تنہا چلے جناب
بچے بھی ساتھ اور کنیزیں بھی ہمرکاب | سن لیں نہ غیر اس لیے رونے سے اجتناب

یہ سب تھے ضبطِ گریہ و نوحہ کیے ہوئے
تاریکیاں تھیں رات کی پردہ کیے ہوئے

واحسرتا یہ ماں کے جنازے کا اہتمام | واغربتا وہ بیٹیوں کی وارداتِ شام
بازار میں وہ بہرِ تماشا ہجوم عام | دربار میں اسیروں کے آنے کی دھوم دھام

درّہ اٹھائے شمر جفا پر تلا ہوا
بازو بندھے ہوئے۔ سرِ زینب کھلا ہوا

خاموش اے نسیمِ گلستانِ فاطمہ | بسمل ہیں غم سے رتبہ شناسانِ فاطمہ
وہ کیوں نہ روئیں جن کو ہے عرفانِ فاطمہ | اشکِ عزا انھیں کے ہیں شایانِ فاطمہ

دنیا و دیں میں ان کے مراتب عظیم ہیں
یہ قدردانِ آلِ رسولِ کریم ہیں

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

فردوسِ بریں میں کیا دھرا ہے | مداحیِ آل میں مزا ہے
قرآن بھی میرا ہمنوا ہے | منبر پہ ہوں عرش مل گیا ہے

پیہم جو یہ 'بند' کہہ رہا ہوں
اپنے 'بندوں' کا ناخدا ہوں

یہ طاعتِ حق بھی ہے ثنا بھی | ملتا ہے صلہ بھی ، مدّعا بھی
یثرب بھی ، نجف بھی ، کربلا بھی | حیدرؑ بھی ، نبیؐ بھی ، کبریا بھی

مداح کے ساتھ میں خدائی
ممدوح کے ہاتھ میں خدائی

گلدستۂ مدح بے بدل ہے | یہ علم و عمل کا ماحصل ہے
جو پھول جہاں ہے، برمحل ہے | برسوں کی ریاضتوں کا پھل ہے

جب داغ سہے تو باغ پایا
جو گل نہ ہو وہ چراغ پایا

ہے میرے چمن کی گلفشانی | اولادِ نبیؐ کی مدح خوانی
وہ پائی ہے طبع نے روانی | کوثر ہے خجل۔ لبن ہے پانی

رحمت سے جنابِ کبریا کی
برسات ہے مدحت و ثنا کی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مد ہے یہاں ۔ گریز ورَم بند | ہے دُرجِ دہن میں جامِ جم بند
ر حاسدوں میں ہیں جو قلمبند | حیرت سے ہوئے ہیں اُن کے دم بند

باندھی ہے ہوا نسیم ہوں میں
موسیٰ کی قسم! کلیم ہوں میں

یا غم مجھے تن جو ناتواں ہے | دل میں طاقت، قلم میں جاں ہے
ری پہ جو خندہ زن جہاں ہے | بے پیر! مرا سخن جواں ہے

دیتے ہیں یہ سب کلامِ حیدر
کام اُن کا عطا ہے، نام حیدر

یدر۔ صفدر۔ شجاع۔ غازی | باطل کُش وصف شکن، نمازی
ہے جن کے عمل کی بے نیازی | اللہ کا دستِ کارسازی

مرکز ہیں ولا کے اور ولی ہیں
اعلیٰ ہیں۔ عظیم ہیں۔ علی ہیں

ے اُن کے ہے بزم علم سونی | یہ ہوں، تو بہار آئے دونی
ٹ جائے نصیب کی زبونی | شیریں لہجہ، ندا سلونی

لیتے ہیں مزہ بیان والے
لب چاٹتے ہیں زبان والے

لطف یہ ہے کہ حضرت علی نے ایک دن منبر پر ارشاد فرمایا تھا سَلُونی قبلَ اَن تفقدونی یعنی اے لوگو جو پوچھنا چاہو مجھ سے پوچھ لو، قبل اس کے کہ تم مجھے گم کرو (یعنی میرے مرنے سے پہلے تم جو باتیں پوچھنا چاہو مجھ سے پوچھ لو)

ہے فتح مبیں قتالِ حیدر | غزووں کا مآل۔ مالِ حیدر
ایماں کی جِلا، جلالِ حیدر | اَکْمَلْتُ لَکُمْ کمالِ حیدر

سارے ہیں یہ کام کبریا کے
بندے ہیں کمال ہیں خدا کے

جرأت کا ثبوت لافتا ہے | شفقت کی دلیل ہل اتیٰ ہے
عصمت کا مقام اِنّما ہے | کافی مدحت میں قُل کفا ہے

یہ قول نہیں ہے اختلافی
اللہ شافی، علی ہیں کافی

کیا جیت سکیں گے مجھ سے بیری | شرّی ہیں وہ سب تو میں ہوں خیری
تھا شاملِ بزم اک جو غیری | کانٹوں میں الجھ گیا نصیری

اس کا وہ خدا ہے جو ولی ہے
میرا اللہ بھی علی ہے

بے حبِ علی نماز باطل | صوفی کا دمِ دراز باطل
ہر نغمۂ نَے نواز باطل | مضراب نہ ہو تو ساز باطل

بے تان کے دُھن کبھی بنی ہے
جھن جھن جھن جھن جھنا جھنی ہے

خاکی، ناری، ہوائی، آبی | نیلے، پیلے، ہرے، گلابی
مانا کہ ہیں نیک سب صحابی | پائی ہے کسی نے بوترابی

آئے۔ کوئی ہو اگر علی سا
سب جھانک کے آئے ہیں کلیسا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

لہ سب نے پڑھا ہے اب سے | محبوب کا دم بھرا ہے اب سے
شتہ پیدا کیا ہے اب سے | حیدر میں یہ وصف کیا ہے اب سے

ماضی میں بھی اور حال میں بھی
اصحاب میں بھی ہیں، آل میں بھی

ے گا یہ منزلت کوئی خاک | نور اِن کا ہے جزوِ احمدِ پاک
ں کی ہے ثنا، بہ حدِّ ادراک | لولاکَ لَمَا خَلَقْتُ الافلاک

وہ مدح سرائے مرتضیٰ ہے
اس نے انھیں عینِ حق کہا ہے

مصحفِ نور کا ہیں پارا | جلووں سے کریم نے سنوارا
النجم کے بخت کا ستارا | تارہ، دیدار کو اتارا

کس کس کی چمک ہے ماند دیکھو
مہتاب چھٹی ہے۔ چاند دیکھو

ے تھے یہاں رسولِ مختار | دو خیرِ تمام بہر اشرار
رآنِ مبیں اور ایک تلوار | بازو تھا جسے علی کا درکار

اس تیغ کو دیں کیا علی نے
بحر و کو حسیں کیا علی نے

لہ خدائے تعالیٰ نے حدیث قدسی میں اپنے حبیب سے فرمایا کہ اے حبیب اگر تو نہ ہوتا تو میں آسمانوں کو دلیعنی کل ئنات کو) پیدا ہی نہ کرتا۔ مطلب یہ ہے کہ کل کائنات کو پیدا کرنے کی غرض و غایت تیری ذات ہے۔ یہ سب کچھ تیرے لیے ہوا ہے۔

یہ خُلق کے سرپرست و ہادی | مشکل کی کشود کے ہیں عادی
جس نے، دل سے، جہاں ندا دی | اس کی، بگڑی، وہیں بنا دی

تقدیر کو پھیر سے بچایا
سلمان کو شیر سے بچایا

عرفاں حیدر، یقین حیدر | بنیادِ اصولِ دین حیدر
قتّالِ منافقین حیدر | یٰسین کے ہیں مُبین حیدر

گو زیرِ نگیں ہیں، پُر نگیں ہیں
خاتم کے وزیرِ اوّلیں ہیں

مولا کی مرے ولا عبادت | جو دل سے ہو وہ ثنا عبادت
پھر تذکرۂ وفا عبادت | صورت کو بھی دیکھنا عبادت

میں دل کا ورق جو دیکھتا ہوں
مشغولِ عبادتِ خدا ہوں

یہ صائمِ روز و قائمِ شب | اللہ کے ہر نفس مقرّب
پایا ہے جو عبدیت کا منصب | معبود نما ہیں بندۂ رب

سجدے میں بھی یہ اگر پڑے ہیں
معراج میں عرش پر کھڑے ہیں

یہ عینِ خدا ہیں، حق نگر ہیں | یہ بزم فروزِ بحر و بر ہیں
یہ جسمِ محمدیؐ کے سر ہیں | یہ علمِ محمدیؐ کے در ہیں

اب چاہیے یہ حدیث سنّی
وہ علم ہے یہ جو ہے لَدُنّی

لہ خدائے پاک کا ارشاد جس کے معنی ہیں میرے پاس سے یا میری طرف سے۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

مٹھی میں ہے قسمتِ زمانہ | قبضے میں جناں کا کارخانہ
بیگانہ ہو یا کوئی یگانہ | تقسیم یہاں ہے عادلانہ
اب موج ہے صاحبِ ولا کی
قاسم ہیں علی، قسمِ خدا کی

یہ عونِ خدا ہیں فی النوائب | ظاہر اور مظہر العجائب
ہنگامِ مددِ خدا کے نائب | موجود۔ مگر نظر سے غائب
مشکل روکے تو بڑھ کے دیکھو
تم نادِ علی تو پڑھ کے دیکھو

کونین کے یہ ولی و والی | ہیں چاند۔ مگر کلفؔ سے خالی
ہے اِن کی ولا جنابِ عالی | معیارِ تولّدِ حلالی
جل بھن کے نہ مدّعی سے لڑیے
وہ کہہ گئے ہیں، نبیؐ سے لڑیے

ہے اپنے پرائے کا وظیفہ | وہ دہر کی سورتِ شریفہ
جو اِن کی ثنا کا اک صحیفہ | اللہ کا لطف اور لطیفہ
اب دل میں جو ان کا بغض پالے
قرآں سے ھل اَتیٰ نکالے

سہ داغ دھبا

قرآن و ابوتراب دونوں | خلقت میں ہیں لاجواب دونوں
اک باغ کے ہیں گلاب دونوں | اک بحر کی موج آب دونوں
عہ لَن یَّفْتَرِقَا کا ساتھ دیں گے
کوثر پہ نبیؐ سے جاملیں گے

عہ رسولؐ نے فرمایا کہ قرآن اور اہلِ بیت کبھی جدا نہ ہوں گے یہاں تک کہ میرے پاس دونوں حوضِ کوثر پر پہنچیں گے

انصاف کا اب نہ کیجیے خون | ہے صاف یہ منزلت کا مضمون
موسیٰ زماں کے ہیں یہ ہارون | تشبیہ ہے تام حسبِ قانون
وہ ساتھ اُنھی کے ہیں خلیفہ
یہ ساتھ نبیؐ کے ہیں خلیفہ

قرآں میں جو اِنّما ولی ہے | یہ نقشِ ولایتِ جلی ہے
اللہ و نبیؐ ہیں اور علی ہے | گلزار ہے، گل ہے، اور کلی ہے
گو پھول جدا جدا کھلے ہیں
آیتؔ میں مگر ملے ملے ہیں

جنّت کے شجر۔ شجر کے اوراق | محراب، جدار، کھڑکیاں، طاق
حورانِ جناں کی چشم مشتاق | کرسی کا مقام۔ عرش کی ساق
ہر شے سے ولی کی ضو جلی ہے
ہر در پہ رقم علی علی ہے

یہ سابقِ بزمِ ذوالعشیرہؔ | یہ معدنِ اِرتضا کا ہیرا
حاسد کا کلیجہ جس نے چیرا | آنکھیں تھیں بڑے بڑوں کی خیرہ
کب تھا کسی سورما سے ہیٹا
بوطالبِ پُر جگر کا بیٹا

سہ اِنّما ولیکم اللہ و رسولہ والذین آمنوا الذین یُقیمون الصلوٰۃ و یوتون الزکوٰۃ

عہ خاندان والوں کی دعوت جو رسولؐ نے بعثت کے بعد کی تھی اور اس میں سب سے پہلے علی ایمان لائے تھے۔

Presented by: Rana Jabir Abbas
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اکسیر ہے خاکِ پا علی کی | ہے عرشِ علا بہ جا، علی کی
ایمان ہے کیا؟ ولا علی کی | الحمد ہے کیا؟ ثنا علی کی

مضطر تھے نبی برائے حیدر
قرآن سے پہلے آئے حیدر

آئے مثلِ کتاب آئے | غل تھا۔ فصل الخطاب آئے
گیتی پہ ابوتراب آئے | صلوات پڑھو، جناب آئے

گو شکلِ بشر ہوئے ہیں پیدا
اللہ کے گھر ہوئے ہیں پیدا

پیدا بھی ہوئے بہ شکلِ اعجاز | قدرت کے دکھا دیے ہیں انداز
یکجا ہیں نیازمندی و ناز | سمٹا ہے حرم میں عالمِ راز

دیوار خموش۔ در مقفل
وارث جو نہیں تو گھر مقفل

گلچیں ہے کوئی، نہ گل، نہ گلرو | مہکی ہے گلِ ازل کی خوشبو
انساں کے عوض ملک ہیں ہر سُو | ہے بیتِ اللہ عالمِ ہُو

گھر ہے ظاہر۔ مکیں نہاں ہے
مفہومِ مکاں میں لامکاں ہے

اندھیاری جو ہر طرف ہے چھائی | ہے چاند نے چاندنی بچھائی
ناگاہ پئے طواف آئی | حیدر کی ماں۔ اسد کی جائی

ناہید تھی منزلِ شرف میں
تھا دُرِ نجف مگر صدف میں

گھر غیر سے صاف کر رہی تھیں | شیطان سے مصاف کر رہی تھیں
تطہیرِ مضاف کر رہی تھیں | کعبے کا طواف کر رہی تھیں

مرکز کی کشش میں ضم تھا نقطہ
پرکار تھیں یہ، حرم تھا نقطہ

ناگاہ محل کے درد اٹھا | ماتھے سے عرق زمیں پہ ٹپکا
ڈھونڈا کوئی امن کا جو گوشہ | ستّار تھا، یا حرم کا پردہ

پردے کو ہوا پٹخ رہی تھی
دیوارِ حرم پہ چٹخ رہی تھی

در بند، حرم میں کیسے جائیں | اسرارِ نہاں کہاں چھپائیں
دیوار پکاری غم نہ کھائیں | گھر کے مالک جدھر سے آئیں

دیکھو مری گود یہ کھلی ہے
قدرت امداد پر تُلی ہے

اک چشمِ کرم ہو اب اِدھر بھی | پاؤں بھی اٹھاؤ اور نظر بھی
گھر والا بھی آپ کا ہے گھر بھی | دیوار بھی ہوں میں اور در بھی

دیوار ہوں گر ہجوم آئے
دَر ہوں جو درِ علوم آئے

اُس دَر سے گئیں حرم کے اندر | رحمت کے تمام کھل گئے در
وہ در جو کھلا تھا بہرِ حیدر | انگڑائی کا اک دکھا کے منظر

غائب جو ہوا، نہ پھر کہیں تھا
دیوار میں بال تک نہیں تھا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ساقی مرے دل کو بے کلی ہے | کیا طبع رکے جو منچلی ہے
سرمست ہوں وہ ہوا چلی ہے | کعبے میں ولادتِ علی ہے
سودائے پاک کا ہے سر میں
لڑکا ہوا لم یلد کے گھر میں

ٹوٹا مجھے ہجر کے مزے نے | آجا مرے دل کی ناؤ کھینے
آیا ہے فقیر بھیک لینے | لینے کے کہیں پڑیں نہ دینے
مل جائے علی کے نام کی خیر
شیشے کا بھلا ہو جام کی خیر

اے زاہدِ خشک! پی یہ ساغر | قرآن کا صاف ہے مقطّر
یہ کیا کہ ہے عزمِ خلد و کوثر | ساقی سے مگر ہے دل مکدّر
شیشہ بھی نہیں ہے اور مے بھی
آخر کچھ زادِ راہ ہے بھی

ساقی سے جو رہ گئے ہیں کٹ کے | پھرتے ہیں وہ رند بھٹکے بھٹکے
پینا ہے ہمیں تو آج ڈٹ کے | پی کر نہ ہٹیں، پئیں نہ ہٹ کے
لاکھوں مے کش ہیں ولولہ ایک
بارہ ساقی ہیں میکدہ ایک

یہ بادۂ ناب، ارغوانی | توحید کے خضر کی جوانی
ہم بادہ کشوں کی زندگانی | مچھلی کی ہے جیسے جان پانی
اس مے سے حذر جو کر گئے ہیں
زندہ کیا ہیں! وہ مر گئے ہیں

ے خیرات

ساقی وہ گلابی آج مے لا | دامن ہے شفق کا جس سے میلا
اُس کی خوشبو چمن میں پھیلا | اسلام کے قیس کی جو لیلا
کعبے کی فضا بلا رہی ہے
دَر کھول، بہار آ رہی ہے

لا غیرتِ صد گلاب و لالہ | جو اہلِ نظر کا دیکھا بھالا
بادہ ہو وہی مدینے والا | اور دُرِّ نجف کا ہو پیالا
جس کے رخ سے جمال ٹپکے
جبریل کی جس پہ رال ٹپکے

جس سے ابھرے رگِ تفاخُر | سویا ہوا جاگ اٹھے تہوّر
ہو جائے خزَف بھی، بے بہا، دُر | بزدل بھی پیے تو ہو بہادر
احساسِ غضنفری ہو نشتّر
اک نعرۂ حیدری ہو نشّہ

جرأت کی وہ مے کہ رند پی کر | توڑے عصرِ رواں کا خیبر
اک مرتبہ لے جو نامِ حیدر | چیرے فرعونیوں کے اژدر
مٹی بھی بنے گلاب ساقی
آنے کو ہیں بوتراب ساقی

مژدہ سن لیں یہ مے کے شیدا | کہتا ہے یہ صبح کا سپیدا
اک نور ہوا حرم میں پیدا | مغرب سے سحر ہوئی ہویدا
شرما کے وہ دیکھو چاند سُکڑا
یہ نور، رسولؐ کا ہے ٹکڑا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اللہ رے شانِ مرتضیٰ کی | یہ روح ہیں عزمِ کبریا کی
تفسیر ہیں رمزِ ماسوا کی | تصویر ہیں قدرتِ خدا کی
فیضان ہے، مقدرت علی کی
عرفان ہے، معرفت علی کی

آدم بھی تھے جب میانِ ترکیب | کی عرش پہ قدسیوں کی تادیب
دنیا میں علم کیا جو تنصیب | حیواں تھے عرب، سکھائی تہذیب
صحرائی کو مجلسی بنایا
انسان کو آدمی بنایا

ظاہر میں نہیں تھی جب حکومت | تب بھی باطن میں تھی قیادت
ہاتھ آئی جو مادی خلافت | مخدوم نے کی جہاں کی خدمت
راہوں میں تھیں حادثوں کی کڑکیں
تھے راہ نما، بنائیں سڑکیں

اب تک کوئی لیکھ تھی نہ جادہ | رہگیروں کے تھے مزاج سادہ
پہنے ہوئے جہل کا لبادہ | سرمستیوں کا پیے تھے بادہ
جاتے تھے گزر کے جنگلوں سے
تھا سابقہ روز دنگلوں سے

صحرا میں رواں جو قافلہ تھا | وہ، راہیِ وادیِ فنا تھا
رہبر تھا، نہ کوئی نقشِ پا تھا | ہر شخص کا راستہ جدا تھا
جس بن میں کوئی نہ کیل گاڑے
واں خضر نے سنگِ میل گاڑے

جادوں سے جب الفراغ پائے | خشکی سے یہ سوئے آب آئے
موجوں سے لڑے، ستون اٹھائے | شارع تھے حضور، پل بنائے
یہ علم کے نور کی چمک ہے
جو پل سے پلِ صراط تک ہے

ہوں تخت نشیں کہ بوریے پر | ہادی ہیں یہ خلق کے مقرر
بس حیَّ علی الفلاح کہہ کر | انسان کی فلاح کے ہیں خوگر
مطلوبِ رسول کے ہیں طالب
پڑھ لیجیے ارجحُ المطالب

تقدیرِ امم ہے ذاتِ حیدر | تطہیرِ حرم ہے ذاتِ حیدر
کلمے کا بھی دم ہے ذاتِ حیدر | رحمت کا قدم ہے ذاتِ حیدر
کفار کو زیر کر دیا ہے
اسلام کو شیر کر دیا ہے

اوچھا سا بھی وار اگر کیا ہے | عنتر کو لہو میں تر کیا ہے
مرحب کا قلم جو سر کیا ہے | خیبر کی مہم کو سر کیا ہے
بڑھتا۔ جو کسی جری میں تھا دم
دم تھا تو شکست کیوں دمادم

جو لے کے نشانِ فوج جاتے | اپنا سا وہ لے کے منھ پھر آتے
لب کاٹتے۔ پیچ و تاب کھاتے | جھینپے جھینپے، نظر چراتے
چوروں کی روش سے سر جھکا کے
عزت کھو کے۔ شکست کھا کے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

وہ زور وہ شور تھے نہ وہ غل   صُمٌّ بُکمٌ دلوں کے بلبل
اللہ پہ جو نہ تھا توکّل   امیدوں کے بھی چراغ تھے گل

منھ زرد تھے، رنگ اڑے ہوئے تھے
رخ گھر کی طرف مڑے ہوئے تھے

ناگاہ ہوئی جو شب نمودار   بولے یہ مجاہدوں سے سرکار
کل پائے گا یہ علم وہ دیندار   کرّار ہے جو۔ نہیں ہے فرّار

وہ دوستِ خالق و نبیؐ ہے
طرفینؔ سے رسمِ دوستی ہے

سنتے ہی کلامِ صدقِ مرسلؐ   مچنے لگی سب کے دل میں ہلچل
سوچا یہ ہر اک کہ میں ہوں وہ یل   جلنے لگی آرزو کی مشعل

یہ پھانس جو دل میں پھنس رہی تھی
تقدیرِ الٰہ ہنس رہی تھی

اس شب میں خودی نواز سارے   بیتاب رہے ہوس کے مارے
جاگا کیے شمع کے سہارے   دیکھی کبھی لو، کبھی ستارے

جب صبح ہوئی تو منھ شفق تھے
پایا نہ علم تو چہرے فق تھے

بولے یہ حضورؐ، فجر پڑھ کر   آراستہ ہو خدا کا لشکر
لے آؤ نشانِ فوج۔ قنبرؔ!   مچلے امیدوار اکثر

بن سج کے جناب سعدؔ آئے
کچھ اور بھی ان کے بعد آئے

سہ نظم میں تسکین متحرک درست ہے
عہ غلام کا نام
سہ صحابیؓ کا نام

جتنے آئے گئے دلاور   تھے سب بہ خیالِ خود غضنفر
پابند تھے امر کے پیمبرؐ   دیکھا نہ کسی کو آنکھ اٹھا کر

دی وحی نے یہ صدا نبیؐ کو
اے دوست پکار لیجیے علیؑ کو

حضرت نے یہ سن کے سر اٹھایا   ہر چار طرف جو منھ پھرایا
نظروں میں نہ ایک بھی سمایا   حیدرؑ کو مگر کہیں نہ پایا

یہ حکم دیا۔ ولی کو لاؤ
سلمانؔ اٹھو۔ علیؑ کو لاؤ

کہنے لگا ایک واقفِ حال   آنکھیں ان کی رَمَد سے ہیں لال
بولے حضرت یہ سن کے احوال   چشمِ بدور، نیک ہے فال

دکھلائیں گے آنکھ رہزنوں کو
رلوائیں گے خون دشمنوں کو

سن کر یہ رسولِ رب کا فرمان   بس رہ گئے دل کے دل میں ارمان
آئے ناگاہ مثلِ قرآن   سلمانؔ کے ساتھ میں سُلیمان

آنکھوں سے لہو ٹپک رہا تھا
باطل پلکیں جھپک رہا تھا

حضرت نے قریب تر بلایا   آنکھیں چومیں۔ گلے لگایا
آشوب کا پھر نشاں نہ پایا   آنکھوں میں یہ معجزہ دکھایا

قدسی نے بلند یہ صدا کی
یہ آنکھیں ہیں عینِ کبریا کی

سہ نادِ علیاً
عہ صحابیؓ رسول کا نام
سہ آشوبِ چشم

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

حیدر نے نگاہ جب اٹھائی | حُسّاد جلے۔ نظر جھکائی
جساب کو اب ہنسی جو آئی | جنّت کی بہار مسکرائی

تارہ سی چمک رہی تھیں آنکھیں
آنکھوں میں کھٹک رہی تھیں آنکھیں

حاصل جو خدا کی تھی حمایت | حیدر کو علم ہوا عنایت
بولے یہ رسولؐ دے کے رایت | لو فتحِ مبین کی یہ آیت

یہ ضامنِ رحمتِ خدا ہے
پنجہ نہیں، دستِ کبریا ہے

لو اب اِسے دوش پر اٹھاؤ | تن پر یہ مری زِرہ سجاؤ
دُلدُل پہ چڑھو، قدم بڑھاؤ | اللہ کی ضامنی میں جاؤ

میری بھی دعائیں ساتھ میں ہیں
حق کی بھی رضائیں ساتھ میں ہیں

مجرے کو علی نے سر جھکایا | آداب کیا۔ علم اٹھایا
قنبر۔ دُلدُل قریب لایا | گھوڑے پہ رسولؐ نے بٹھایا

رخصت جو کیا دعائیں دے کے
نصرت جھومی بلائیں لے کے

لی باگ، فرس چلا، اڑی خاک | ٹاپوں سے زمیں کا دل ہوا چاک
لینے کو قدم جھکے تھے افلاک | دیکھا کیے شانِ شاہِ لولاک

تن تن کے علی جو بڑھ رہے تھے
جبریل درود پڑھ رہے تھے

دُلدُل بھی عجیب منچلا ہے | آغوشِ نسیم میں پلا ہے
سیماب کے سانچے میں ڈھلا ہے | بجلی سے بھی کچھ ڈھلا ملا ہے

سرپٹ جو علی کے سات آیا
سورہ وَالعادِیات آیا

محشر کی ادا، غضب کی چھلبل | صرصر سے بھی دو قدم ہے اوّل
وہ چال۔ چلا چلی کی ہلچل | گھنگھور گھٹا کے جیسے بادل

وہ کوہ پہ مثلِ ابر آیا
رفعت جو ملی تو صبر آیا

جھوما مثلِ صبا ٹھہر کر | اترے حیدر بدل کے تیور
تکبیر کہی۔ خدا ہے اکبر | کانپی گیتی۔ لرز گیا در

پنجے کا دکھا کے اوج، گاڑا
پتھر میں نشانِ فوج گاڑا

نظارہ جو دور سے یہ دیکھا | دَر چھوڑ کے دیدبان بھاگا
مرحب کو جھنجھوڑ کر یہ بولا | کیا مست پڑا ہے ہوش میں آ

لڑنے کو وہ شیر آگیا ہے
صورت میں بشر کی جو خدا ہے

جرأت میں، کلیم کی جوانی | طاقت میں قضائے آسمانی
فطرت یہ ہے جس کی حکمرانی | دل سنگ کا کر دیا ہے پانی

عنصر نے مزاج کھو دیا ہے
پتھر میں علم ڈبو دیا ہے

ـہ یہ سورہ تیسویں پارے میں ہے اور گھوڑے کی مدح میں نازل ہوا ہے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ر پر ہے کھڑی ، ہوئی تباہی | اٹھ اَے مستِ غرورِ شاہی
حب نے یہ سن کے لی جماہی | مستی ہوئی سب عدم کو راہی
اٹھا تو بصد غرور اٹھا
لے کر انگڑائی ، دیو اٹھا

رث سے کہا یہ مڑ کے پیہم | ہاں دیکھ تو کون ہے یہ ضیغم
شیطان چلا جو ہو کے برہم | غصّے میں بڑھے اِدھر سے آدم
چمکائی جو تیغ بدگہر نے
کاٹا مہِ نو کو وَالقمر نے

ے سے جو تیغ اب جدا تھی | امداد کو بڑھ کے آئے ساتھی
ا تو نشیب کی وہ جا تھی | بس دھم سے گرا زمیں پہ ہاتھی
ڈر کے بھاگا، قریب جو تھا
یہ ایک ہی وار کھا کے دو تھا

ب نکلا یہ حال سن کے | غصّے میں سرنجس کو دھن کے
الوں کی طرح تنکے چن کے | شعلے میں حسد کے، جل کے بھن کے
موذی کے دہن میں کف بھرا تھا
منہ کفچۂ مار بن رہا تھا

کھا کے یہ بے حیا پکارا | کس نے مرے بھائی کو ہے مارا
ر کے شیر نر ڈکارا | ہم نے سرکش کا سر اتارا
لے اس کے جو ہے ہراس تجھ کو
آ بھیج دیں اس کے پاس تجھ کو

اس طعن پہ اور تلملایا | پیغمبرِ حق پہ حرف لایا
حیدر نے ڈپٹ کے یہ سنایا | بس چپ ہو، جواب کے لب ہلایا
مہلت باتوں کی پھر نہ دیں گے
گدی سے زبان کھینچ لیں گے

سن کر یہ جواب سخت مکّار | سمجھا کہ یہ شیر ہے جگردار
آتے رہے اب تلک جو فرّار | بزدل تھے وہ سب، یہ مردِ جرّار
ہوتا ہے اسد دلیر جیسا
ایسا ہے - نہیں ہے ایسا ویسا

نرمی سے کہا - نہ طیش کھاؤ | کیا نام ہے؟ کیا نسب؟ بتاؤ
فرمایا نہ بات کو بڑھاؤ | توریت ذرا اٹھا کے لاؤ
کھولو جو اسے - کھلے گا کیا ہیں
احمدؐ ہیں نبیؐ - ہم ایلیا ہیں

ہم مطلبی ہیں ہاشمی ہیں | معبود کے بندۂ ولی ہیں
ہارونِ نبیؐ آخری ہیں | اعلیٰ ہیں وہ ہم سے، ہم علی ہیں
کہتے ہیں جو خاص و عام حیدر
مادر نے رکھا ہے نام حیدر

یہ نام سنا تو سٹپٹایا | بھولا ہوا خواب یاد آیا
ماضی کو پھرا کے حال لایا | مادر کا یہ قول پھر سنایا
ہستی کی قبا نہ تنگ کرنا
حیدر سے کبھی نہ جنگ کرنا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اس خواب کی یاد تھی قیامت | اب جنگ تھی موت کی علامت
تلوار جو کھینچے تو شامت | میداں سے فرار میں ندامت
مرنے کا یقیں ہٹا رہا تھا
غیرت کا گماں بڑھا رہا تھا
وہ موت سے کبھی ڈرا ہوا تھا | سینہ بھی مگر تنا ہوا تھا
ضدّین میں دل گھرا ہوا تھا | دلدل میں قدم پھنسا ہوا تھا
چونکایا علی نے یہ سنا کر
آ دینِ خدا میں یا وغا کر
مرحب کو یہ سن کے ہوش آیا | کھینچی تلوار۔ جوش آیا
بڑھ کر جو بصد خروش آیا | خود نیش کے منھ پہ نوش آیا
بولی تیغِ علی ابھر کے
کھاتی ہوں ابھی حلال کر کے
اب ردوبدل ہوئی جو آغاز | تیغ اُس کی بڑھی اِدھر بصد ناز
شمشیرِ علی ہوئی سرافراز | جھنکار تھی جس کی موت کا ساز
تھا شور کہ صف شکن کا نعرہ
زن زن میں بزن بزن کا نعرہ
مرحب کی حسام، کند، عاری | یہ تیغ حسیں، چھری، کٹاری
یکتا، تثلیث کُش، دو دھاری | گل سے ہلکی۔ شقی پہ بھاری
قبضے پہ چلی جو بانکپن سے
تیغ اس کی گری زمیں پہ چھن سے

بھالا جو شریر نے سنبھالا | سیدھا الٹا، نہ دیکھا بھالا
چٹکی سے علی نے توڑ ڈالا | حیدر سے کہاں بچے گا کالا
اس وقت ہیں یہ بجائے موسیٰ
موذی کے لیے عصائے موسیٰ
آپے میں نہ تھا غضب کے مارے | حربے اس نے چلائے سارے
لیکن ان کے ہنر پہ وارے | دن میں نظر آرہے تھے تارے
ہر اسلحہ اس کا بے اثر تھا
حد ہے کہ تبر نہ معتبر تھا
بدمست جو لڑکھڑا رہا تھا | خیبر کو بھی لطف آرہا تھا
نغمہ جو سروش گا رہا تھا | ذوالفقار کا دل لبھا رہا تھا
چرچا اب تک گلی گلی ہے
مرحب مرحب، علی علی ہے
آیا جو قضائے حق کا ریلا | حیدر کی طرف اسے دھکیلا
چرکا جو اک اس کے سر سے کھیلا | بودا تھا، ذرا کڑی نہ جھیلا
چھپنے کی جگہ ملی نہ سر کو
پر روح رواں ہوئی سقر کو
مرحب کے جو تن سے کٹ گیا سر | بھاگا بکٹٹ تمام لشکر
تھی پیشِ نظر جو فتحِ خیبر | حیدر کی نظر اٹھی سوئے در
دربند تھا بیچ میں تھی خندق
اتنی چوڑی کہ بس لق و دق

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جیران تھا سب نبیؐ کا لشکر | اس در پہ رسائی ہو تو کیونکر
بپھرے ہوئے تھے جنابِ حیدر | اک مرتبہ پسڑیاں جما کر
غصے میں جو آستین الٹی
چلائے فلک ۔ زمین الٹی

اللہ کا دل کو تھا سہارا | اللہ کو دم بدم پکارا
دُلدُل نے بھی حوصلہ نہ ہارا | پایا جو زقند کا اشارا
یوں جوڑ کے پتلیاں اڑا وہ
خود در پہ رکا ۔ گری ہوا ۔ وہ

منزل پہ پہنچ گیا خدا رس | رہوار کا کام دے گیا کس
بجلی جو بنی تھی اس کی نس نس | تھپکا پٹھے کو، اور کہا، بس
اُترے اور اِدھر اُدھر کو دیکھا
پنجے کو سمیٹا ، در کو دیکھا

فولاد کو تول کر نظریں | کس کر بندِ وفا کمریں
بس گاڑ دیں انگلیاں جو در میں | اک مچ گئی دھوم بحروبر میں
لوہے کو جو موم کردیا تھا
داؤد کے لب پہ مرحبا تھا

بڑھ بڑھ کے ۔ قدم جما کے ۔ ڈٹ کے | رخ انگلیوں کا الٹ پلٹ کے
دس پانچ دیے جو کس کے جھٹکے | چولے چٹکے ، ہر ایک پٹ کے
چوکھٹ سے اکھاڑ کر کمر کو
پٹکا بالائے خاک در کو

اک مرتبہ زلزلہ سا آیا | تھرّائی زمیں ۔ غبار چھایا
جلدی سے علی نے در اٹھایا | خندق پہ درِ علوم لایا
یوں تھا وہ سبک میانِ چنگل
اک پھول اٹھائے جیسے بلبل

باہر تھی جو فوج شاہ دُلدُل | تکبیروں کا اس میں مچ گیا غل
لائے جو وہ درِ شہرِ جز و کل | خندق پہ اسی کا بن گیا پُل
وہ پُل ، شاعر جو دیکھ لیتا
تعریف کے پل ہی باندھ دیتا

کودے تھے علی میانِ خندق | ہاتھوں پہ تھا در، مثالِ زورق
طینت جس کی تھی نورِ مطلق | وہ جسم ہوا میں تھا معلّق
جنّات نے سر بچھا دیے تھے
جبریل نے پَر بچھا دیے تھے

اس در کو علی اِدھر کو لاتے | افواجِ رسولؐ کو بٹھاتے
پھر قلعے کی سمت رخ پھراتے | فوجوں کو اُدھر اتار آتے
کرتا رہا یہ نظامِ گردش
لشکر سے پٹی غلامِ گردش

اے چشمِ شعور دیکھ کھل کر | اس فتح کا یہ حسین منظر
آگے آگے جنابِ حیدر | پیچھے پیچھے تمام لشکر
کشتی
اندر قلعے کے جا رہے ہیں
تکبیروں کے غل مچا رہے ہیں

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

پہنچے جو یہ باخدا رسالے | اللہ کو یاد کرنے والے
اخلاص کی آنکھ کے اُجالے | ہتھیار یہودیوں نے ڈالے
توڑا موسائیت کا چِلّہ
کلمہ پڑھا لا اِلہٰ اِلّا

ناگاہ رسولِ پاک آئے | کچھ لوگ کھڑے تھے سر جھکائے
اک اک سے کہا کہ بیٹھ جائے | اخلاق کے معجزے دکھائے
سب سن کے جو بے تپاک بیٹھے
حضرت بھی یہ روے خاک بیٹھے

جن لوگوں پہ تھی شکست طاری | تسکین دی ان کو باری باری
تھا قلزمِ فیض و لطف جاری | ناگاہ سنی صدائے زاری
پوچھا۔ کہ یہ کون رو رہا ہے
یہ تو کسی بی بی کی صدا ہے

بولا یہ کوئی یہود، روکر | مرحب کی یہ غمزدہ ہے خواہر
جو پیٹ رہی ہے سینہ و سر | مارے گئے اس کے دو برادر
منھ آنسوؤں سے جو دھو رہی ہے
دکھیاری انھیں کو رو رہی ہے

کیا کہیے فلک ستائی کا غم | بیٹے کی الگ جدائی کا غم
بیٹے سے زیادہ بھائی کا غم | پھر آج سے بے ردائی کا غم
ہے فکر بڑی تو اب یہاں کی
دُرّوں کے ستم کی ریسماں کی

حیران ہوئے آپ اِس سخن پر | بولے یہ حضور سر اٹھا کر
باندھیں گے اُسے رسن میں کیونکر | وارث جس کا ہے اب پیمبر
دُرّے ہونگے! اگر کہیں ہیں
شہزادیوں کے لیے نہیں ہیں

حیدر کو پھر آپ نے بلا کر | یہ حکم دیا کہ اے برادر
لے جاؤ اب اِن حرم کو باہر | سر ہوں جو کھلے تو دے دو چادر
دل پر ہیں قلق جدائیوں کے
لاشے نہ دکھانا بھائیوں کے

افسوس یہ سُنّتِ پیمبر | بھولے، امّت کے کینہ پرور
ڈیوڑھی پہ کھڑی ہوئی تھی خواہر | حلقوم پہ بھائی کے تھا خنجر
ہنس ہنس کے لہو بہا رہے تھے
زینب کو شقی رلا رہے تھے

یہ ظلم تو کربلا میں ڈھایا | یثرب میں حسن کا غم دکھایا
کوفے میں پدر کا خوں بہایا | بابا کے جنازے پہ رلایا
بھائی بھی تڑپتے تھے، بہن بھی
زینب بھی، حسین بھی، حسن بھی

روزے کا وہ محترم مہینہ | کوفے میں وہ سرورِ مدینہ
اُمّت کا وہ بے وطن سے کینہ | طوفان میں آل کا سفینہ
سونی وہ فضا گلی گلی کی
سازش وہ شہادتِ علی کی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

انیسویں رات تھی قیامت | روزے کی علی نے کر کے نیّت
کھائی سحری میں غم کی نعمت | کھانا نہ ملا بہ وجہِ عُسرت
کچھ قبل فریضۂ سحر سے
مسجد کو چلے امام گھر سے

مرغابیوں نے جو بڑھ کے روکا | کلثوم سے بولے شاہِ والا
جینے کا نہیں ہے کچھ بھروسا | جب ہم نہ ہوں۔ اِن کا دھیان رکھنا
ناچار و غریب و ناتواں ہیں
بھوکی نہ رہیں۔ یہ بے زباں ہیں

یہ کہہ کے جو، اب بڑھی سواری | تھی مونسِ راہ، یادِ باری
رِقّت خوفِ خدا سے طاری | اِنّا لِلّٰہ، لب پہ جاری
طاعت کا جو وقت ہو رہا تھا
حیدر سا دلیر رو رہا تھا

مسجد میں قدم جو شہ کا آیا | ہر سمت نمازیوں کو پایا
جو سو گئے تھے، انھیں جگایا | مُلجم کے پسر کو بھی اٹھایا
سمجھے سب کچھ، مگر اماں دی
دیکھا سوئے چرخ، اور اذاں دی

آئے محراب میں جو حیدر | پیچھے صف میں تھا وہ ستمگر
سجدے کے لیے جھکے جو سرور | تلوار پڑی علی کے سر پر
فرار ہوا وہ ظلم ڈھا کے
مسجد میں ولی کا خوں بہا کے

بہنے جو لگے لہو کے دھارے | تھرّا گئے عرش و فرش سارے
مسجد کے لرز گئے منارے | اور "فُزْتُ بِرَبِّ" علی پکارے
مولا کی جبیں زمین پر تھی
اور جاے نماز خوں میں تر تھی

ناگاہ صدا فلک سے آئی | مارے گئے مرتضیٰ، دوہائی
حوروں نے صفِ عزا بچھائی | جبریلِ امیں نے خاک اڑائی
فریاد اٹھی جو دو جہاں سے
زہرا بھی نکل پڑیں جناں سے

مسجد سے اٹھا جو شورِ ماتم | کوفے میں بپا ہوا مُحرّم
زینب نے سنا جو نوحۂ غم | چلّائیں، یتیم ہو گئے ہم
کلثوم بہن! پدر سدھارے
بابا ہمیں چھوڑ کر سدھارے

لوگو صفِ ماتمی بچھاؤ | سر کھول دو، اشکِ غم بہاؤ
فضّہ ہیں کدھر، کوئی بلاؤ | کیا حادثہ ہے، خبر منگاؤ
بابا پہ یہ کیا گزر گئی، آہ!
کیوں شور مچا ہے واعلیّاہ

زینب جو تڑپ گئیں یہ کہہ کر | سب بیبیاں روئیں پیٹ کر سر
سن سن کے صدائیں بولے حیدر | شبّر! ہمیں جلد لے چلو گھر
محشر نہ کہیں ابھی بپا ہو
زینب جو نکل پڑے تو کیا ہو

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

یہ حکمِ امامِ پاک سن کر | بارہ بیٹے بڑھے برابر
ہاتھوں پہ اٹھایا جسمِ اطہر | تھامے تھا کوئی قدم، کوئی سر

روئے مولا۔ جگر کو تھاما
عباس نے جب کمر کو تھاما

یاد آگیا دیکھ کر یہ منظر | حیدر کے چمن کا اک گلِ تر
گھوڑے سے گرا تھا جب زمیں پر | تھا کون سنبھالتا جو بڑھ کر

بے یار و غریب و خستہ تن تھا
اور تیروں کی نوک پر بدن تھا

یہاں وہ مصطفیٰ کے جائے | بھوکے، پیاسے، فلک ستائے
روزے میں دلوں پہ داغ کھائے | وہ جسم۔ لہو لہان اٹھائے

با حالِ تباہ آئے گھر میں
زندہ کا جنازہ لائے گھر میں

دیکھا جو علی کو خون میں تر | سب بی بیاں پیٹنے لگیں سر
فضّہ گری کھا کے غش زمیں پر | عباس کی ماں نے پھینکی چادر

تھا شورِ بُکا حرم سرا میں
عاشور کو جیسے کربلا میں

حیدر کو کلیم پر لٹایا | جرّاح کو شہر سے بلایا
وہ دیکھ کے زخم تھرتھرایا | روکر یہ سخن زباں پہ لایا

قدرت میں ہے دخل کیا خدا کی
امید نہیں مگر شفا کی

رخصت وہ ہوا لگا کے مرہم | نیند آگئی سو لئے اسی دم
گو، سب پہ چھائے شدّتِ غم | آنکھیں تھیں مگر ہر اک کی پُرنم

زینب کا کلیجہ کٹ رہا تھا
کلثوم کا دل الٹ رہا تھا

سب لوگ تھے فرشِ خواب کے پاس | بیٹھے ہوئے زندگی سے بے آس
کرتے تھے حسن، حسین، عباس | چپکے چپکے بکا، بہ صد یاس

رونے کی صدا تھی دھیمی دھیمی
چہروں پہ برستی تھی یتیمی

دو دن یہی کش مکش کی حالت | ڈھاتی رہی آل پر مصیبت
اکیسویں تھی کہ اٹھے حضرت | پاس آگئی سب نبیؐ کی عترت

چہرہ تھا بحال، جب نظر کی
زینب نے بلائیں لیں پدر کی

کہنے لگے مسکرا کے مولا | اس وقت عجیب خواب دیکھا
آئے ہیں یہاں رسولِ بطحا | فرماتے ہیں مجھ سے یہ، کہ بیٹا

کوفی ہیں عدو غضب ہمارے
ہمراہ چلو بس اب ہمارے

سب نے جو سنا یہ فقرۂ غم | اترا نشتر دلوں میں اک دم
برپا ہوا بی بیوں میں ماتم | روئے سب اہلِ بیت پیہم

بچے بھی، ضعیف بھی، جواں بھی
بیٹے بھی، نواسے، بیٹیاں بھی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

حضرت نے کہا کہ رونے والو | اب چپ رہو دل ذرا سنبھالو
اشکوں کا وفور ہو تو ٹالو | ہمت سے یہ بارِ غم اٹھا لو
پیغامِ مشیت آ گیا ہے
ہنگامِ وصیت آ گیا ہے

لو میری قبا پہن لو شبر | اب بعد ہمارے تم ہو رہبر
شبیر کو دو یہ تیغِ حیدر | جب وقت پڑے دکھائیں جوہر
عابد کو یہ امتیاز دینا
میری اسے جانماز دینا

عباس! مرے قریب آؤ | بابا کی ہمارے، مشک لاؤ
جعفر کا نشان پھر، اٹھاؤ | شبیر کے آگے سر جھکاؤ
آغوشِ رسولؐ کے پلے ہیں
آقا یہ تمھارے آج سے ہیں

پانی جو منگائیں یہ، تو لانا | سقائے حسین نام پانا
ہو ان پہ جو حملہ ور زمانہ | مظلوم کا تم علم اٹھانا
دامن میں وفائیں لے کے مرنا
زہرا کی دعائیں لے کے مرنا

زینب کو قریب پھر بلایا | شبیر کے پاس انھیں بٹھایا
کیا سوچ لیا کہ دل بھر آیا | اشکوں نے ٹپک کے قہر ڈھایا
پونچھا دامن سے آنسوؤں کو
چوما بیٹی کے بازوؤں کو

؎ حضرت ابوطالب جو اپنی مشک سے حاجیوں کو سقائی کیا کرتے تھے۔

پھر فاطمہ کی ردا منگائی | زینب کو بدستِ خود اڑھائی
تصویر اب اک نظر جو آئی | بے ساختہ چیخ اٹھے "دوہائی"
یاد آ گئی شام، کربلا کی
دیکھا حسرت سے اور قضا کی

کہرام مچا، قیامت آئی | غش کھا گئی فاطمہ کی جائی
فضّہ نے صفِ عزا بچھائی | بھائی سے لپٹ کے رویا بھائی
سب اشکوں سے منھ جو دھو رہے تھے
عابد جھولے میں رو رہے تھے

بارہ فرزند، سولہ دختر | سب پیٹ رہے تھے سینہ و سر
پھر ان کے سوا رفیق و یاور | ماتم گھر میں تھا اور باہر
باہم یہ صدا جو مل رہی تھی
کوفے کی زمین ہل رہی تھی

شامل تھی عزا میں اک خدائی | دن بھر روتے رہے فدائی
جب ظلمتِ شب جہاں پہ چھائی | آواز مدینے سے یہ آئی
یہ راز ہے عترتِ نبیؐ کا
تابوت اٹھاؤ اب علیؑ کا

خاموش بس اے نسیم خاموش | مجلس میں ہیں اہلِ ہوش بیہوش
غم میں شبِ قدر ہے سیہ پوش | دل نرم ہیں، آنسوؤں کو ہے جوش
بھیگی ہے فضا نہ وقت کھوؤ
اب تخمِ عمل زمیں میں بوؤ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نوٹ

اگر اس مرثیے میں حضرت علی مرتضیٰ علیہ السلام کی شہادت کی بجائے دوسرے مصائب پڑھنا ہو تو صفحہ ۲۰۹ کی حسبِ ذیل بیت کے بعد یہ انیس بند پڑھے جائیں جو اسی بیت کے بعد اسی صفحہ سے شروع ہوتے ہیں۔

دل پر ہیں قلق جدائیوں کے
لاشے نہ دکھانا بھائیوں کے

یہ خُلقِ کریم تھا نبیؐ کا | جو فرض ہے اب ، ہر آدمی کا
اک عکسِ جمیل ہے اُسی کا | دستورِ خلافتِ علی کا
سالاروں کو دی تھی جو ہدایت
مقتل کے شعور کی ہے آیت

ہاں میری سپاہ کے دلیرو | لازم ہے فقط دفاعِ شیرو
جو بھاگ پڑے اسے نہ گھیرو | بچّوں پہ کبھی چھری نہ پھیرو
عورت کو نہ جنگ میں ستانا
بیمار پہ ہاتھ مت اٹھانا

ہو صلح جو پیشِ غم گسارو | اس پر کٹو کر کبھی نہ مارو
گر فتح نصیب ہو تو یارو | کپڑے نہ قتیل کے اتارو
گھس کر نہ گھروں میں وار کرنا
خیموں میں نہ لوٹ مار کرنا

ہے آبِ رواں میں سب کا حصّہ | قاتل بھی نہ مرنے پائے پیاسا
سر ہو چکے جب قلم کسی کا | پھر اس کے جدا نہ کیجو اعضا
کشتوں کو نہ خستہ حال کرنا
لاشوں کو نہ پائمال کرنا

مفتوح کی عورتیں جو لانا | محمل کے حجاب میں بٹھانا
مقتل کی طرف سے لے نہ جانا | لاشے نہ عزیزوں کے دکھانا
تنبیہ سے صرف کام لینا
دُرّے سے کبھی سزا نہ دینا

وہ عورتیں چاہے ہوں کسی کی | ماں بہنیں ہیں سب کی سب علی کی
سن کر یہ نصیحتیں وصی کی | حالت ہے عجیب میرے جی کی
کیا پوچھ لوں روحِ مرتضیٰ سے
واقف تھے حضور کربلا سے

یا شیرِ خدا نجف سے آؤ | زہرا کو بھی کربلا میں لاؤ
یثرب سے نبیؐ کو بھی بلاؤ | امّت کی جفائیں دیکھ جاؤ
بچّے ماؤں سے چھٹ رہے ہیں
ناموسِ رسولؐ لٹ رہے ہیں

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

پوچھو تو یہ آکے اشقیا سے | کیا بیر ہے آلِ مصطفیٰؐ سے
احمدؐ کی نواسیاں نواسے | دریا پہ ہیں تین دن سے پیاسے

بے دم جو عطش سے ہو رہے ہیں
اصغر جھولے میں رو رہے ہیں

کم سن ہیں یہ لال آپ ہی کے | دو لاڈلے مسلم جری کے
دو ثانیِ دخترِ نبیؐ کے | ہمشکلِ رسولؐ کی پھپھی کے

پانی کے لیے ترس ترس کے
مارے گئے سن میں دس برس کے

یہ آپ کا یا علی ہے پوتا | فروا کا جگر، حسن کا بیٹا
زخموں سے جو چور ہے سراپا | پہلو میں ہے تیر، دل میں نیزا

ٹاپوں کی صدا جو آرہی ہے
اب لاش بھی کچلی جارہی ہے

جھولے سے جو فاطمہ کا جایا | بے شیر کو شامیوں میں لایا
معصوم کا خشک لب دکھایا | ناداں نے گلے پہ تیر کھایا

یہ ظلم شدید ہو رہے ہیں
بچے بھی شہید ہو رہے ہیں

یہ آپ کا لاڈلا پسر ہے | تن جس کا تمام خوں میں تر ہے
یہ بنتِ رسولؐ کا جگر ہے | نیزے پہ بلند جس کا سر ہے

ثابت نہ قبا، نہ ہے عمامہ
اب لاش کا لٹ رہا ہے جامہ

دن بھر یہ ستم عدو نے ڈھائے | بے جرم و خطا لہو بہائے
شام آئی تو برچھیاں اٹھائے | دڑانہ حرم سرا میں آئے

سب بی بیاں سر کو پیٹتی ہیں
عترت کی ردائیں چھن رہی ہیں

دیکھی نہ سنی کہیں یہ بیداد | بیڑی پہنائیں اُس کو جلّاد
جو بنتِ رسولؐ کی ہو اولاد | دڑوں کی جفائیں اور سجّاد

بیمار یہ ظلم سہ رہا ہے
اور خون کمر سے بہہ رہا ہے

گردش میں ہے قسمتِ مدینہ | طوفاں میں ہے آل کا سفینہ
کھاتی ہے جو سیلیاں سکینہ | آیا ہے فرات کو پسینہ

نوعیتِ ظلم کہہ رہا ہے
کانوں سے جو خون بہہ رہا ہے

بچی کا ہے غل کہ رحم کھاؤ | عباس چچا! مدد کو آؤ
بابا ہیں کہاں؟ انھیں بلاؤ | مر جاؤں گی میں! ارے بچاؤ

دریا پہ جو اب پڑا ہے لاشہ
پیہم وہ تڑپ رہا ہے لاشہ

خیموں کو جلا رہے ہیں خودسر | جلتا ہے علی کا گھر مکرّر
تکیہ عابد کا اور بستر | شعلوں کی لپیٹ میں ہے یکسر

جھولے کی جو راکھ دیکھ لی ہے
سر کھولے رباب رو رہی ہے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سنیے گا نیا یہ ظلم مولا   ننھی سی لحد بنی تھی تنہا
ک سر جو دمِ شمار کم تھا   نیزوں سے اسے زمیں میں ڈھونڈا

جب قبر ملی ہے بے زباں کی
وہ لاش تھی نوک میں سناں کی

ولادِ نبی پہ یہ جفا ہے   مقنع ہے نہ سر پہ اب ردا ہے
ٹ پٹ کے جو قافلہ چلا ہے   لاشوں کی طرف سے جا رہا ہے

ڈھائی ہے قیامت اشقیا نے
رونے کی سزا میں تازیانے

اموش بس اے نسیم خاموش   رونے والے ہوئے ہیں بیہوش
ہے وقتِ دعا کہ دل میں ہے جوش   اے ربِّ کریم! اے خطاپوش

جاگے اب قوم کی بصیرت
حیدر کی ہمیں عطا ہو سیرت

امن اک دین ہے اس دین کا قرآں ہیں حسن   صلح کی حد میں حدیبیۂ ایماں ہیں حسن
سر بسر شانہ کشِ زلفِ پریشاں ہیں حسن   کربلا فتح ہوئی جس سے وہ عنواں ہیں حسن

جنگ بندی تھی فقط گھیر کے لانے کے لیے
عظمتِ سنّت و قرآں لکھانے کے لیے

حسنِ پاک کی مدحت سے بھرم ہے میرا   چمنِ نظم ہے سرسبز یہ دم ہے میرا
طوطیِ گلشنِ توحید قلم ہے میرا   یہ قلم، مدح کے میداں میں علم ہے میرا

اس کے بل پر نہ جھجکتا ہوں نہ شرماتا ہوں
نوکِ خامہ سے دلِ کفر کو برماتا ہوں

یہ قلم مجلسِ مدحت کا اگر بانی ہو   دھوم مچ جائے وہ مولا کی ثنا خوانی ہو
ساقیا اب تو عطا بادۂ قرآنی ہو   سم ہو منکر کے لیے، آج تو وہ پانی ہو

اسی پانی پہ جو میں نامِ حسن دم کر دوں
سبزیِ زہر کو زنگار کا مرہم کر دوں

خضرِ توفیق نے قفلِ درِ مضموں کھولا   بڑھ کے قرآں نے جواہر کا ذخیرہ رولا
مدحِ شبّر کے جوہریوں کو نظر میں تولا   میں تو خاموش تھا آیات کا طوطی بولا

دین نے ان کے سبب نشو و نما پایا ہے
جب تو آیت میں نبا تا حسنا آیا ہے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کلکِ مژگاں سے لکھوں نورِ خدا کی تعریف خوب جی کھول کے ہو عقدہ کشا کی تعریف
اے زباں فرض ہے حقدارِ ثنا کی تعریف حَسَنہ ہے حسنِ سبز قبا کی تعریف

رہبرِ دیں ہیں حسن، دین کا ایماں ہیں حسن
حق کے ہر زاویے سے مدح کے شایاں ہیں حسن

نورِ اسلام ہیں، یہ دیدۂ بینائے رسولؐ اصل سے نسل سے شاخِ چمن آرائے رسولؐ
اِنّا اَعطَینا کا ارمان، تمنّائے رسولؐ یہ ہیں ما قبلِ حسین اولِ اَبنائے رسولؐ

معتبر کون ہے اس سے کوئی بڑھ کر راوی
مدحِ قرآں بہ لبِ غیب پیمبرؐ راوی

شانۂ ختمِ رسلؐ مسندِ زیبائے حسن زینۂ بت شکنی زیرِ کفِ پائے حسن
پرتوِ حسنِ ازل جلوۂ رعنائے حسن دو زبر پائے جو یہ حُسن تو ہو جائے حسن

حُسن و خوبی کا یہ سرسبز چمن ہیں گویا
ان کی باتیں بھی روایاتِ حسن[1] ہیں گویا

دعوتِ صلِّ علیٰ میں یہ پیمبرؐ کے شریک اور اِلّا سے اِمامًا میں بھی حیدرؑ کے شریک
صبر و ایثار و قناعت میں بھی مادر کے شریک آئی تطہیر تو اس میں بھی برابر کے شریک

ماں ہیں معصومہ تو نانا ہیں نبیؐ باپ امام
آپ کے بھائی بھتیجے بھی امام آپ امام

فاتحِ جنگِ جمل، ہاتھ میں لشکر کا نظام زور میں قلعہ شکن، حلم میں یکتائے انام
معترف کیوں نہ فضائل کے ہوں اصحابِ کرام اک تو یہ آلِ کسا دوسرے امّت کے امام

بزم میں وعظ بہ لب ہوں تو نبیؐ ہیں گویا
رزم میں تیغ بہ کف ہوں تو علی ہیں گویا

[1] لفظی معنی اچھی باتیں

رہبرِ خلق ہیں۔ لیکن وہ تصور جو ہے عام اس سے بالا ہے کہیں، راہبری کا یہ نظام
رائج الوقت سیاست کی یہاں بحث ہے خام مادی فکر میں محصور نہیں ہے اسلام

حق کی مرضی پہ جو چلتی ہے رسالت ہے وہی
ہُو بہو بعد رسالتؐ کے امامت ہے وہی

بستۂ مصلحتِ حق ہے۔ نبیؐ ہو کہ امام نام کو ہے وہ بشر، فوقِ بشر اُس کے ہیں کام
آج لاتا ہے زمانے میں جو حق کا وہ پیام بعد مدّت کے ابھرتا ہے وہی بن کے نظام

علم اس کا ازلی و ابدی ہوتا ہے
برتر از ماہ و سن و سال و صدی ہوتا ہے

اک اسی سلسلۂ علم کا حلقہ ہیں حسن پاک، پُر مکر سیاست سے ہے ان کا دامن
ظاہری اوج و تنزل سے جو کرتے ہیں سخن چال بازی کو وہ سمجھے ہیں رسالت کا چلن

جو پرکھتے ہیں شرف مادّہ سامانی سے
وہ گراتے ہیں انھیں منزلِ روحانی سے

ان کی منزل ہے بہت ارفع و اعلا و بلند جس کو پا ہی نہیں سکتی ہے سیاست کی کمند
ہاں اگر لے کے بڑھے بینشِ انصاف پسند ذوقِ عرفاں کی لجام اور عقیدت کا سمند

ڈوب کر بحرِ معانی میں ابھرنا ہوگا
وحی و الہام کے جادے سے گزرنا ہوگا

وحی ہے حق سے بہ ابلاغِ ملک گفت و شنید اور الہام بلا واسطہ ہے لوح کی دید
وہ نبوّت کی سند اور یہ امامت کی نوید اس سے انکار ہے قرآنِ مبیں کی تردید

وصفِ مَا یَنطِقُ پاؤ تو رسالتؐ کہہ دو
مَا یَشَاؤُن کے منشا کو امامت کہہ دو

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہے امامت وہ رسالتؐ کا چراغ منزل | فلکِ علمِ لدُنیؑ کا جو ماہِ کامل
اس کے افعال ہیں بے چون وچرا سب باطل | ہیں نبیؐ اس کی فضیلت کے گواہِ عادل
فعل کو اس کے جو چاہو کہ مدلّل سمجھو
اس کی روحانیتِ ذات کو اول سمجھو

عصبیّت میں نہیں گر زرِ ایماں کھونا | اس کسوٹی پہ کسو حُسنِ حسن کا سونا
تخمِ تحقیق جو آغاز کرو ۔یوں بونا | اجتہادی غلطی پر نہ پڑے گا رونا
کیوں سنو ان کی جو بے وجہ برا کہتے ہیں
یہ تو دیکھو کہ محمدؐ انھیں کیا کہتے ہیں

پھر محمدؐ کے بیاں میں بھی سنو قول ان کا | ہر فضیلت کے جو قائل ہیں امامت کے سوا
لو کہ اپنوں کا بھی ارشاد ہے لاریب بجا | غیر کے منھ سے ہے کچھ اور فضیلت کا مزا
ظرف کے اپنے مطابق ہی کہا جس نے کہا
یہ سنو کیا ہے کہا۔ یہ نہ کہو کس نے کہا

جن کے ہے دیدہ باطن پہ تعصب کا غبار | شمع ہے ان کے لیے احمدِ مرسل کا شعار
تھے نبیؐ وعظ میں اور گود میں شبرؑ اک بار | کھیل کر ریش سے بہلاتا تھا دل یہ دلدار
بال۔ ننھے سے جو ناخن میں کوئی پھنستا تھا
مسکراتے تھے نبیؐ اور یہ گُل ہنستا تھا

حسنِ فطری سے تھے مغلوب اگر خیرُ الورا | پھر تو خاکم بدہن حضرتِ محبوبؐ خدا
جتنے لمحات تھے منصبِ نبوت کے جدا | جب تھے منصب سے جدا وعظ یہ پھر تھا کیسا
نہیں ہوتے ہیں کبھی اور کبھی ہوتے ہیں
کیا جہاں میں کہیں ایسے بھی نبیؐ ہوتے ہیں

ہے یہی وجہ کہ قائل علما ہیں سارے | تھے نہ شبرؑ فقط آنکھوں کے نبیؐ کی تارے
بلکہ مستقبلِ اسلام کے تھے سیارے | جد کے پیارے تھے کہ اللہ کے تھے پیارے
ان کے ساتھ اب جو نبیؐ کا یہ چلن ہے یارو
پھر تو ہر فعلِ حسن، فعلِ حسنؑ ہے یارو

دیکھ لے ان کا تجمل نگہِ نکتہ شناس | ہیں صحابہ بھی ملک بھی پس و پیش و چپ و راس
دوشِ پیغمبرِ خاتم پہ ہیں یہ نیک اساس | عرش پر بیٹھے ہیں پہنے ہوئے جنت کا لباس
جامۂ سبز میں ہمرنگِ چمن ہیں مولا
حُسن کی بات جو پوچھو تو حسنؑ ہیں مولا

منبرِ وعظ پہ آغوشِ نبیؐ کے یہ سوار | مرکزِ الفتِ محبوب و حبیبؐ غفّار
سرورِ خلدِ بریں گلشنِ زہرا کی بہار | بچپنے ہی میں جوانانِ جناں کے سردار
مطمئن ہیں یہ حدیث آل کے عاشق پڑھ کر
بجلیاں گرتی ہیں منکر پہ صواعقؔ پڑھ کر

کہتی ہے نور کی مشہور حدیثِ قدسی | عرش ہے پرتوِ انوارِ رسولؐ عربی
ملک و حور ہیں عکسِ رخِ زیبائے علی | حسنِ شبیرؑ کی تھی چھوٹ جو فردوس ہوئی
نورِ زہرا پئے انجمِ گلِ امید بنا
بھیک شبرؑ سے ملی کاسۂ خورشید بنا

پنکھڑی جس کی یہ سورج ہے وہ گل کیا ہوگا | ایزدی نور ہے پھونکوں سے یہ گل کیا ہوگا
اب کہو حسنِ رخِ ختمِ رسلؐ کیا ہوگا | جس کے جز میں یہ تجلی ہے وہ کُل کیا ہوگا
نور بٹ جائے تو بزم اور فروزاں ہو جائے
شمع سے شمع ہو روشن تو چراغاں ہو جائے

؎ = اچھا کام

ھ صواعق محرقہ از ابن حجر مکی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ِع محفل تھے نبیؐ شمع میں شامل تھے حسن | عکسِ تنویرِ حسن مہرِ مبین و روشن
پ کے سائے میں ہوتا جو نہ یہ ضو افگن | پھر تو کاجل کی سلائی تھی یہ سورج کی کرن

ظلمتِ شب کبھی مٹتی نہ سویرا ہوتا
شام کی طرح زمانے میں اندھیرا ہوتا

ِں نبیؐ نور۔ اسی نور کا پرتو ہیں حسن | طور کی برق ہیں وہ برق کی اک رَو ہیں حسن
ُن ضیاؤں کا وہ مطلع ہیں وہی ضَو ہیں حسن | شمعِ لولاک ہیں محبوبِ خدا لَو ہیں حسن

مہر کی گود میں روز اس مہِ نو کو دیکھا
جب یہ کاندھے پہ چڑھے شمع کی لَو کو دیکھا

ے صحابی نے یہ کی عرض کہ پیارے دلدار | واہ کیا خوب ملی ہے یہ سواری میں نثار
د کے ناراض پکارے یہ رسولِؐ مختار | مجھ سے کہیے کہ یہ کیا خوب ملا تم کو سوار

دوست اس کو بھی وہ رکھے جو مجھے دوست رکھے
وہ مرا دوست نہیں جو نہ اسے دوست رکھے

ِ روایات پہ ہم لائیں نہ کیونکر ایماں | یہی تفسیرِ بخاری یہی مسلم کا بیاں
ِ قلانی کا ہے ارشاد کہ مولائے زماں | شیر خواری میں بھی تھے عالمِ علمِ قرآں

لوگ خالق کا اسے خاص کرم کہتے ہیں
یہی وہ شے ہے امامت جسے ہم کہتے ہیں

ِی سنتے تھے یہ آغوشِ نبیؐ میں ہر روز | ماں سے کرتے تھے بیاں کُل سخنِ حق افروز
ب سنا چھپ کے علی نے یہ بیانِ دل دوز | لب و لہجہ تھا ہدایت کا، ادا درس آموز

جانتے تھے یہ شرف اور بھی اب جان گئے
علم کے باب تھے حد علم کی پہچان گئے

علم کے دَر بھی ہیں یہ زاہد و ابرار بھی ہیں | مسندِ احمدِؐ مختار کے مختار بھی ہیں
وارثِ دبدبۂ حیدرِ کرار بھی ہیں | صلح کی ڈھال بھی ہیں امن کی تلوار بھی ہیں

رحمتِ حق کی سند بن کے جہاں میں آئے
مثلِ قرآن حسن بھی رمضاں میں آئے

گوشۂ عافیتِ خلق ہے سرکارِ حسن | حسنِ اخلاق سے ہے گرمیِ بازارِ حسن
نازشِ عالمِ تہذیب ہے کردارِ حسن | فکر انگیز ہے تاریخ میں دربارِ حسن

ان کی پیرو ہو تو مخلوق پریشاں نہ ہو
جنگ تب چاہیے جب صلح کا امکاں نہ ہو

آج چودہ سو برس بعد جو رائج ہے نظام | اس کی بنیادِ اساسی ہے حسن کا پیغام
پک رہا ہو جو نزاعاتِ سیاسی کا قوام | عہد ناموں سے بگڑتے ہوئے بن جاتے ہیں کام

تھا یہی خالصتہً صلحِ حسن کا مقصد
اُس سے کیا بحث جو تھا عہد شکن کا مقصد

باپ سے اس کو تو ورثے میں ملی تھی یہ ادا | حق نگل جاؤ کسی کا ہو۔ بہ صد مکر و ریا
اس کے ایوان پہ تھا نصب جو دینی جھنڈا | آڑ میں تھا وہ خلافت کی۔ امارت کا عصا

زر بہ کف کیس کے کر۔ قدر گھٹانے اٹھے
حق اٹھاتا تھا جنھیں اُن کو گرانے اٹھے

دلنشیں سب کے جو تھے آلِ عبا کے اخلاق | بد انھیں کہتے تو بد بھی اسے ٹھہراتے مذاق
لائے وہ بات کہ جائز ہو مگر ذہن پہ شاق | شرع کے دائرے میں کثرتِ ازواج و طلاق

باپ پر لعن شب و روز جہاں پڑھتے تھے
یہ فسانے وہیں بیٹے کے لیے گڑھتے تھے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کہہ دیا ایک نے چونسٹھ میں شہ دیں کے حرم | دوسرا بولا کہ نوّے سے نہیں ایک بھی کم
ایک نے ڈھائی سو اور تین سو فرمائے ہیں ہم | سات سو ایک سخی کر گئے گھبرا کے رقم

جھوٹ بولا تھا۔ یہ سب اس کی ہے تخیک۔ بات یہ ہے
حافظہ جھوٹے کو ہوتا نہیں۔ سچ بات یہ ہے

بحث و تحقیق میں منطق کا یہ واضح ہے اصول | متعارض ہوں کئی قول تو سب نامقبول
حکم تھا کثرتِ ازدواج کو دو طول پہ طول | نہ بنائی گئی تعداد۔ یہ بس، ہو گئی بھول

چونسٹھ اور سات سو کا فرق جو موضوعی ہے
خود ہے شاہد کہ یہ افسانہ مصنوعی ہے

کھیل کھیلا ہے امارت نے بہت طفلانہ | تول اب فکر کی میزان میں یہ افسانہ
حق پرکھنے کو ہے تاریخ بڑا پیمانہ | عصبیت سے مگر ہو کے ذرا بیگانہ

جانچ تعمیل کے معیار پہ گفتارِ حسن
دیکھ افعال کے آئینے میں کردارِ حسن

کل تواریخ نے اجماع کیا ہے اس پر | عمر حضرت کی ہوئی زہد و عبادت میں بسر
رات بھر طاعتِ معبود تو روزہ دن بھر | حج کے پچیس سفر برہنہ پا برہنہ سر

آبلے پڑتے تھے تلووں سے لہو بہتا تھا
ہر برس چار مہینے یہ سفر رہتا تھا

رات بھر جاگ کے جو شخص ہو دن بھر بھوکا | سنگ ریزوں پہ چلے دھوپ میں پھر برہنہ پا
پھر شب و روز ہو جاری یہ تسلسل، تو بھلا | زہد اور عیش ہیں ضد، جمع یہ ہو جائیں گے کیا

کیا نمازوں میں حسن عقد کیا کرتے تھے
روزے میں بیاہ کا شربت بھی پیا کرتے تھے

سیرتِ زہد کے راوی ہیں سب از روئے رجال | پاک خو، نیک سیر اہلِ خبر، صدق مقال
جو بیاں کرتے ہیں وہ کثرتِ ازدواج کا حال | کل حکومت کے غلامان کریہ الاعمال

ذکر کافی میں نہیں ان کا۔ بخاری میں نہیں
چار یاری میں نہیں پنجہزاری میں نہیں

ان اکاذیب میں اک بات عجب ہے یہ رقم | خرچ ہوتے تھے ہر اک عقد میں اک لاکھ درم
سات سو عقد کیے جبکہ حسن نے پیہم | سات سو لاکھ درم صرف ہوئے کم سے کم

ہے جواب اس کا اسی لغویاں سے پیدا
یہ درم ہو گئے گھر بیٹھے کہاں سے پیدا

یہ بھی ارشاد ہے اس باب میں کذابوں کا | مہر بھی وقتِ طلاق آپ نے فرمائے ادا
پھر سخا کا تھا یہ عالم صفتِ دستِ خدا | درِ عالی سے سوالی کبھی خالی نہ پھرا

قرض لینے کی کبھی نوبت نہ کبھی آئی تھی
کیا رقم اتنی بڑی عرش سے آجاتی تھی

پھر وہ گھر چند حرم رہتے تھے جس میں یکجا | اس محل کے نہ محلے کا نشاں ہے نہ پتا
اس کہانی میں پھر اک یہ بھی لطیفہ ہے نیا | دی طلاق آپ نے جس کو اسے راضی بھی کیا

اور تو کیا کہیں بس موتیوں سے منہ بھر دیں
آپ لیتے یہ طلاق ایک کو راضی کر دیں

اس کے برعکس ہے اک مسئلۂ نفسیات | لبِ زن کو ہے جہاں مہرِ خموشی سے نجات
ہو وہاں کی کسی عورت کو جو معلوم یہ بات | ہے طلاق اس کی یقینی تو اٹھا دے گی برات

لوگ ذلت سے اٹھے اور نہ فتنے اٹھے
اور اٹھے تو بتائے کوئی کتنے اٹھے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

پہلی اُس دور کی تاریخ بہ ایمائے امیر　　ہے اس افسانۂ ازواج کی باطل تحریر
نام ہیں بیویوں کے درج نہ کنیہ نہ خمیر　　چند اولادیں ہیں اور اس قدر ازواجِ کثیر

سات سو ہوتے جو ایک ایک بھی ہوتا فرزند
بانجھ تھیں سب جو نہ اللہ نے بخشا فرزند

تھی ۴۶ برس وقتِ قضا عمرِ حسن　　پندرہ جن میں تھے ایسے کہ لڑکپن بچپن
نو برس حج کے سفر حسبِ روایاتِ حسن　　چھ برس دورِ علی اور بغاوت کی گھٹن

دس برس گوشہ نشیں۔ جاتے نہ آتے تھے حسن
ایسے حالات میں کیا بیاہ رچاتے تھے حسن

کر کے چالیس برس وقت سے ہر طرح نباہ　　چھ برس رہ گئے۔ کیا ان میں کیے سات سو بیاہ
جھوٹ، بہتان، غلط، عقل کی توہین، گناہ　　افترا، تہمت و الزام۔ نعوذ باللہ

لوگ یوں حق سے بدل جاتے ہیں اللہ اللہ
جیتی مکھی کو نگل جاتے ہیں اللہ اللہ

اس لیے وضع کیے جاتے تھے یہ افسانے　　کلمہ گو کوئی حسن کو نہ خلیفہ مانے
بعد حیدر کے مظالم وہ کیے دنیا نے　　چین پایا نہ گھڑی بھر بھی کہیں مولا نے

اِس طرف آپ کی بیعت کو مسلمان اٹھے
اُس طرف شام سے بپھرے ہوئے طوفان اٹھے

کلمہ گویوں کے یہاں عزم کا تھا یہ عالم　　ہاتھ بڑھنے لگے بیعت کے لیے دم بہ دم
علم اور حسنِ عمل تھے جو محرکِ باہم　　بہرِ اقرارِ وفا لوٹ پڑے تھے آدم

دس ہزار آئے ابھی اور ابھی بیس ہزار
مجتمع چار ہی دن میں ہوئے چالیس ہزار

حسنِ پاک نے اس شرط پہ یہ بیعت لی　　ساتھ تم دو گے مرا جنگ میں بھی صلح میں بھی
سب نے وعدہ بھی کیا مسجدِ کوفہ میں یہی　　پھر بھی مشہور ہے کوفی کی صفت لا یوفی

وقت پر حیدرِ کرار سے پھر جاتے تھے
مردہ خوروں کی طرح مال پہ گر جاتے تھے

بند آنکھیں جو ہوئیں شیرِ خدا کی اک بار　　نام سے جن کے لرزتے تھے بڑے کوہ وقار
یک بیک ہو گئے سوتے ہوئے فتنے بیدار　　بے وفا ہونے لگے شام کی سازش کا شکار

رشوتیں چلنے لگیں ٹھنڈی ہواؤں کی طرح
تفرقے پھیل گئے بڑھ کے وباؤں کی طرح

اہلِ طاقت کو یہ آنے لگے خفیہ پیغام　　حاکمِ شام کے ہے پیشِ نظر قتلِ امام
منچلا جو کوئی کوفے میں کرے گا یہ کام　　ہاتھ کے ہاتھ ہے دو لاکھ درم نقد انعام

پھر وہ بیٹی بھی مری زر کے سوا پائے گا
شام میں عیش کی راتوں کا مزا پائے گا

تابعِ مسجدِ کوفہ تھے جو عالم، جاہل　　تھے خوارج بھی منافق بھی انھیں میں شامل
ہو گئے زر کے پجاری جو صفوں میں داخل　　حق پرستوں کی بھی پہچان ہوئی اب مشکل

جال سے بچھ گئے کُل ملک میں جاسوسوں کے
غیرتوں کے ہوئے سودے کہیں ناموسوں کے

ہر طرف دوڑ رہے تھے جو فریبوں کے سمند　　صدق کی، عدل کی، اخلاص کی تھیں راہیں بند
تاک میں رہتے تھے موقع کی جو تخریب پسند　　گھر سے مسجد میں بھی آتے تھے حسن بکتر بند

دم بہ دم کوفے میں خبریں جو در آمد ہوتیں　　ﮯ وفادار نہیں ہوتا
شام سے مکر کی اجناس برآمد ہوتیں

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

دیکھنے کے لیے فوجیں تھیں حسن کی بھی کثیر | نگران فوجوں کے سردار ہوس کے تھے اسیر
نقد لے لے کے ثمن بیچ چکے تھے جو ضمیر | اُن کے باطن سے تھے آگاہ امامِ دلگیر

دل جو کہتا تھا اٹھو۔ دل پہ بگڑتے تھے حسن
جنگ موزوں جو نہ تھی نفس سے لڑتے تھے حسن

جنگ میں واقفِ الہام کی تھی فکر بجا | میری ہی فوج میں کر دیں گے مجھے قتل عدا
پھر چلائیں گے محبوں پہ مرے تیغ جفا | عذر ہو گا کہ یہ ہے خونِ حسن کا بدلا

جز امارت، نہ رسالت نہ امامت ہو گی
مٹ کے رہ جائے گی توحید قیامت ہو گی

ان خیالات کی پہنچی جو دمشق کو خبر | چل پڑا شام سے اک فوجِ منظم لے کر
دلبرِ فاتحِ خیبر نے سنا جب یہ اِدھر | خود چلے لے کے مدائن کو دفاعی لشکر

قائدِ امن جو میداں کی طرف آتا تھا
چرخِ ظالم بھی تواضع سے جھکا جاتا تھا

اور اک سمت سے ممکن تھا جو فوجیں آنا | کی ادھر کو بھی رواں اک سپہِ فرزانہ
قیس جو حبِ یداللہ کا تھا دیوانہ | اس کو سالاری لشکر کا دیا پروانہ

جو محب تھے وہ کفن باندھ کے سر سے آئے
یہ اِدھر سے تو خبر کار اُدھر سے آئے

قیس کی فوج میں فتنوں نے اڑا دی یہ خبر | مل گئے حاکمِ شامی سے جنابِ شبّر
اُس طرف فوجِ مدائن میں بہ صد شورش و شر | دی یہ شہرت کہ پھری قیس کی مولا سے نظر

جبکہ سالار نے کی صلح۔ ڈر امرنے سے
فوج بھی ہٹ گئی پھر فوج کشی کرنے سے

سازشی بھی جو ہزاروں تھے میانِ لشکر | ان کی شورش سے بڑھا ریشہ دوانی کا اثر
باندھ لی فوج کے دستوں نے بغاوت پہ کمر | منبرِ حمد سے ناگاہ پکارے شبّر

دوستو! شور و شغب بند یہ فی الفور کرو
میں جو کہتا ہوں سنو۔ فکر کرو۔ غور کرو

کیا نہ اس شرط پہ تم نے مری بیعت کی تھی | ساتھ تم دو گے مرا جنگ میں بھی صلح میں بھی
بخدا دل میں یہاں بغض نہ ہے کینہ وری | ہر بشر کے لیے ہے عام محبت میری

خیر افضل ہے بہر حال شر انگیزی سے
امن بہتر مرے نزدیک ہے خوں ریزی سے

سازشی پا گئے موقع جو یہ فقرہ سن کر | اٹھ کے اک شور مچایا یہ میانِ لشکر
لو سنو صلح پہ مائل ہے محمدؐ کا پسر | ہم بھلا کاہے کو آئے تھے یہاں چھوڑ کے گھر

مال و زر اب ہو میسّر۔ کوئی صورت ہی نہیں
کس کو لوٹو گے یہاں جنگ کی نیت ہی نہیں

مشتعل ہو گئے یہ سن کے جو سارے کوفی | یک بیک پھیل گئی فوج میں افراتفری
جانِ زہرا پہ شقی ٹوٹ پڑے لوٹ مچی | لے کے بھاگا کوئی جامہ تو عمامہ کوئی

ثابت اک تارِ گریباں نہ یہاں چھوڑ گئے
یہ غنیمت تھا کہ اک رشتۂ جاں چھوڑ گئے

چند مخلص تھے جو ہمراہِ شہِ جن و بشر | وہ سوئے شہر چلے جانِ علی کو لے کر
خارجی راہ میں تھا ایک جو مابینِ سفر | اس کی تلوار کا اک وار پڑا زانو پر

خاک پر بن میں شریعت کا نگہبان گرا
رحلِ زانوئے یداللہ کا قرآن گرا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جلد لائے گئے صحرا سے مدائن میں جناب
زخم گہرا تھا۔ کئی دن میں ہوئے صحت یاب
شام کی فوج بھی آپہنچی یہاں تک جو شتاب
خود اٹھے جنگِ دفاعی کو شہِ فیضمآب

اپنے لشکر کا جو بڑھ کر سر و ساماں دیکھا
مردہ دل فوج کا اک شہرِ خموشاں دیکھا

کچھ تو کثرت سے مخالف کی تھے ہیبت کا شکار
نہرواں کی تھی تھکن بعض کے شانوں پہ سوار
کچھ کی زلفوں پہ تھا صفین کے میداں کا غبار
گھر میں بیٹھے تھے نہ چھ سات برس سے زنہار

کچھ جیالے جو رضا کار تھے دم خم والے
اُن کو گھیرے ہوئے تھے پانچویں کالم والے

حاکمِ شام کو اس فوج کی خبریں جو ملیں
طے کیا اُس نے کہ اب جنگ تو ممکن ہی نہیں
ساتھ ہی اس کے مگر تھا اسے اس کا بھی یقیں
منھ تو موڑیں گے نہ میداں سے کبھی سرور دیں

ہاتھ سب ان کی نگاہوں میں یداللہ کے ہیں
ایسے ویسے نہیں بیٹے اسدُ اللہ کے ہیں

گو کہ تعداد میں تھوڑا ہے حسن کا لشکر
بدر کی قلت افواج بھی تھی پیشِ نظر
صلح کا ایسے میں پیغام مناسب ہے مگر
سلسلہ رک کے نہ رہ جائے کہیں شرطوں پر

نگہِ غیب سے ہر چال کو پہچانیں گے
حق پرستی کے خلاف ایک نہیں مانیں گے

بھیجا پیغام کہ دلبندِ علی جانِ بتول
اپنے منھ مانگے شرائط پہ کریں صلح قبول
کربلا دیتی تھی آواز کہ فرزندِ رسولؐ
چھوڑ دیں مجھ پہ جہاد۔ آپ کریں جنگِ اصول

منحصر بزم ہی کے نظم پہ رزمیہ ہے
فتح مکّے کی ہے پھر۔ پہلے حدیبیہؔ ہے

سب ہیں راوی۔ طبری، ابنِ حجر، ابنِ اثیر
حسنِ پاک کو شامی کی جو پہنچی تحریر
فوج سے آپ نے کی بر سرِ منبر تقریر
اَیُّہا النّاس! ابھی شام سے آیا ہے سفیر

پیش کش صلح کی لایا ہے۔ کیا چاہتے ہو
امن بھی جنگ بھی قبضے میں ہے کیا چاہتے ہو

موت عزّت کی جو چاہو تو کرو صلح کو رد
فیصلہ تیغ سے ہو جائے، بہ امدادِ صمد
زندگی تم کو ہے مطلوب تو بے ردّ و کد
عہد نامے کی ہو توثیق رہے تاکہ سند

مچ گیا شور۔ کہ ہم جنگ نہیں چاہتے ہیں
صلح اب چاہتے ہیں اور یہیں چاہتے ہیں

فوج ہی جنگ نہ چاہے تو کرے کیا سالارؔ
بس اُحد میں نہ چلا۔ ڈر کے جو بھاگے فرّار
کرلیا صلح کا فرزندِ نبیؐ نے اقرار
یہ نہ کرتے تو ٹھہر جاتے یہی ذمّہ دار

دوش پر سارے فسادات کا بار آجاتا
ہوسِ جاہ کا دامن پہ غبار آجاتا

یہ قدم۔ مکرِ سیاست کو جو مرغوب نہیں
ظاہرا صلح ہے۔ باطن میں مگر فتحِ مبیں
ملک گیری کی نہ خواہاں تھی نگاہِ حق بیں
تھی امامت تو فقط امنِ دو عالم کی امیں

عہد نامے کو پڑھو۔ ترکِ قیاسات کرو
دوستو ابنِ حجرؔ سے بھی ذرا بات کرو

شرطِ اول ہی یہ تھی صلح کی۔ مضبوط، اٹل
حاکمِ شام کرے۔ سنّت و قرآں پہ عمل
یہ وہی شرط تھی شوریٰ میں پڑا جس سے خلل
مسلکِ شاہِ سلونی میں خلافت کا بدل

تھا یہ منشا کہ نہ منشائے رسالت چھوڑو
اس کو چھوڑو نہ کبھی۔ چاہے خلافت چھوڑو

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تین شرطوں کی یہ ہر پھر کے غرض تھی اصلی — امن دنیا میں رہے۔ عدل کی ہو پابندی
پانچویں شرط بہ منشائے تحفظ یہ تھی — وان علی پر نہ تبرا ہو جہاں ہوں غلوی

کیوں کر دبحث۔ کہاں ہوتے تھے کب ہوتے تھے
دستخط کیتے ہیں خود۔ جرم یہ سب ہوتے تھے

صلح کہتی ہے جو اس فعلِ حسن کو دنیا — سطح بینو! یہ نتیجہ ہے غلط فہمی کا
صلح وہ ہوتی ہے مل جائیں جہاں دل بخدا — حق و باطل کا ملے دل کہیں ممکن ہے بھلا!

ذہنیت تھی وہ بدلنا جو بہت گندی تھی
جنگ بندی بھی دمشق کی زباں بندی تھی

اس حقیقت سے تھا آگاہ محمدؐ کا پسر — صلح ہوگی تو یہ قائم نہ رہے گا اس پر
چند دن میں یہ خلش سامنے آئی کھل کر — دس برس سہتے رہے ظلم مسلسل شبرؑ

فرض سمجھا تھا جو عترت کی پریشانی کو
زہر دلوا کے رہا فاطمہ کے جانی کو

شربتِ تلخ سے مولا نے وہ کلفت پائی — جیسے دل پر شہ مسموم نے برچھی کھائی
خانۂ بنتِ نبیؐ میں یہ قیامت آئی — بھائی کے سامنے دم توڑ رہا تھا بھائی

روح زہرا کی تڑپتی تھی نبیؐ روتے تھے
عرش ہلتا تھا حسین ابن علی روتے تھے

اثرِ زہر سے رہ رہ کے جو کٹتا تھا جگر — تھام لیتے تھے کلیجے کو علی کے دلبر
ہائے وہ کرب کا عالم وہ جنابِ شبرؑ — تکیہ اللہ پہ اور زانوئے شبیرؑ پہ سر

لگ گئی آنکھ تو اک حشر کا منظر دیکھا
خواب میں فاطمہ زہرا کو کھلے سر دیکھا

دل کو ہاتھوں سے تھیں پکڑے ہوئے رقت طاری — خاک تھی گیسوؤں پر آنکھوں سے آنسو جاری
چوم کر کہتی تھیں ہونٹوں کو بہ آہ و زاری — اے مرے لال یہ کیا حال ہوا میں واری

خبر زہرِ دغا سن کے جو گھبرائی ہوں
میں تمھیں خلد سے لینے کے لیے آئی ہوں

وقتِ رحلت ہے قریب اے مرے آرام جگر — لو بس اب زینب و کلثوم سے مل لو اٹھ کر
سونپ دو چھوٹے برادر کو ید اللہ کا گھر — پیار کر لو مرے قاسم کو بھی ہنگامِ سفر

اس پہ لازم تمھیں شفقت کی نظر ہے بیٹا
میرے شبیر کا فدیہ یہ پسر ہے بیٹا

سن کے یہ خواب سے چونکا جو علی کا دلبر — آنکھ کھلتے ہی حسین آئے نظر بالیں پر
رو کے بولے کہ اخی اب ہے برادر کا سفر — چند ساعت کا ہے مہمان یہ تفتیدہ جگر

تم کو گھر بار، تمھیں عقدہ کشا کو سونپا
الفراق اے مرے مظلوم خدا کو سونپا

رو کے شبیر پکارے مرے پیارے بھائی — نہ تو نانا ہیں نہ بابا ہیں ہمارے بھائی
اب اگر آپ بھی دنیا سے سدھارے بھائی — پھر جیے گا یہ حزیں کس کے سہارے بھائی

دشمنِ جاں ہے جہاں منہ کو نہ موڑے جاؤ
اس بڑے وقت میں تنہا تو نہ چھوڑے جاؤ

رو کے بولے یہ حسن جانِ پدر میں قرباں — دل تڑپتا ہے کہ تم بیکس و تنہا ہو یہاں
ہے مگر موت سے مجبور جہاں میں انساں — خواب میں آئی تھیں جنت سے ابھی تو اماں

آؤ بھائی سے ملو زینب مغموم بہن
لو خدا حافظ و ناصر مری کلثوم بہن

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کہتے کہتے یہ سخن رخ پہ جو زردی چھائی | نگہِ یاس نے بہنوں پہ قیامت ڈھائی
ہاتھ پھیلا کے بڑھیں کہہ کے جو ہے ہے بھائی | ابھی ملنے بھی نہ پائی تھیں کہ ہچکی آئی
طشت کی سمت جو منھ اٹھ کے جھکایا افسوس
ٹکڑے ہو ہو کے کلیجہ نکل آیا افسوس

لختِ دل منھ سے اگلنے لگے پیہم جو حسن | پیٹ کر رونے لگی یہ بھی بہن وہ بھی بہن
سر جھکائے ہوئے روتے تھے شہِ تشنہ دہن | بھر گیا چھوٹے بڑے کتنے ہی ٹکڑوں سے لگن
دلِ صد پاش کے گنتا کوئی کیونکر ٹکڑے
آئی آواز جگر کے ہیں بہتر ٹکڑے

کربلا جیسے پکاری یہ بہ صد آہ و فغاں | طشت میں ہے یہ لہو، خونِ رواں کا ساماں
دل کے ٹکڑوں کی ہے تعداد سے یہ راز عیاں | مرگِ شبر میں ہے شبیر کا مقتل پنہاں
ہو گیا آج سے آغاز عزا داری کا
بی بیاں عزم کریں شام کی تیاری کا

خاک پر شاہِ شہیداں نے عمامہ پھینکا | بہنیں غش کھا کے گریں گھر میں ہوا حشر بپا
دیکھنے کے لیے نبضیں جو بڑھے شاہِ ہدا | مل کے مظلوم سے مسموم برادر رویا
پھر یہ بولے مجھے بستر سے اٹھاؤ بھائی
کس طرف ہے مرے قاسم کو بلاؤ بھائی

آئے قاسم تو کیا پیار۔ کہا رو رو کر | الوداع اے مرے نادان پدر کا ہے سفر
بولے پھر مادرِ قاسم سے کہ اے نیک سیَر | لو یہ خط باندھ دو اس لال کے تم بازو پر
یہ وصیت ہے ہماری انھیں بتلا دینا
کربلا میں تم اسے کھول کے پڑھوا دینا

خط کے مضمون سے واقف ہیں محبانِ حسینؑ | اس جگہ ذکر کیا جائے تو ہو طولِ سخن
بھائی کو سونپ چکا گھر پسرِ قلعہ شکن | ہائے اب زہر کی تاثیر سے نیلا ہے بدن
حشر آیا شہِ دلگیر کے رونے والو
لو حسن مر گئے شبیر کے رونے والو

بی بیاں کرنے لگیں پیٹ کے سر شیون و شین | دل کو تڑپانے لگے زینب و کلثوم کے بین
حشر برپا ہے غلامانِ رسول الثقلین | لو وہ روتے ہیں تھامے شہِ مظلوم حسین
تربتِ احمدِ مختار بھی تھرائی ہے
ہائے شبر کی بقیعے سے صدا آتی ہے

بین کرتی تھیں یہ زینب کہ دوہائی نانا | لٹ رہی ہے مری اماں کی کمائی نانا
ہائے ماں جائے کو میرے اجل آئی نانا | رہ گئی رونے کو یہ غم کی ستائی نانا
لوگ یاں آئیں تو یارب غمِ تازہ دیکھیں
بھائی کے ساتھ بہن کا بھی جنازہ دیکھیں

محوِ غم تھے صفِ ماتم پہ جو سب بھائی بہن | شور تھا ہائے اخی ہائے حسن ہائے حسن
اٹھ کے شبیر پکارے یہ بہ صد رنج و محن | لے چلو نعشِ برادر کو پئے غسل و کفن
آ گئے میتِ مسموم اٹھانے عباس
پائنتی تھے شہِ مظلوم سرہانے عباس

ظرف لایا کوئی بھائی کوئی پانی لایا | غسل سرور نے دیا۔ رو کے کفن پہنایا
کسی بی بی کی اس آواز نے محشر ڈھایا | ہائے اس وقت عجب وقت مجھے یاد آیا
کربلا میں جو رواں حلق پہ خنجر ہوگا
تجھکو مظلوم! کفن تک نہ میسر ہوگا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

رخ سے شبّر کے کفن شہ نے جو سرکایا اب   دیکھ کر چہرۂ پر نور کو رونے لگے سب
شاہِ مظلوم پکارے یہ بصد رنج و تعب   بھائی کے آخری دیدار کو آؤ زینب

اب یہ جلتے ہیں ترس جاؤ گی صورت کے لیے
لاؤ قاسم کو بھی بابا کی زیارت کے لیے

سن کے یہ دوڑے تڑپ کر حرمِ عقدہ کشا   ہو گیا آخری دیدار۔ اٹھا شور بکا
ہائے ماموں کوئی کہتا تھا کوئی ہائے چچا   بہنیں غش کھا گئیں بھاوج نے جو سر کو پیٹا

غیر بھی دیکھ کے جانکاہ یہ منظر روئے
باپ کی لاش سے قاسم جو لپٹ کر روئے

گھر سے مسموم کا تابوت جو باہر نکلا   مجمعِ اہلِ تولّا بھی کھلے سر نکلا
رخ کیے یہ جو سوئے قبرِ پیمبر نکلا   تاک میں ان کی وہاں فتنۂ محشر نکلا

مچ گیا شور کہ سوئیں گے نہ سونے دیں گے
قبرِ احمد کے قریں دفن نہ ہونے دیں گے

بولے شبیر بہ منت کہ عزیزانِ کبار   جن کا روضہ ہے انہیں کے ہیں یہ کاندھے کے سوار
ان کے پہلو میں جو بن جائے گا ان کا بھی مزار   شاد ہو گی بخدا روحِ رسولِ مختار

قبرِ سرور کی طرف سے جو ہوا آتی ہے
سن لو نانا کے بھی رونے کی صدا آتی ہے

وہ یہ سن کر بھی نہ مانے تو قیامت آئی   جوشِ غیرت میں بڑھے تن کے حسن کے بھائی
پھر لیکا یک جو لعینوں نے کماں کڑکائی   شیر برہم ہوئے۔ عباس نے لی انگڑائی

بولے شبیر۔ رکو جانِ اخی صبر کرو
جنگ کا وقت بھی آئے گا ابھی صبر کرو

رہ گیا چاب کے ہونٹوں کو ید اللہ کا شیر   حکم صابر کا سنا۔ رک گئے ہاشم کے دلیر
ناگہاں فوجِ مزاحم نے کیا یہ اندھیر   تیر برسائے جنازے پہ حسن کے تا دیر

شہ کی میت پہ شقی ٹوٹ پڑے ہائے غضب
سات پیکاں تنِ مردہ میں گڑے ہائے غضب

لے چلے گھر کو جو واپس وہ جنازہ ناشاد   قبرِ احمد پہ سنی سب نے کسی کی فریاد
یا نبیؐ امتِ مرحوم کی دیکھو بیداد   کیا مرا لال حسن تھا نہ تمھاری اولاد

دل میں زہرا کے کئی گھاؤ پڑے ہیں بابا
تیر سب میرے کلیجے میں گڑے ہیں بابا

لے کے تابوت کو کنبہ جو پلٹ کر آیا   پیٹ کر زینب و کلثوم گریں غش کھایا
کس کو گردوں نے بجز آل یہ دن دکھلایا   عرش تھرّانے لگا۔ روح امیں چلّایا

آؤ اے انبیؑو اک غمِ تازہ دیکھو
گھر میں آیا ہے جو واپس وہ جنازہ دیکھو

ذرّے ذرّے پہ کرے خامۂ تاریخ رقم   دہر میں خلقتِ آدم سے کبھی تا ایں دم
کسی کافر کی بھی میت پہ ہوئے ہیں یہ ستم   جا کے تابوت پھرے پھر ہو دوبارہ ماتم

مانعِ دفنِ حسن امت دل سنگ ہوئی
اس قدر آلِ پیمبر پہ زمیں تنگ ہوئی

اے نسیم آلِ پیمبر میں مچا تھا کہرام   بن گئی قبر بقیعے میں، اٹھی نعشِ امام
پاس مادر کے ہوا دفن علی کا گلفام   اس لحد کا بھی مگر اب نہیں باقی کہیں نام

ہو کے مسمار جو اب تک نہ مدینے میں بنی
آپ کی قبر خود اسلام کے سینے میں بنی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جامعِ آیاتِ قرآنِ شہادت ہیں حسین　　مجمعِ اخلاص و شکر و صبر و ہمت ہیں حسین
شارحِ اجمالِ ایثار و صداقت ہیں حسین　　کربلا پر جو ہوئی نازل وہ آیت ہیں حسین

مصحف و شبیر ایک آغاز کا انجام ہیں
اُس کا قول اِن کا عمل جب مل گئے اسلام ہیں

وہ نبیؐ کے دل کی قوت، یہ نبیؐ کے دل کا چین　　وہ نبیؐ کی چشمِ بینا، یہ نبیؐ کے نورِ عین
مشرقِ اسلام وہ ہے، یہ امامِ مشرقین　　ایک ہی جلوے کے دو پرتو ہیں، قرآں اور حسین

فرق اتنا ہے۔ وہ جادہ ہے، یہ خضرِ راہ ہیں
اُس میں تاویلیں ہیں، یہ محکم کتاب اللہ ہیں

شانۂ دستِ عمل قرآن ہے، گیسو حسین　　وہ ہے بازوِ دین کا، اور قوتِ بازو حسین
جنتِ اسلام کا وہ پھول ہے، خوشبو حسین　　وہ مشیت کا ہے تیور، جنبشِ ابرو حسین

رمز فہمی کو مذاقِ دیدہ ور بھی چاہیے
اُس کے نظارے کو اِن کی سی نظر بھی چاہیے

وہ ہے تنزیلِ ازل، یہ ہیں امامِ لم یزل　　اُس میں شامل فاتحہ، یہ فاتحِ بابِ عمل
وہ ہے مجمل، یہ مفصل، وہ ہے عقدہ اور یہ حل　　وہ بدل اِن کا، یہ اُس کے اور دونوں بے بدل

وہ اصولِ حکمرانی، حاکمِ شرعی حسین
آیۃ الکرسی ہے اُس میں، صاحبِ کرسی حسین

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

دُور سے قربت نہ اِن کی بندہ پرور دیکھیے ۔ ہاں رسول اللہ کی مسجد میں چل کر دیکھیے
جا چکے اصحاب۔ اب تنہا ہیں سرور دیکھیے ۔ سو رہا ہے گود میں زہرا کا دلبر دیکھیے

وحی ہے اِس وقت، اور محبوبِ یزداں اور حسین
وہی اب مرکز توجہ کے ہیں قرآن اور حسین

وہ فدیناہُ کی عظمت ہے، تو یہ ذبحِ عظیم ۔ وہ گواہی، یہ شہادت، وہ کرامت، یہ کریم
وہ فصاحت، یہ خطابت، وہ گلستاں یہ شمیم ۔ وہ ہے نعمت، یہ ہیں منعم، وہ بہشت اور یہ قسیم

وہ جدھر تبلیغ کو جائے یہ اس کے ساتھ ہیں
وہ ہے رزقِ کبریا، یہ کبریا کا ہاتھ ہیں

مطلعِ الانوار اور تنویر، قرآن اور حسین ۔ امن کا پیغام اور شمشیر، قرآن اور حسین
دین اور اسلام عالمگیر، قرآن اور حسین ۔ خوابِ ابراہیم اور تعبیر قرآن اور حسین

اُس کی آیت، اِن کی آمد سے مدلّل ہو گئی
جو کتابی تھی وہ قربانی مشکّل ہو گئی

معجزہ اسلام کا قرآن، یہ معجز نما ۔ وہ صحیفہ ہے، تو یہ مصحف نویسِ کربلا
اُس میں ہیں آیات، یہ تفسیرِ آیاتِ خدا ۔ سورتیں اُس میں، تو یہ صورت گرِ نقشِ وفا

اُس میں اک سورہ ہے ایسا بھی جو ہے اُمّ الکتاب
یہ ہیں اس نقطے کا جزو، سمٹی ہے جس میں کُل کتاب

مصحفِ اسلام کی اک رحلِ عظمت ہیں حسین ۔ وہ ہے تعبیرِ حقیقت اور عبارت ہیں حسین
وہ ہے تطہیرِ زباں، دل کی طہارت ہیں حسین ۔ متنِ وحدت وہ ہے گویا شرحِ وحدت ہیں حسین

یادِ ماضی کا ورق، اُس کی ہیں اکثر سورتیں
حال کی تنظیم ہیں، اِن کی بہتر صورتیں

دہر کی سورت ہے اُس میں، دہر کے رہبر حسین ۔ اُس میں جو یٰسین، اُس یٰسین کے دلبر حسین
ہے وہاں طاہا، یہاں طاہر ہیں سر تا سر حسین ۔ سورۂ کوثر ہے اُس میں ضامنِ کوثر حسین

دین کی وہ جان ہے، یہ دین کا ایمان ہیں
اس میں اَلرَّحمٰن ہے، یہ عَلَّمَ القرآن ہیں

حاملِ وَالشَّفع وہ ہے، شافعِ امت حسین ۔ اس میں ہے وَالنَّجم، نجمِ طالعِ ملت حسین
وَالقمر اس میں، تو ماہِ منزلِ عصمت حسین ۔ اُس میں ہے اِنَّا فَتَحنا، فتح کی صورت حسین

اس میں ہے وَالشَّمس جس وَالشَّمس کی ضو آفتاب
یہ ہیں مطلع۔ ایک خود اور پشت پر نو آفتاب

حسن وہ ہے، یہ ملاحت، وہ جمال اور یہ جمیل ۔ وہ قیادت، یہ امامت، وہ جلالت، یہ جلیل
وہ اساس اور یہ عمارت، وہ حرم اور یہ خلیل ۔ حق وہ ہے، اثباتِ حق یہ ہیں، وہ دعویٰ یہ دلیل

وہ ہے فرقانِ مبیں، فاروق و فارق ہیں حسین
وہ شبِ معراجِ عرفاں، صبحِ صادق ہیں حسین

موسیِ دوراں کا وہ ہے طور، یہ ہیں شمعِ طور ۔ وہ تجلّی کا تقاضا، یہ تجلّی کا ظہور
وہ حقیقت کا سلیقہ، یہ حقیقت کا شعور ۔ اِن کے نانا کا وہ اک سایا، یہ نانا کا ہیں نور

یہ نئی باتیں نہیں، روشن ازل کے دن سے ہیں
وہ پیمبر سے ہے قائم، اور پیمبر اِن سے ہیں

عزم وہ ہے، یہ طلب، وہ راز ہے یہ کشفِ راز ۔ اُس کے ہر نقطے میں نکتے، اور یہ نکتہ نواز
کبریائی کا وہ لہجہ، اِن کو خودداری پہ ناز ۔ وہ کلامِ بے نیاز، اور یہ امامِ بے نیاز

اِن کے گھر آیا وہ، اِن کو پیشوا مانے ہوئے
دونوں ہیں اک دوسرے کے جانے پہچانے ہوئے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

علم کی تکوین میں، وہ کائناتِ جاوداں یہ عمل کی حد میں، دارائے صفاتِ جاوداں
وہ ثبوتِ جاودانی، یہ ثباتِ جاوداں ناسخ و منسوخ اس میں، یہ حیاتِ جاوداں

لوح ہے وہ جس میں امرِ کبریا ملفوظ ہے
لوح ہے ان کا بھی دل، قرآں یہاں محفوظ ہے

وہ ہے شمعِ حریت، یہ حریت کے آفتاب وہ جمالِ انقلاب، اور یہ جلالِ انقلاب
وہ شریعت کی جوانی، یہ طریقت کا شباب وہ صراطِ حق، یہ میزاں، وہ کتاب اور یہ حساب

وہ تصور زندگی کا، یہ مثالی زندگی
وہ چمن کی آرزو، یہ ڈالی ڈالی زندگی

اُس میں ہے وَالفَجر، یہ وَالفَجر کا رازِ نہاں متصل جس سے، لیالٍ عشر اے قرآں خواں
فجر سے ہے صاف روشن صبحِ عاشورا یہاں اور لیالٍ عشر دس شبہائے عشرہ بیگماں

اب جو منکر ہو، نہ کھیلے منطقی گھاتوں کے ساتھ
ہاں دکھائے اور کوئی صبح دس راتوں کے ساتھ

پھر اسی سورے میں نفسِ مطمئنہ کا ثبات ہے اک آئینہ، نظر آتی ہے جس میں ایک ذات
یعنی ابنِ فاطمہ، روحِ رسولِ کائنات ارجعی ہے ان کی رجعت وادخلی ان کی حیات

صبحِ عاشورا کی اس سورے میں صورت دیکھیے
اور پھر وَالعصر میں شامِ شہادت دیکھیے

کربلا میں ان کے خطبے، شرحِ انجیلِ شعور رزم میں ان کا رجز، سازِ حقیقت کی زبور
ہیبتِ موسیٰ کا ہے، توریتِ عارض سے ظہور طورِ سینا کی قسم، شبیر ہیں قرآنِ نور

انصرامِ نظمِ وحدت کے جو ساعی ہیں حسین
جس میں ہیں چاروں کتب، ایسی بیاضی ہیں حسین

جرح کی گنجائشیں اُس میں ہیں، یہ مجروح ہیں وہ ہے مقتولِ قیاس و وہم، یہ مذبوح ہیں
وہ ہے کامل، یہ مکمل، وہ جسد، یہ روح ہیں وہ بھی ہے مداح جن کا ایسے یہ ممدوح ہیں

تولیے افکارِ بے پاسنگ کی میزان میں
آیۂ الصابرین آیا ہے کس کی شان میں

رمز میں اُس کا سخن ہے کھٰیٰعٓصٓ اس سخن کا مرکز و محور حسینِ خوش نژاد
کاف سے ہے کربلا، کلکِ مشیت کی مراد ہے ہلاکت ہٰ سے، اور یٰ سے یزیدِ بدنہاد

عین ہے عینِ عطش، صابر کا اس میں صاد ہے
صاد ہے اس پر کہ صادق کا یہی ارشاد ہے

جانِ زہرا کو ہے قرآں سے وہ ربطِ جسم و جاں جس طرح خورشید و مشرق، جس طرح لفظ و بیاں
جس طرح چشم و بصارت، جس طرح تیر و کماں جس طرح قلب و جگر، جیسے تکلم اور زباں

ہو نہیں سکتے جدا ارشادِ یزداں اور حسین
لازم و ملزوم کی صورت ہیں قرآں اور حسین

وہ بصر ہے، یہ نظر، وہ ذہن، یہ فکرِ رسا وہ تفکر، یہ تدبر، وہ سخن، یہ لب کشا
وہ نوائے کن فکاں، یہ بانگِ لولاکَ لما اُس کا گھر مکہ مدینہ، ان کی منزل کربلا

آگے پیچھے یہ گزر کر ایک حق کی راہ سے
جا ملیں گے حوضِ کوثر پر رسول اللہ سے

وہ ہے ان کی زیب و زینت، یہ ہیں اُس کی زیب و زین بلکہ وہ ہے، یہ ہیں خیبر، وہ اُحد ہے، یہ حُنین
عرش میں اور لامکاں میں جو ہے ربطِ جانبین ہو بہو ایسے ہیں بس قرآنِ باری اور حسین

وہ ہے صامت، یہ ہیں ناطق، وہ نفس یہ روح ہیں
وہ کبھی نامحصور ہے، اور یہ کبھی نامفتوح ہیں

سے کاف ہا یا عین صاد

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اُس کا ہر نقطہ، حیاتِ نَو بہ نَو کا رازدار اِن کے ہر قطرے سے خوں کے نبضِ ہستی بیقرار
روشنائی اُس کی، اِک تہذیب کی پروردگار روشنی میں اُس کی یہ، راہِ عمل کے شہسوار

سربسر دونوں ہیں باطل کو پیامِ انقلاب
وہ رسولِ حرّیت ہے، یہ امامِ انقلاب

وہ کبھی ہے حق الیقیں، لیکن دمِ رفعِ فساد اُس سے بڑھ چڑھ کر موثر نفس سے ان کا جہاد
مرتے مرتے بھی رکھا قرآن کو سجدے میں یاد اللہ اللہ موت اور یہ استقامت از ندہ باد

ہے ابد تک ہستیِ کہنہ جواں اِن کے لیے
ایک لمحہ ہے حیاتِ جاوداں ان کے لیے

بزم میں دیباچۂ کردارِ پیغمبرؐ حسین رزم میں نانا کی ہیں تنظیم، سرتاسر حسین
تیغِ باطل کُش محمدؐ، تیغ کا جوہر حسین اُن کے ساتھ اصحاب کا لشکر، خود اک لشکر حسین

علمِ قرآنی نہیں یا صَولتِ رہبر نہیں
بعدِ پیغمبرؐ ہیں سب کچھ۔ صرف پیغمبرؐ نہیں

اُن کا جذبہ اِن کی ہمت، اُن کا پیکر اِن کی جاں اُن کا پہلو اِن کا دل، اُن کا دہن اِن کی زباں
اُن کا سینہ اِن کا بستر، اُن کا قول اِن کا بیاں اُن کا دین اِن کی حمایت، اُن کا تیر اِن کی کماں

خضرِ دوراں اُٹھ گیا بانگِ درا منزل میں ہے
جو محمدؐ کا ارادہ تھا، اب اِن کے دل میں ہے

دِین کے وہ شاہ ہیں، شاہی کا یہ اقبال ہیں وہ شکوہِ ہاشمی، یہ شوکت و اجلال ہیں
فرق کرنا ہو، تو وہ قرآن ہیں یہ آل ہیں جانِ عبداللہ وہ ہیں، یہ علی کے لال ہیں

وہ پلے بی بی حلیمہ سعدیہ کے شیر سے
پرورش پائی اِنھوں نے فاطمہ کے شیر سے

مصلحت فہم جہاد و صلح جوئی ہیں حسین | نامۂ اعمالِ امت کی نکوئی ہیں حسین
بہرِ جد۔ داغِ پسر کی اشک شوئی ہیں حسین | معجزِ صادق کی اک پیشین گوئی ہیں حسین

اِن کی قربانی، محمدؐ کی صداقت ہو گئی
یہ شہادت، اُن کے کلمے کی شہادت ہو گئی

اللہ اللہ جانِ زہرا پر رسالت کے کرم | باجماعت سجدۂ طاعت میں پیغمبرؐ ہیں خم
پشت پر آ بیٹھے وہ۔ مُہرِ نبوت کی قسم | کربلا کے سجدۂ آخر کا ہے جن سے بھرم

یہ ہٹیں تو سر اٹھے اب مالکِ تقدیر کا
آج سجدہ بھی ہے تابع مرضیِ شبیّر کا

کیا بھلائے گا زمانہ یہ رسالت کے چلن | جلوہ گر دوشِ پیمبرؐ پر حسینِ گلبدن
اُن کے کاندھے پر قدم اِن کے مثالِ بت شکن | لطفِ منظر کا وہ میری گفتگو میں یہ سخن

کلمہ گو دیکھیں مرقّع حیدری تنویر کا
باپ کے نقشِ قدم پر ہے قدم شبیّر کا

منزلِ قرآں محمدؐ، معنیِ قرآں حسین مبدءِ ایماں محمدؐ، حاصلِ ایماں حسین
وہ ہیں شہ رگ، اور اس شہ رگ میں مثلِ جاں حسین بادۂ عرفاں نبیؐ، کیفیتِ عرفاں حسین

وہ خدا کا زور، یہ زورِ خدا دادِ علی
وہ حصارِ آیۃ الکرسی، تو یہ نادِ علی

صورتِ نادِ علی، یہ فتح و نصرت کا نشاں | کاٹ دی قرآن نے جینے فصیحوں کی زباں
نور و ظلمت کی یہ پیہم کشمکش کے درمیاں | ہیں کلام اللہ کی گویا حیاتِ جاوداں

لاکھ فتنے ہوں اِنھیں مرعوب کر سکتے نہیں
اِن سے لڑ کر موت چیخ اٹھی۔ یہ مر سکتے نہیں

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مَوت کے مَیداں کا تُو ہے فاتحِ اعظم حسین | زندگی ہے دو جہاں کی ایک تیرا دم حسین
رمزِ قرآنی کے عالِم ۔ رہبرِ عالَم حسین | نازشِ آدم ، بہی خواہِ بنی آدم حسین

طاق تھا ایثار میں ۔ غمخواریوں میں فرد تھا
تُو سراپا عالَمِ انسانیّت کا درد تھا

تو بہادر، سورما، ساونت، محنت کش، دلیر | بھوکا، پیاسا، سیر چشم اتنا کہ جینے سے بھی سیر
ہر زبردست و قوی، تیری خود آگاہی سے زیر | ضَیغمِ صحرائے عرفاں، بیشۂ وحدت کا شیر

محو تھا ایسا جمالِ ایزدِ غفّار پر
سو گیا آرام سے تُو خنجروں کی دھار پر

فطرتِ انساں کی ہیں معراج تیرے خدّ و خال | لاجواب و فرد و یکتا، بے نظیر و بے مثال
تیرے قدموں میں تری آنکھوں میں ہنگامِ جدال | کوہِ فاراں کی صلابت، برقِ سینا کا جلال

گود میں بیٹی نے پیغمبرؐ کی پالا تھا تجھے
شیر نے سانچے میں پامردی کے ڈھالا تھا تجھے

اے حسین اے معنیِ قرآنِ صامت کے شباب | جب کبھی سر باطل اٹھائے تُو ہے روحِ انقلاب
آج یہ معمُورۂ ہستی جو ہے دارُ الخراب | آخرت سے پہلے انساں پر ہے دنیا کا عذاب

یک نہ باں تیرے ہیں طالب دین و ایماں اَلْمَدَد
اَلْمَدَد اے اُسوۂ شاہِ شہیداں اَلْمَدَد

آج ہیں جو کار فرما مختلف فکری نظام | مادّیت کے یہ گُوناگُوں مظاہر ہیں تمام
کر رہا ہے جوشِ قومیّت، وہ خُونیں قتلِ عام | جس میں در پردہ مُلوکیّت کا ہے سودائے خام

کچھ نہیں اس بادۂ بے کیف کی حاجت ہمیں
بزمِ ہستی میں ہے کافی اک حسینیّت ہمیں

ہے حسینیّت محمدؐ ساز اور خالق پسند | ہے حسینیّت پیامِ انقلابِ بے گزند
ہے حسینیّت قیُودِ ملک و ملّت سے بلند | ہے حسینیّت ہر اک مظلُوم دل کی دردمند

جو بھی ہیں فرزندِ آدم، بد ہیں وہ یا نیک ہیں
جب صفِ مظلومیت میں آگئے سب ایک ہیں

یہ صفِ مظلومیت جس میں ہے وحدت کا علم | اس صفِ مظلومیت کا توڑ دینے کو بھرم
ہو رہی ہیں ٹھوس تنظیمیں مرتّب بیش و کم | غم مناتے ہیں جو ہم سارے زمانے کو ہے غم

چرخ کو یہ ضد کہ اب مجلس بھی ماتم بھی نہیں
فیصلہ اپنا کہ یا غم بھی ہے یا ہم بھی نہیں

آج کیوں ہے ہاتھ میں دنیا کے تیغِ بے نیام | کس لیے آوازِ حق پر ہر جگہ ہے قتلِ عام
ہے تشدّد کی طرف مائل جو دنیا کا نظام | کیا مشیّت کر رہی ہے عصرِ نَو کا اہتمام

کیا کوئی شاہد الٹ کر اب انقلاب آنے کو ہے

کیا وہی قرآن والا انقلاب آنے کو ہے

خون کی بارش ہے اور ظلم و تعدّی کا نزول | زندگی ہے مَوت کی گستاخیوں سے دل ملول
اِس کشاکش میں وہی زندہ ہے اے جانِ بتولؑ | جس نے بھی اپنا لیا تیری شہادت کا اصول

ہم عمل بھولے ترا کیا گردشِ ایّام ہے
عصرِ نَو پختہ ہوا اور فکرِ منبر خام ہے

وہ نزاعی چند بحثیں کٹ چکے جن پر گلے | دین و دنیا کے ہیں کچھ ان کے سوا بھی مسئلے
وہ اگر حل ہوں تو منزل سہل ہو مشکل ٹلے | غم نہیں گر داد مضموں کی نہ دیں کچھ منچلے

آپ سانچے میں ڈھلیں اُن کے ۔ نہ یہ غم پالیے
اُن کو سانچے میں ائمہ کی روش کے ڈھالیے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جو محمدؐ کی سیاست کے علمبردار ہوں　　اوچھی باتوں پر قناعت کو وہ کیوں تیار ہوں
ہاں سیاسی تربیت چاہو تو پھر اخبار ہوں　　مجلسیں لاکھوں ہوں پرچے کبھی مگر دو چار ہوں

حملہ ورغم پہ ہیں سب فکرِ حفاظت کیجیے
یادِ قرطاس و قلم کی اب روایت کیجیے

ہاتھ آجاتا اگر بر وقت قرطاس و قلم　　حق سے پھر محروم رہتے کیا نبیؐ کے بعد ہم
آج بھی بھولے جو اس نکتے کو اربابِ ہمم　　خاک میں مل جائے گا تیرہ صدی کا سب بھرم

صرف اب جبّہ نہ دستار و عمامہ چاہیے
قوم کے شایانِ شان اک روزنامہ چاہیے

وعظ ہوں یا مرثیے دم میں ہوا ہیں یہ تمام　　ہے عبث تبلیغِ وقتی جب نہ ہو ابلاغِ عام
وقت کی آواز ہے قومی صحافت کا قیام　　بے بسی میں ہے یہی حق کی محافظ والسلام

کاغذی کشتی نہیں ہوتی ہے موجوں پر گراں
ہے یہ کاغذ کا سپاہی لاکھ فوجوں پر گراں

مقصدِ شبیرؑ میں شامل ہے یہ ابلاغ بھی　　زینبِ کبریٰؑ نے جس کی قید میں تکمیل کی
یہ نہ پہنچاتیں جو اخبارِ حسین ابنِ علی　　پھر بغاوت بن کے رہ جاتی شہادت آپ کی

ہم نے مانا مقصدِ شبیریت رونا بھی ہے
جب زمیں تر ہو تو پھر تخمِ عمل بونا بھی ہے

مقصدِ شبیریت، شبیرؑ کے مسلک کا نام　　مقصدِ شبیریت، ارکانِ ایماں کا قیام
ہے عزاداری میں استحقاقِ جنت لاکلام　　شرط ہے لیکن روایت میں بھی عرفانِ امام

من بکی علی الحسین او ابکی　ہو عزا بھی اور عمل بھی دین کے ارکان پر
او تباکی عارفاً بحقہ وجبت　ماتمِ شبیرؑ میں بھی ہو نظر قرآن پر　لہ الجنۃ۔

جب بھی عاشورا کے دن مقتل میں آتے تھے حسینؑ　　دم بدم خطباتِ قرآنی سناتے تھے حسینؑ
دشت میں تیر و سناں حسیں وقت کھاتے تھے حسینؑ　　شکر کی آیات پیہم پڑھتے جاتے تھے حسینؑ

جب کسی کی لاش اٹھا لائے تب قرآں پڑھا
اور ہمت بندھ گئی، مولا نے جب قرآں پڑھا

ہائے وہ نیزہ وہ اٹھارہ برس کا مہ جبین　　وہ جواں بیٹے کی میت اور وہ جلتی زمین
لاش اٹھانے کو جب آئے سرورِ دنیا و دین　　دم بہ دم وردِ زباں تھا آیۂ الصابرین

بخش دی تھی جس نے یہ ہمت دلِ صد پاش کو
لے گئے لوٹی کمر پر نوجواں کی لاش کو

جب مَلا تھا آپ نے رخ پر علی اصغرؑ کا خون　　لے چلے تھے لاش خیمے کو یہ احوالِ زبون
ہر قدم ثابت قدم تھے صبر پر مثلِ ستون　　شکر دل میں۔ لب پہ تھا انّا الیہ راجعون

ذہن کچھ بھی اس تصور کا نہ دیتا تھا جواب
ماں اگر بچے کو مانگے گی تو دوں گا کیا جواب

اناللہ کو تا آخر پڑھا جب سات بار　　ذہن میں آیا جواب اور قلب نے پایا قرار
جا کے ڈیوڑھی پر پکارے۔ اے رُبابِ غمگسار　　تیرا بچہ ہو گیا نانا کی امت پر نثار

لے گئیں حوریں سوئے فردوس زیب و زین سے
گود میں دادی کی اصغر کھیلتے ہیں چین سے

اس قدر قرآں سے تھے پیوست امامِ محترم　　زیرِ خنجر بھی تلاوت کر رہے تھے دم بہ دم
ہے یہ قاتل کا بیاں کیونکر یقیں لائیں نہ ہم　　پڑھ رہے تھے سورۂ والعصر جب توڑا ہے دم

ہو گئی منزل کبھی گم آخر، دلیلِ رہ کے ساتھ
کٹ گئے الفاظِ قرآں بھی گلوئے شہ کے ساتھ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ل ایماں ربطِ قرآن و حسین ابنِ علی پوچھو اس بی بی سے جو خیمے کے در پر تھی کھڑی
ب تلک آیات قرآں کی صدا آتی رہی تھا یقیں زینب کو، زندہ ہے ابھی میرا اخی
رک گئی آواز یہ جس دم، تو گھبرائی بہن
ہائے بھائی کہہ کے ڈیوڑھی سے نکل آئی بہن

ن کرتی جا رہی تھی دم بہ دم بنتِ بتول حافظِ قرآنِ رب! اے راکبِ دوشِ رسول
ونک دیجے پڑھ کے وہ آیت کوئی اے دل ملول جس سے ہو تسکینِ جاں کا قلبِ بسمل پر نزول
غم کے طوفاں سے لڑوں کیونکر، بتاتے جائیے
پھر مجھے اک مرتبہ قرآں سناتے جائیے

ری غش کھا کے وہ بی بی تو کہتے کرتے بین ہو گئی پامال اُدھر لاشِ امامِ مشرقین
ن ہوا۔ قرآں ہے سی پارہ، تو صد پارہ حسین چڑھ گیا نوکِ سناں پر فاطمہ کا نورِ عین
کہف کا سورہ زباں پر، سر ہے نیزے پر بلند
ہے لبِ شبیر سے مر کر بھی قرآں سربلند

ہائے وہ نوکِ سناں پر خوں میں تر فرقِ حسین سر کھلے بلوے میں اولادِ شہِ بدر و حنین
وہ تماشائی سرِ بازارِ کوفہ جانبین اور رسن بستہ وہ بی بی جو علی کی نورِ عین
مرد و عورت جمع ہیں سب قیدیوں کی دید کو
ایک میلہ سا لگا ہے آج جیسے عید کو

زینبِ مغموم نے سوچا یہ دل میں ناگہاں میں اسی کوفہ میں شہزادی تھی۔ بابا حکمراں
آتی تھیں میری زیارت کو یہاں کی بیبیاں اب ہوں میں قیدی، کھلے سر۔ بازوؤں میں ریسماں
آج ان حالوں سے کیا ان سب کو منہ دکھلاؤں گی
موت دے یا رب کہ یوں بھی شرم سے مر جاؤں گی

سوچ کر یہ مضطرب تھیں غم سے بنتِ بوتراب ہنس رہی تھیں ان کی غربت پر زنانِ بے حجاب
مرد جب دوڑے کہ دیکھیں چل کے یہ حالِ خراب شہ کا سر پڑھنے لگا قرآن۔ آیا انقلاب
کوفیانِ شوم کے منہ فق ہوئے رنگ اڑ گئے
اس طرف سب کے رخ اُس سر کی جانب مڑ گئے

اٹھ گئیں زینب کی نظریں یک بیک سوئے حسین دور ہاتھ نوکِ نیزہ پر نبی کا نورِ عین
دور سے لے کر بلائیں یہ کیے خواہر نے بین ہائے مر کر بھی نہیں بھیا میسر تم کو چین
ہر طرح تسکین دیتے ہو دلِ صد پاش کو
بے کفن چھوڑ آئی ہیں لیکن تمھاری لاش کو

اے مرے معجز نما بھائی بہن تیرے نثار میرا دل تڑپا تو اتنے ہو گئے تم بے قرار
دیکھ لو جھک کر ذرا بیمار کا بھی حالِ زار بیڑیوں سے پنڈلیاں اور پشت درّوں سے فگار
بولا ہاتف غم نہ کھاؤ، یہ پیامِ وقت ہے
صبر کے جوہر دکھانا ہے امامِ وقت ہے

رو کے بولیں۔ اور سکینہ پر جو ہے ظلم و جفا ایک ہی رسی میں اُس کا اور میرا ہے گلا
اس لیے ہر وقت میں چلتی ہوں جھک کر راستا گر کمر کرنے کو سیدھی سر اٹھاتی ہوں ذرا
جان ہے ننھی سی رسی میں لٹک جاتی ہے وہ
جبکہ چھلتا ہے گلا روتی ہے چلاتی ہے وہ

شمرِ ظالم غیظ میں آتا ہے بچی کے قریں پھول سے منہ پر طمانچے مارتا ہے وہ لعیں
رو کے میں کہتی ہوں ظالم کچھ قصور اس کا نہیں ہے خطا میری مجھے درّے لگا او اہلِ کیں
خوں بہ جائے تو زینب اس کا غم کھاتی نہیں
وارث زہرا ہوں میں درّے سے گھبراتی نہیں

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

پھر بھی دل کڑھتا ہے جب بچّی پہ ہوتی ہے جفا   پیٹ کر کہتی ہے وہ منھ کر کے سوئے کربلا
کھاؤں میں کب تک طمانچے شمر کے آؤ چچا   کان بھی زخمی ہیں میرے دیکھ تو جاؤ ذرا
گر نہ آئے اب بھی تم میری حمایت کے لیے
میں نجف جاؤں گی دادا سے شکایت کے لیے

اب جو بچّی سے کہوں وہ چل بسے اے نازنیں   پیٹ کر مر جائے وہ اور یاں کفن ممکن نہیں
کون میّت کو اٹھائے ہم فقیر اور سب لعیں   ایک ہے سجّاد وہ مجبور و بیمار و حزیں
دیکھ کر رہ جائے گا حسرت سے تحت و فوق کو
وہ جنازے کو سنبھالے گا کہ بھاری طوق کو

ہل رہے تھے دو جہاں سن سن کے زینب کے یہ بین   تھے سناں پر محوِ قرآں کی تلاوت میں حسین
وقت کہتا تھا یہ رو کر اے علی کی نورِ عین   جانشیں ہو تم اٹھے جب سے امامِ مشرقین
درمیاں بی بی قدم شاہِ مدینہ کا نہیں
امتحاں اب یہ تمھارا ہے سکینہ کا نہیں

مصطفٰی کے باغ کی مرجھا چکی ہے ہر کلی   تم ہو اب جانِ نبی کے گھر کی وارث اور ولی
جس کے تھے شبّیر اُس گودی کی تم بھی ہو پلی   تم حسین اس وقت ہو تم فاطمہ ہو تم علی
زور توڑا ہے تمھیں نے ظلم کے طوفان کا
تم سہارا آل کا تم آسرا قرآن کا

تم نے بچّوں کو سنبھالا جب لٹا زہرا کا گھر   تم نے عابد کو بچایا آگ میں بھی کود کر
منظرِ شامِ غریباں تھا بھیانک کس قدر   تم پھریں عباس کے بدلے تلایا رات بھر
پشت پر کھا کے نوکیں نیزہ و شمشیر کی
تم نے بی بی لاج رکھ لی فاطمہ کے شیر کی

ان خیالوں میں یہ گم تھیں ناگہاں خولی بڑھا   دم بدم کھینچی رسن۔ اٹھے حرم۔ واحسرتا
جھک گئیں زینب کہ بچّوں کا نہ گھٹ جائے گلا   شمر نے دُرّے سے کی پشتِ مبارک پر جفا
فرطِ غم سے تازیانہ سر پٹک کر رہ گیا
خُون جو بہنے لگا کُرتا چپک کر رہ گیا

ہاں نسیم اب بزم میں دل پر ہے رقّت کا وفور   یہ دعا کر اپنے مالک سے کہ اے ربِّ غفور
دے تاسّی کی لگن اہلِ تولّا کو ضرور   ربط کا شبّیر و قرآں کے یہ ہے بین السُّطور
دیکھتی ہے آج یہ احکامِ قرآں دور سے
ملّت مردہ کو زندہ کر عمل کے صور سے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com   http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نبیؐ کا دین ہے اک امتحانِ فکر و نظر | کتابِ حق کی زباں سے بیانِ فکر و نظر
درِ علوم کا در آستانِ فکر و نظر | زمیں پہ ختمِ رسلؐ آسمانِ فکر و نظر

نظر میں سب ہیں مناظر جو حمد و ذکر میں ہیں
نقوشِ لوح بھی محفوظ ان کی فکر میں ہیں

یہ فکر، فکرِ بشر سے ہے مختلف اک نور | ہیں اس نظر کے مناظر نگاہِ عام سے دور
ہماری فکر، ہماری نظر، قیاس و شعور | نبیؐ کی فکر، نبیؐ کی نظر، خدا کے امور

نبیؐ کی فکر و نظر غیب کی حقیقت ہے
یہ غیب، فکر و نظر کی بشر کو دعوت ہے

نبیؐ کی فکر لقب جس کا وحی اور الہام | ہر اک جگہ۔ اَفَلَا تَعقِلُون۔ کا پیغام
بہ قدرِ عقل ہے سب سے تخاطبِ اسلام | بہ حدِ علم ہر اک سے تعلقِ احکام

غلط کہ تیغ کے جوہر سے دین پھیلا ہے
فقط علوم کے منبر سے دین پھیلا ہے

ہے اِن علوم کا مرکز، علوم کا عرفان | اسی کا نام شریعت ہیں، غیب پر ایمان
رسولؐ ایسے مفکر کہ فارق و فرقان | یہ فکر ہے، یہ نظر ہے، کہ۔ عَلَّمَ القرآن

حدیث حاصلِ مقصد۔ تو وحی مقصد ہے
زبانِ خالقِ اکبر لبِ محمدؐ ہے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

لام غیب جو آیا وہ مصطفیٰؐ نے کہا
جو مصطفیٰؐ نے بتایا وہ مرتضیٰؑ نے کہا
و مرتضیٰ نے سنایا وہ مجتبیٰ نے کہا
جو مجتبیٰ نے کہا شاہِ کربلا نے کہا
عجیب شان سے یہ معرفت کی شانیں ہیں
مآل ایک ہے بدلی ہوئی زبانیں ہیں

وان زبانوں پہ آیا وہ آیت و تفسیر
جو ان کی فکر سے باہر وہ خارِ دامنگیر
خن میں ان کے ہے لطفِ کلامِ ربِّ قدیر
جوبات ان کی سَلُونی۔ تو پُرنمک تقریر
رہے زباں سے جو گلریز ہر زمانے میں
عمل کے پھول کھلے علم کے گھرانے میں

بات کے تھے دھنی۔ ان کو تھی یہی اک دھن
کہ سن کے وہ بھی تو سمجھیں دماغ جن کے ہیں سُن
ر ایک ان میں خطیبِ فرازِ منبر کُن
امامِ نطق۔ رسولِؐ بیاں۔ خدائے سُخن
جو تلخیاں بھی ہوئیں۔ لذتِ بیاں نہ گئی
میانِ قید بھی آزادیِ زباں نہ گئی

لموتوں نے اگر کی کبھی زباں بندی
ہجومِ غم میں زباں روک لی بخورسندی
رگھٹی نہ ہدایت کی آرزومندی
معینِ کار ہوئی قدرتِ خداوندی
دعا کی شکل میں تبلیغ و رہنمائی کی
خدا کے ذکر میں بندوں کی ناخدائی کی

ی عمل کا نمونہ ہے سیرتِ سجّاد
دعا میں رشد و ہدایت طریقتِ سجّاد
بورِ آلِ محمدؐ فصاحتِ سجّاد
خلیلِ بتکدۂ شام حضرت سجّاد
ہزار قلب و جگر پر پڑے تھے تیشۂ غم
مگر دبا نہ کسی سے یہ شیرِ بیشۂ غم

نبیرۂ اسدِ کردگار ہیں سجّاد
جلالتِ شہِ دلدل سوار ہیں سجّاد
حشم میں ہاشمِ گردوں وقار ہیں سجّاد
یزیدیت کے لیے ذوالفقار ہیں سجّاد
قدم میں دم ہے شہِ دستگیر کی صورت
علی ہیں یہ بھی جنابِ امیر کی صورت

وہ تھا کھلے ہوئے بازو میں دردہ طاقت
کہ جس کی شیر دلوں کے دلوں پہ تھی ہیبت
ہوئی نہ آتی کسی ماں کے لال کو جرأت
جوان سے بڑھ کے یہ کہتا کہ کیجیے بیعت
حسین اگرچہ اسی معرکے کو جھیلے تھے
مگر وہ پھر بھی بہتّر تھے یہ اکیلے تھے

یہ ہیں مجاہدِ راہِ خدا شجاعِ ازل
جو بل کرے کوئی موذی ابھی نکال دیں بل
لیے ہوئے سپرِ عزمِ خیر و تیغِ عمل
جہادِ حق میں رہے صبح و شام حسبِ محل
جہاں اصول کی بات آئی اس لڑائی میں
سمٹ کے خونِ علی آگیا کلائی میں

شجاع ایسے کہ جب تک ہوئے نہ تھے بیمار
صلاح لیتا تھا عباس سا علمبردار
کیے تھے رن میں دفاعی جو مورچے تیار
کہا تھا آکے انہی سے کہ وارثِ کرّار
کرو جو ردّ و بدل کچھ ہر آئنہ کر لو
محاذِ جنگ کا چل کر معائنہ کر لو

یہ بہرِ دید گئے، مشورہ دیا نہ دیا
وہ تھے چچا یہ بھتیجے، کسی کو دخل ہے کیا
یہ تھے امام تو وہ جانشینِ شیرِ خدا
ہر ایک خورد کے استاد تھے وہ اِن کے سوا
جو تپ نہ ہوتی تو عشرے کو حشر ڈھا دیتے
ابوتراب کی صورت زمیں ہلا دیتے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مغالطے میں نہ ڈالے وہ گریۂ وزاری | کسی کا خوف بجز کبریا نہیں طاری
یہ جانشینِ نبیؐ، یہ خلیفۂ باری | بڑھے جو حد سے کوئی آپ حد کریں جاری

کہے جو خو کہ پیمبرؐ مزاج ہیں سجّاد
پکارے خون علی امتزاج ہیں سجّاد

سجودِ عشق میں ہر دم ہیں سیدِ سجّاد | جبھی تو آپ مجسم ہیں سیدِ سجّاد
عمل کی رو سے مکرم ہیں سیدِ سجّاد | بتا رہی ہے نظر ہم ہیں سیدِ سجّاد

جو داغِ سجدہ جبیں پر ہے بدر کی صورت
تو زلف مصحفِ رخ میں ہے قدر کی سورت

دمِ قیام، اقامت فدا ہے قامت پر | رکوع میں ہوں تو رکعت گلے ملے جھک کر
سجود اٹھ کے جبیں چوم لے جھکائیں جو سر | قعود بیٹھے دو زانو ادب سے پیشِ نظر

نماز میں جو قدم لو بس یہ مصلّیٰ ہے
نہ کربلا ہے نہ عرش اور کچھ معلّیٰ ہے

یہ رعب و داب کا عالم تھا گو چڑھا تھا بخار | جو آئے قتل کو لرزہ چڑھا انھیں ہر بار
تپِ شدید سے غرق عرق تھا جسم نزار | عرق کی موج میں طوفانِ نوح تھا بیدار

جھلک تھی خونِ یداللہ کی پسینے میں
رسولؐ کا تھا کلیجہ علی کے سینے میں

عمل میں علم میں حیدر ہیں سیدِ سجّاد | علی کا نقشِ مکرر ہیں سیدِ سجّاد
امینِ نسلِ پیمبرؐ ہیں سیدِ سجّاد | حسین خلد ہیں، کوثر ہیں سیدِ سجّاد

وہ نوحِ کشتیِ امّت ہیں مصطفیٰؐ کی قسم
نبیؐ کی آل ہیں آدم ہیں یہ خدا کی قسم

جو کچھ نہ سمجھے وہ ان کو علی تو کہتے ہیں | کہیں نہ بھول تو کیا ہے کلی تو کہتے ہیں
اگر امام نہیں تو ولی تو کہتے ہیں | خفی ہو جو بھی دلوں میں جلی تو کہتے ہیں

یہ صاف کہتے ہیں وہ جو نہیں وہ علی ہیں
جو ہوتے آپ تو شامل بھی ہوتے کملی میں

جو ہرزہ گرد ہیں گردانتے ہیں وہ بھی انھیں | جو حق شناس نہیں جانتے ہیں وہ بھی انھیں
جو کچھ نہ مانے کبھی، مانتے ہیں وہ بھی انھیں | جو ملتے نہیں پہچانتے ہیں وہ بھی انھیں

عبادتوں کے شرف جن کو اک معمّا ہیں
وہ معترف ہیں کہ یہ اسم بامسمّیٰ ہیں

دعائیں ان کی ہیں یا کارساز کی باتیں | میانِ عاشق و معشوق ناز کی باتیں
حقیقت ابدی سے مجاز کی باتیں | وہ بے نیاز سے راز و نیاز کی باتیں

سب آل کے وردِ ائمہ کا بھی وظیفہ ہیں
نہیں رسول مگر صاحبِ صحیفہ ہیں

نبیؐ کی فکر ہے ان کا بیان صلِ علیٰ | وہی دہن وہی لب اور زبان صلِ علیٰ
حسن حسین کے دل اور جان صلِ علیٰ | علی کی شان، محمدؐ کی آن صلِ علیٰ

ولی بھی جس کے موالی ہیں وہ ولی دیکھو
نبیؐ کے چوتھے خلیفہ ہیں یہ علی دیکھو

درِ قبول ہے ان کا رِواق صلّ علیٰ | درود و حمد سیاق و سباق صلّ علیٰ
یہ زہد و کلفتِ مالایُطاق صلّ علیٰ | گلے میں طوقِ قیادت ہیں طاق صلّ علیٰ

علی ہے نام بھی اور یوں بھی ہیں ولی سجّاد
ہر اک لحاظ سے ہیں دوسرے علی، سجّاد

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

وہ سر پہ بارِ امامت وہ پانْوں میں زنجیر | نحیف اور جلالت کی سربسر تصویر
وہ صبر و شکر سے تبلیغِ دینِ عالم گیر | بشر کے بھیس میں گویا ہے سیرتِ شبّیر

اسیرِ ظلم بھی ہیں سطوتِ حسَنؑ بھی ہیں
یہ ایک وقت میں عابد بھی ہیں حسینؑ بھی ہیں

علی تھے جیسے شہنشاہِ ذوالمنن کے بعد | حسن تھے جیسے امام صنم شکن کے بعد
حسین جیسے تھے نامِ خدا حسن کے بعد | ہر اک شرف میں یہ ایسے ہیں پنجتن کے بعد

ملی ہے حشر سے حد آپ کے عزائم کی
کہ منتظر ہے قیامت انہی کے قائم کی

عبا ئے کہنہ میں زین العباد فخرِ عباد | مریدان کے ملائک یہ دو جہاں کی مراد
جسد تھا قید ضمیر و زبان و دل آزاد | جہاد ان کا عبادت، عبادت ان کی جہاد

جہاں بھی تھے یہ بہرحال راہِ عشق میں تھے
شریکِ معرکۂ کربلا دمشق میں تھے

وقوعِ معرکۂ کربلا کے بعد کا دور | وہ اک زمانہ تاریخ ساز سازشِ جور
وہ زر خریدِ خلیفہ بہر طریقہ و طور | زبان و قلب و ضمیر و نگاہ و جرأتِ غور

جو کہتے کچھ تو زباں قطع ایک دم ہوتی
جو لکھتے کچھ تو قلم کی زباں قلم ہوتی

دلوں میں تیر فضائل کے گھاؤ تھے گہرے | جو بند شیں تھیں زباں پر تو گوش پر پہرے
بھرے ہوئے تھے جو زہرِ نفاق سے زہرے | بنا دئے تھے وہ گونگے بنے ہوئے بہرے

بیاں کو لب نہ ہلا سکیں وہ زباں دیتے
اذاں بھی کہتے تو کانوں میں انگلیاں دیتے

وفا کے حلق پہ چلتی تھی تیغِ جور و جفا | نبیؐ کے دین کی صورت بدلتی تھی دنیا
گھرے تھے ایسی فضائیں علیؑ زینِ عبا | کہیں تو خود ہوں فنا چپ رہیں تو حق ہو فنا

ضرور تھا کہ اعادہ ہو روحِ خیبر کا
علومِ ختمِ رسل کا شکوہِ حیدر کا

نبیؐ کے عزم کی پھر وقت کو ضرورت تھی | بجز مریض کسی میں کہاں یہ ہمت تھی
یہ قامتِ تپ و لرزہ میں استقامت تھی | مرض نہ تھا وہ حیاتِ عمل کی صورت تھی

تصورات سے ذوقِ طلب زیادہ تھا
دلِ نحیف میں اللہ کا ارادہ تھا

نفاق و کفر بڑھے تھے پرے جمائے ہوئے | جو دل سے دل تو قدم سے قدم ملائے ہوئے
یہ دبدبے سے ہر اک شور و شر دبائے ہوئے | خدا کے دین کو چھاتی سے تھے لگائے ہوئے

عدم کی سَیل میں ڈوبے وہ طنطنے بہہ کر
علیؑ بڑھے جو ادھر سے علی علی کہہ کر

اٹھائی تیغ نہ پہنی زرہ نہ خون بہا | مگر وغا سے جو ملتا، ملا بغیرِ وغا
خطاب و وعظ و خطابت کا چونکہ اذن نہ تھا | دعا کی شکل میں بتلائی ہر مرض کی دوا

اندھیری رات میں لوگ ان سے ذکرِ رب سنتے
بلند ہوتی تھی آواز جس کو سب سنتے

حیاتِ قوم کے ضامن تھے جو امورِ عظیم | دعائیں ان کی بھی ڈنکے کی چوٹ دی تعلیم
کفیلِ قوت و طاقت جو زر کی ہے تقسیم | یہ چاہتی ہے معاشی و عسکری تنظیم

سہ علی ابن الحسین — دعائیں کہہ گئے جو راہِ حق کا راہی ہو
فضول خرچ نہ ہو ہوشیار دل سپاہی ہو

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اگرچہ سارے مقاتل میں ہے رقم یہ بات   یزیدیوں کی زبانی مگر ہیں تفصیلات
جو مختلف ہیں بہ منشائے شاہ و فرقِ رُوات   انہیں تو کام ہی تھا خلط ملط سے دن رات
رہے وہ شک میں عقائد ہی جس کے کچے ہیں
یہ دُر ملے تو ہیں جھولوں سے پھر بھی سچے ہیں

اگرچہ اصل خبر میں نہیں ہے جائے کلام   مگر ہے غیر کے لفظوں میں واقعہ یہ تمام
فضا کی لوح پہ محفوظ ہے کلامِ امام   بس اب تو گوشِ عقیدت ہے اور لبِ الہام
زراہِ فکر سوئے شام جا رہا ہوں میں
اساسِ صدق پہ اک گھر بنا رہا ہوں میں

مری زباں میں بیاناتِ اہلِ جور سنو   روایتوں کا جو ہے ماحصل، بغور سنو
سخن کی طرز سنو، گفتگو کا طور سنو   بتول سننے کو تشریف لائیں، اور سنو
حضور آئیں تو رحمت کا بھی نزول ہوا
ہزار شکر مرا مرثیہ قبول ہوا

کھلی جو چشمِ تصور، زمیں ہوئی ہموار   ہٹے جو ریب و گمان و شکوک کے تھے غبار
نظر پڑا وہ یزید اور وہ بھرا دربار   کہ جس میں سات سو کرسی نشیں اور اک بیمار
شراب و ساز، خلافت تبار محفل میں
یہ ذہنیت کے ہیں آئینہ دار محفل میں

وہ رعب و دبدبہ سلطنت وہ جاہ و حشم   وہ چوبدار سنائیں لیے قدم بہ قدم
مہیب ان کی وہ شکلیں نفس بھی صاعقہ دم   کرے جو چوں بھی کوئی گرز کھائے سر ہو قلم
لیے یزید سے وہ قتل کے نوشتے تھے
وہ جیسی روح تھی ویسے ہی یہ فرشتے تھے

بغیر نظمِ معیشت مُحال تھا جینا   تو اک دعا میں یہ کہہ کر دکھایا آئینہ
الٰہی مجھ کو عطا کر دہ دیدۂ بینا   کہ دخل و خرچ کا پہلے بناؤں تخمینہ
دکھائے تو کوئی ایسی مثال پہلے کی
یہ فکرِ آل ہے چودہ سو سال پہلے کی

نہ قرض مانگے کبھی میری غیرتِ علوی   بقدرِ دخل رہے خرچ میں میانہ روی
کروں نہ صرف، نہ جب تک ہو احتیاج قوی   زبانِ حال میں جس طرح قافیے میں روی
یہ سب نکات دعائے ادائے قرض میں ہیں
فروعِ دین ہیں، فرضی نہیں ہیں فرض میں ہیں

پھر اک جگہ جو گھرے کافروں میں اہلِ ثغور   نہ تھا کوئی جو سکھاتا جہاد کے دستور
دعا میں زین عبا نے کہا کہ ربِ غفور   یہ شر ہو دور مسلماں کو دے وہ فہم و شعور
کریں خود اپنی مدد اور تجھے بھی یاد کریں
ضعیف گھر میں رہیں اور جواں جہاد کریں

سلاحِ جنگ کو یوں اور یوں کریں صیقل   رسد بھی چاہیے آغازِ جنگ سے اول
کھڑے ہوں مخبر و جاسوس ہر قدم ہر پل   شریکِ معرکہ ہوں مال و زر سے اہلِ دول
محاذِ جنگ پہ دنیا بھی اور دین بھی ہو
کہ اتحاد بھی تنظیم بھی، یقین بھی ہو

یہ اتحاد، یہ تنظیم، یہ یقین جو آج   زمانے بھر میں ہے رائج۔ فقط بطورِ رواج
نہ شاعروں کی ہے جدت نہ قائدوں کا مزاج   ہے اُس کی فکر جو تھا ابنِ صاحبِ معراج
جو آج اہلِ بصیرت کے ہاتھ آئے ہیں
یہ دُرِ ذخیرۂ دُرِ نجف سے پائے ہیں

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

دعا سے ان کی کوئی اب جلے کہ ہاتھ ملے
یہ باغِ علم و عمل کے تھے پھول پھولے پھلے
پسر تھے اُن کے جو زہرا کی گود کے تھے پلے
نبیؐ کے ذہن سے سوچا، چلن علیؑ کے چلے
علی کا رعب بھی تھا خُلقِ جدِّ امجد بھی
یہ اپنے وقت کے حیدر بھی تھے محمدؐ بھی

نبیؐ کے خُلق کے وارث، یہ خَلق کے مختار
حرم کے قافلے میں حق کے قافلہ سالار
زمینِ شام سے پوچھو جلال و جاہ و وقار
بندھے تھے ہاتھ مگر صدق کے علم بردار
یہ ترجمانِ فروع و اصول بن کے گئے
امامِ وقت تھے بالکل رسولؐ بن کے گئے

نبیؐ کا سلسلۂ علم و سیرت و اقوال
بیانِ خیر تھا کچھ اور کچھ روایتِ آل
مگر شہید ہوئے جب حسینِ صدق مقال
اُنہی کے ساتھ ہوا دفن سب وہ ماضی و حال
اگر نہ حضرتِ عابد کی ذات رہ جاتی
تو ہر حدیث میں غیروں کی بات رہ جاتی

اگر نہ عابدِ ذی جاہ سے جری ہوتے
تو پھر نہ باقرِ علمِ پیمبری ہوتے
نہ فقہِ جعفرِ صادق نہ جعفری ہوتے
نہ شہرِ علم، نہ حیدر، نہ حیدری ہوتے
خدا کے دین کی تذلیل ہو کے رہ جاتی
کتابِ پاک بھی انجیل ہو کے رہ جاتی

ایسے عقدہ کشا جب تھے بیڑیوں میں اسیر
تو آ گئی تھی وہ منزل بھی اک بہ روئے امیر
لک رہا تھا نظر سے جلالِ خیبر گیر
بھرے تھے غیظ میں یہ پانو پڑتی تھی زنجیر
جو منہ تھا سرخ تو رخسار تمتمائے ہوئے
یہ اک تو شیر تھے اور اس پہ چوٹ کھائے ہوئے

یہ حکم تھا کہ ابھرنے نہ دیں صدائے ضمیر
جو بات حق ہو وہ منہ سے نہ کہنے پائے ضمیر
نہ تیوریوں کی شکن سے بھی ہو ادائے ضمیر
نفاق کے تھے معلّم وہ سب برائے ضمیر
پھرے جو تخت سے دنیا بھلی بری پھر جائے
گلے پہ جرأتِ اخلاق کے چھری پھر جائے

بہ این تجمّلِ شاہی ز گاہِ حاکمِ شام
اٹھی بہ چشمِ خمارین سوئے امامِ انام
بہ صد غرورِ حکومت کیا شقی نے کلام
کہو خیال ہے کیا اے حسین کے گلفام
جو خیر خواہ بنے کچھ نہ کچھ صلا پایا
حسین نے مری بیعت نہ کی تو کیا پایا

یہ لفظ سنتے ہی بپھرا جو وارثِ کرّار
تو پہرے والوں کے ہاتھوں سے گر پڑے ہتھیار
لرز رہا تھا جو غصے کی تھرتھری سے بخار
تو بیڑیوں کی گئی دور دور تک جھنکار
کہا ڈپٹ کے، طریقِ بیاں سنبھال شقی
حسین اور تری بیعت! زباں سنبھال شقی

ذلیل کیا کوئی ناچار مجھ کو سمجھا ہے
نحیف و عاجز و بیمار مجھ کو سمجھا ہے
کچھ اپنی طرح سے فرّار مجھ کو سمجھا ہے
عمر سے پوچھ یہ سو بار مجھ کو سمجھا ہے
قیامت آئے جو غصے میں آستیں الٹوں
انہی بندھے ہوئے ہاتھوں سے میں زمیں الٹوں

نہ لے حسین کا نام اپنے ساتھ بد تہذیب
حسین پیکرِ صدق و صفا ہیں تو کذّیب
وہ اپنے جد کے توسّل سے کبریا کے حبیب
خدا کی خلق میں تیرے سلف خدا کے رقیب
سناں کی نوک پہ بھی اُن کے ساتھ میں قرآں
نفاق دل میں ترے اور ہاتھ میں قرآں

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بھلا حسین کا اعزاز تو نے پایا ہے؟ | ترے لیے بھی ۔ بذبحٍ عظیم ۔ آیا ہے؟
نبی کو تو نے بھی ناقہ کبھی بنایا ہے؟ | کسی ملک نے بھی جھولا تجھے جھلایا ہے؟
ارے بتا ترا نانا جہاں کا ہادی ہے؟
زباں سے بول تری ماں رسول زادی ہے؟

ترے گھرانے میں کوئی فلک جناب ہوا | کسی دلیر کا شیرِ خدا خطاب ہوا
جہاں میں کس کا پدر مالکُ الرقاب ہوا | کسی کا باپ زمیں پر ابوتراب ہوا
ہمارے جد کو تو بندے خدا سمجھتے ہیں
نبیؐ سے پوچھ، ترے جد کو کیا سمجھتے ہیں

علی نبیؐ کے برادر بھی، دل کا چین بھی تھے | درِ علوم بھی خیبر کی زیب و زین بھی تھے
فروغِ بدر بھی تھے فاتحِ حنین بھی تھے | اور ان کے بعد حسن بھی تھے پھر حسین بھی تھے
وہی چلن تھے وہی طرزِ کارزار بھی تھی
علی کا زور بھی قبضے میں ذوالفقار بھی تھی

دہم کو بھی شہِ مرداں کی شان سے وہ لڑے | دمِ دفاع بڑی آن بان سے وہ لڑے
جو خود اُدھر سے بڑھا اس جوان سے وہ لڑے | پہل نہ کی کبھی جس پہلوان سے وہ لڑے
امامِ وقت تھے خود امتحان لیتے تھے
کسی کو جرم سے پہلے سزا نہ دیتے تھے

مچا تھا شور کہ دیکھا نہ شہسوار ایسا | ملک بھی جس کے جلو میں ہیں اقتدار ایسا
فلک رکاب پہ جھک جائے ذی وقار ایسا | کسی کی تیغ نہ ایسی نہ راہوار ایسا
یہ مصطفیٰؐ کی نشانی، وہ یادگارِ علیؑ
یہ ذوالجناحِ پیمبرؐ، وہ ذوالفقارِ علیؑ

بھری وہ جس پہ جہاں سے وہ نابکار چلا | اسی نے وار دیا سر کو جس پہ وار چلا
پلک کے آ گئی جس پر وہ سوئے نار چلا | سقر کو شوم ۔ طویلے کو راہوار چلا
پکاری روح کوئی شے نہ میرے ساتھ چلی
میں جیسے آئی تھی ویسے ہی خالی ہاتھ چلی

جگر تپاں تھے ہر اک جاں الم سے تفتہ تھی | زبان کیا کہ صدا بھی گلو گرفتہ تھی
سقر کی سمت کو عمرِ رواں بھی رفتہ تھی | کبھی ہلال وہ تھی گہ مہِ دو ہفتہ تھی
کوئی نظر نہ ٹھہرتی تھی ضو کا حال یہ تھا
چمک سے فوج کو کاہش ہوئی کمال یہ تھا

وہ یوں حریف سے لیتی تھی جان جیسے قرض | خمِ فلک میں اماں کو چھپا تھا خطۂ ارض
حلال رزق ملے کچھ ۔ صیام کی تھی یہ عرض | نماز کہتی تھی مجھ پر ہے تیری طاعت فرض
جہاں ہو تو میں ترا احترام کرتی ہوں
چلائے جو تجھے اس کو سلام کرتی ہوں

پکارا صور کہ جھنکار ہو تو ایسی ہو | لہو کی نہر بہی دھار ہو تو ایسی ہو
خدا کے ہاتھ کی تلوار ہو تو ایسی ہو | جہاں یہ آئی ہے سرکار ہو تو ایسی ہو
خود اس کو مان گئے جبرئیل ایسی تھی
پروں کو وصل نہ سمجھی اصیل ایسی تھی

بشر تو کیا ہیں فرشتوں کو یاد تھی اس کی | جو تھا ارادۂ حق وہ مراد تھی اس کی
عجیب شان بہ وقتِ جہاد تھی اس کی | یہ قدر تھی کہ قضا خانہ زاد تھی اس کی
کبھی وغا میں اجل کا نہ کوئی داؤں چلا
اسی کے سائے میں پیکِ قضا بھی پاؤں چلا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

حسامِ شاہ سے ناری غضب میں گھر کے مرے | تری سپاہ سے آنکھوں کی طرح بھر کے مرے
سوار خون میں مچھلی کی طرح تر کے مرے | ہزار مر کے گرے، ادو ہزار گر کے مرے
اجل کی رو میں ہزاروں کنارِ جو سے بہے
لعینوں سے بہا، اور تن لہو سے بہے

یہ رنگ دیکھتے ہی پیدلوں کے دل بھاگے | دغا کا نقش یہ بیٹھا کہ بد عمل بھاگے
جو چل سکے نہ قدم سے وہ سر کے بل بھاگے | نہیبِ شیر سے آہو کی طرح پل بھاگے
یہ تیغ پھینک کے جامہ سمیٹ کے بھاگا
وہ ہاتھ جھاڑ کے دامن لپیٹ کے بھاگا

پکارتا تھا یہ پیاسا نہ جاؤ کُتم کے لڑو | جو دھوپ تیز ہو تو سائے میں علم کے لڑو
عرب نہیں ہو تو انداز سے عجم کے لڑو | پھر آؤ کھیت میں دو چار ہاتھ جم کے لڑو
ہمیں جگانے کہ خود جاگنے کو آئے تھے
دغا کو آئے تھے یا بھاگنے کو آئے تھے

مچا تھا شور کہ یہ حشر اٹھا کے دم لیں گے | بنائے شر کو جہاں سے مٹا کے دم لیں گے
پروں کو موج ہوا پر اڑا کے دم لیں گے | خدائی لوٹ پڑے تو بھگا کے دم لیں گے
وہ اک تو غیظ میں حیدر کے لالہ فام کی جنگ
وہ دوسرے پے حق تیسرے امام کی جنگ

دکھا رہا تھا سلف کا جو خون اپنا اثر | فرارِ خیبر و بدر و احد کا تھا منظر
یہ سن کے غیظ میں جھلا گیا وہ بانیِ شر | دیا یہ حکم کہ اس خوش بیاں کا کاٹ لو سر
مخدرات یہ سنتے ہی جان کھونے لگیں
مریضِ خستہ جگر سے لپٹ کے رونے لگیں

بلک بلک کے جو روئے تمام اہلِ حرم | بنا یزید کا دربار مجلسِ ماتم
کلیجہ تھامے تھیں ہاتھوں سے زینبِ پُرغم | پکارتا تھا دلِ مضطرب کہ ہائے ستم
وہ چپکے چپکے طمانچوں کے ڈر سے روتا ہے
صغیر سن مرا باقرِ یتیم ہوتا ہے

عجب نہیں یہ کہا ہو کہ یا علیؑ فریاد | پھنسی ہے تازہ مصیبت میں آپ کی اولاد
مریض پر یہ ستم، ناتواں پہ یہ بیداد | تمام گھر تو لٹا رہ گیا ہے اک سجّاد
نہ ہو جو یہ بھی تو دیکھوں کا کون ہے بابا
نہ چھوٹا بھائی نہ اکبر نہ عون ہے بابا

خوشی میں محوِ طرب تھا جو حاکمِ گمراہ | کہا تو ہو گا یہ اس سے پھپھی نے بھر کر آہ
ارے لعیں مرے بچے پہ رحم کر للّٰہ | مرے اخی کی نشانی ہے اب یہ غیرتِ ماہ
اسی پہ کیا ہے بس دل جلوں پہ تیغ پھرا
یزید، پہلے ہمارے گلوں پہ تیغ پھرا

اٹھائے تیغ برہنہ جو آرہا تھا شقی | سکینہ سینہ سپر ہو گئی تھیں بھائی کی
نگاہِ قہر یہ درباریوں سے کہتی تھی | ارے خدا سے ڈرو میں علی کی ہوں پوتی
ابھی شقی کو ستم کا مزہ چکھاتی ہوں
رسن کھلے تو چچا کو بلا کے لاتی ہوں

بڑھا شقی سوئے عابد جو کھینچ کر تلوار | پکڑ کے بیڑیوں کو اٹھ کھڑا ہوا بیمار
عیاں تھے رخ سے وہ غیظ و جلال کے آثار | کہ جیسے قبرِ پیمبرؐ پہ حیدرِ کرّار
پکارتی تھی نظر کچھ نہ کچھ سزا دیں گے
علی کے لال ہیں بجلی ابھی گرا دیں گے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

یہ رنگ دیکھ کے وہ نابکار گھبرایا | لکھا ہے پنجۂ شیرِ خدا نظر آیا
جو یہ نہیں تو جلالت سے ان کی تھرّایا | لرز کے چیخ کے گھگیا کے ڈر کے غش کھایا
بڑھی تھیں ہاتھ پکڑنے کو۔ رک گئیں زینب
سجودِ شکر میں خوش ہو کے جھک گئیں زینب

مصیبت آئی تھی جو ناگہاں، وہ دم میں ٹلی | خزاں سے پھول بچا کھل گئی دلوں کی کلی
تمام اہلِ حرم پڑھتے تھے خفی و جلی | دعائے ردِّ بلیات و وردِ نادِ علی
اثر دکھا گئی آخر "سیفِ جلی" کی صدا
فضا میں گونج رہی تھی علی علی کی صدا

وفورِ خوف سے سب اٹھ کھڑے ہوئے اک بار | حرم کو لے گئے زندانِ غم میں ظلم شعار
یزیدِ نحس کو دہشت سے ہوش تھا نہ قرار | گیا جو گھر میں تو رو یا وہاں بھی زار و قطار
جو نیند آئی تو منھ کو دل و جگر آئے
رسولؐ خواب میں روتے ہوئے نظر آئے

نبیؐ کی آہ سے ڈر کر اٹھا جو ظلم شعار | حرم کو قیدِ ستم سے رہا کیا ناچار
بلا سے چھوٹ کے سوئے کربلا چلا بیمار | وہاں پہنچ کے بنائے مسافروں کے مزار
لگا کے پار شریعت کے اس سفینے کو
دیارِ کرب و بلا سے گئے مدینے کو

مدینۂ نبوی میں مثالِ گوشہ نشیں | پدر کی یاد میں شام و سحر رہے غمگیں
نماز، روزہ، تلاوت، دعا بہ قلبِ حزیں | یہ زندگی کے مشاغل تھے اور امام مبیں
رہِ عمل میں نہ تھا کچھ نمود و نام سے کام
امامِ وقت تھے۔ رکھا خدا کے کام سے کام

کبھی یزید کا فتنہ خدا کے گھر دیکھا | کبھی نبیؐ کے مدینے میں شور و شر دیکھا
کبھی لہو کا تلاطم اِدھر اُدھر دیکھا | زوال و اوج خلافت کا عمر بھر دیکھا
ہر ایک حال میں غیروں سے بھی بھلائی کی
ہر ایک موڑ پہ امّت کی رہنمائی کی

نہ طاقتوں سے یہ دب کر رہے نہ ٹکرائے | بہ اعتدال اٹھایا قدم، جدھر آئے
مگر جو فرضِ امامت تھا، وہ بجا لائے | دعا بھی مانگی تو قدرت کے راز بتلائے
جہالتوں کے گڑھے حکمتوں سے پاٹ دیے
اسی اصول پہ چالیس سال کاٹ دیے

خلافتِ اموی نے ہزار ظلم کیے | مگر حسین کا وارث بہ صبر و شکر جیا
ہوا نہ یہ بھی گوارا تو جل کے زہر دیا | مچا یہ شور۔ شقی نے نبیؐ کو لوٹ لیا
قتیلِ جور و جفائے ولید ہوتے ہیں
جنابِ عابدِ بیکس شہید ہوتے ہیں

ابل پڑا تھا جو ظلمِ شدید کا دھارا | مریضِ آلِ نبیؐ کو فریب سے مارا
تنِ حزیں متورّم جو ہو گیا سارا | تو دل ہوا اثرِ سمِ قاتل سے آہ صد پارہ
چھنے جو قلب و جگر شاہِ بے وطن کی طرح
کلیجہ کٹ کے نکلنے لگا حسن کی طرح

یہ ظلم ایسے خدا دوست پر روا ہے کہاں | جو گوشہ گیر۔ عبادت گزار۔ نافلہ خواں
نہ ملک سے جسے مطلب۔ نہ تن میں تاب و تواں | غمِ حسین میں چالیس سال سے گریاں
جو دیکھتا رہا ظلم و ستم کے رخ سارے
جبھی تو گھل گئے تھے روتے روتے رخسارے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

منا رہے ہیں خوشی ظلم وجور کے بانی   پڑا ہے غش میں حسینِ غریب کا جانی
دمِ نماز جو چونکا یہ حیدرِ ثانی   وضو کے واسطے اٹھ کر طلب کیا پانی
جو پانی آیا تو منھ آنسوؤں سے دھونے لگے
بھری نگاہوں میں بابا کی پیاس رونے لگے

تڑپ کے دل نے کہا ہائے سیدِ خوشخو   یہی تو ہے نہ بلا ئیں دن جو بہرِ وضو
اسی کی چاہ میں کوثر کو چل بسے مہرو   اسی کے واسطے عموّ کے کٹ گئے بازو
یہی تو وہ ہے جو بے شیر نے نہ پایا تھا
اسی کو مانگ کے گردن پہ تیر کھایا تھا

وضو سے ہو کے جو فارغ چلے مصلّے پر   جلو میں ساتھ تھے باقرؑ، کہا کہ نورِ نظر
بہت قریب ہے اس نیمجاں کا وقتِ سفر   نبیؐ کی شرع کے اب تم ہو ہادی و رہبر
غمِ حسین تو ہر دوستدار کو سونپا
یہ دین تم کو۔ تمھیں کردگار کو سونپا

اصولِ دین سے امت کو آشنا کرنا   فروعِ دین کی ترویج، جا بجا کرنا
مخالفوں سے رواداریاں سدا کرنا   مگر مجالسِ غم دھوم سے بپا کرنا
خوشی حبیبِ خدا کی غمِ حسین سے ہے
حیاتِ دینِ نبیؐ، ماتمِ حسین سے ہے

وہ سامنے مرا ناقہ جو ہے مرے دلدار   رہا رفیق یہ بائیس حج میں لیل ونہار
مجھے ہے اس سے محبت، تو اس کو مجھ سے ہے پیار   تم اس غریب کو بھی نہ مارنا زنہار
اذیت اس کی مجھے ناگوار ہے بیٹا
کہ یہ بھی میری طرح جاندار ہے بیٹا

دلوں کو تھام لیں اب عاشقانِ زینِ عبا   یہیں اک اور سناؤں حدیثِ جور وجفا
دمِ وصیتِ آخر یہ ذکرِ ناقہ تھا   اک آئنہ ہے صعوباتِ شام وکوفہ کا
بدل چکی تھی اگرچہ روش زمانے کی
مگر نہ بھولی تھی تکلیف تازیانے کی

غرضکہ آئے مصلّے پہ اور پڑھی وہ نماز   کہ جس کے بعد تھی حدِ وصالِ ناز ونیاز
ہر اک ذکر طویل اور ہر اک سجود، دراز   پکارتی تھی یہ روحِ حسینِ سجدہ نواز
مجھے بھی ناز ہے جس پر یہی وہ طاعت ہے
یہ آخری مرے سجّاد کی عبادت ہے

ہوئی تمام جو آخر نمازِ جانِ رسولؐ   دعا و حمد کے لب چومتا تھا حسنِ قبول
دیا جو شکر کے سجدے کو حق کی یاد میں طول   تو ایک عصر کا یاد آیا سجدۂ مقبول
اٹھے جو روتے ہوئے کوچ کر گئے سجّاد
کہا حسین حسین اور مر گئے سجّاد

اٹھائی دوڑ کے باقرؑ نے لاش رو رو کر   تمام بی بیاں ماتم میں پیٹنے لگیں سر
محلّۂ نبی ہاشم میں غل مچا گھر گھر   اٹھا جہاں سے عزادارِ سبطِ پیغمبرؐ
چھٹا وہ آل سے جو آسرا تھا غربت کا
بجھا چراغ شہِ کربلا کی تربت کا

عزا میں بال بکھیرے۔ بصد فورِ الم   تڑپ رہے ہیں نبیؐ و علیؑ کے اہلِ حرم
جو صبح وشام مناتا رہا حسین کا غم   اب اہلِ بیتِ پیمبرؐ میں اُس کا ہے ماتم
جو نوحہ خواں تھا، اسے جب خموش پاتی ہیں
مجالسِ غمِ شبیر خاک اڑاتی ہیں

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نبیؐ و حیدرؑ و زہراؑ کی روح ہے ناشاد | حسینؑ کا ہے یہ نوحہ کہ ہائے اے سجّاد
بتولؑ کہتی ہیں رو کر کہ یا خدا فریاد | سہے گی دہر میں کیا کیا ستم مری اولاد

جفا سے قتل کیا ۔ جبر و قہر سے مارا
مرے مریض کو ظالم نے زہر سے مارا

نبیؐ کی آل میں کچھ کم ہوا جو شورِ فغاں | کیا علیؑ کے محبوں نے غسل کا ساماں
بہ حدِ شرع تنِ پاک جب ہوا عریاں | تھے گہرے گھاؤ کے پشت و کمر پہ چند نشاں

تڑپ کے سب نے کہا۔ ہائے داغ دے کے چلے
یہ قیدِ شام کا تحفہ لحد میں لے کے چلے

کفن کے بعد ہوا جبکہ آخری دیدار | دفورِ گریہ میں حیراں ہوئے صغار و کبار
نظر پڑا رخِ روشن پہ یہ سماں اک بار | کھنچی ہیں جیسے لکیریں سی کچھ سرِ رخسار

کہا کسی نے ۔ یہ اسرار ہو عیاں کیسے ؟
یہ چشمِ پاک سے تا ریش ہیں نشاں کیسے ؟

یہ بات سن کے سبھی نے دلوں پہ داغ سہے | مگر تڑپ کے یہ باقرؑ نے چند لفظ کہے
اُن اشکوں کے یہ نشاں ہیں جو ساری عمر بہے | یہ سن کے ہوش نہ شیروں کے برقرار رہے

چبا کے ہونٹوں کو تڑپے جنابِ زیدِ شہید
ان آنسوؤں کا ہیں لُبِّ لباب زیدِ شہید

اٹھا جنازۂ بیمارِ کربلا افسوس | سوئے بقیع مسافر رواں ہوا افسوس
ہر اک پسر نے عمامہ پٹک دیا افسوس | یہ سر کو پیٹ کے باقرؑ نے دی صدا افسوس

حرم کو چھوڑ کے جاتے ہیں یوں کہیں بابا
یہ صبر و حلم میں سجاد تو نہیں بابا

وہ زخم پنڈلیوں کے پھر دکھائیے بابا | جراحتوں پہ تو مرہم لگائیے بابا
سنا کے شام کی خبریں رلائیے بابا | وہ پھر "اُقَادُ ذَلِیلاً" سنائیے بابا

دہاں جو بنتِ علیؑ کو جلال آیا تھا
حضور نے نہیں کیا کہہ کے پھر منایا تھا

وہ قیدِ ظلم مجھے آج تک نہیں بھولی | وہ شام و کوفہ کے بازار اور آلِ نبیؐ
رسن میں لٹکے تھے جو ننھے ننھے دو قیدی | وہ ایک میں تھا اور اک میری نیم جان بچی

نبیؐ سے خلد میں یہ غم تمام کہہ دینا
سکینہ بی بی کو میرا سلام کہہ دینا

بس اے نسیم کہ مجلس میں حشر ہے برپا | نہ کھائیں غش کہیں اب روتے روتے اہلِ عزا
دعا کا وقت ہے، منبر پہ کر خدا سے دعا | الٰہی حضرتِ سجّادِ پاک کا صدقہ

سجودِ عشقِ حقیقی کا ذوق دے ہم کو
خلوص والی عبادت کا شوق دے ہم کو

نوٹ

اگر اس مرثیے میں حضرت امام زین العابدینؑ کی شہادت کی بجائے دوسرے مصائب پڑھنا ہوں تو صفحہ ۲۷۴ کی حسب ذیل بیت کے بعد وہ بیس بند پڑھے جائیں جو اگلے صفحہ ۲۸۰ سے صفحہ ۲۸۴ تک درج ہیں۔

لگا کے پار شریعت کے اس سفینے کو
دیارِ کرب و بلا سے چلے مدینے کو

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مصائب کا دوسرا جوڑ

لگا کے پار شریعت کے اس سفینے کو
دیارِ کرب و بلا سے چلے مدینے کو

عماریاں وہ سیہ پوش وہ نبیؐ کے حرم | پھٹی ردائیں سروں پر، گواہِ ظلم و ستم
مریضِ قافلہ سالار، دل شکستۂ غم | لیے تھا دوشِ مبارک پہ اک سیاہ علم
وہ بی بیوں کی فغاں، ہائے دل کے چین حسین
کبھی بکا، کبھی نوحہ، کبھی حسین حسین

فغان و مجلس و ماتم میں کاٹ کر وہ سفر | وطن کے پاس پکاری یہ دخترِ حیدر
سلام اے مرے نانا کے بلدۂ انور | مدینۂ نبوی! اب مجھے قبول نہ کر
تمام اپنے عزیزوں کو کھو کے آئی ہوں
میں کربلا میں بھرے گھر کو رو کے آئی ہوں

دلا نہ یاد مجھے وہ سوئے سفر جانا | وہ محملوں کے قریب بھائی جان کا آنا
قنات روک کے عباس کا مجھے لانا | وہ ہاتھ تھام کے ناقے پہ آپ بٹھلانا
پھری ہوں یوں کہ وہ سب اقربا بھی سر پہ نہیں
یہ دن ہے آج کہ ثابت ردا بھی سر پہ نہیں

اُدھر نبیؐ کے مدینے میں عید گھر گھر ہے | یہ شور ہے کہ وطن میں ورودِ سرور ہے
خوشی میں کوئی جواں محوِ ذکرِ اکبر ہے | کسی کو شوقِ جمالِ نشانِ حیدر ہے
یہی ہے غل کہ رشکِ مشرقین آتے ہیں
چلو مزارِ نبیؐ پر حسین آتے ہیں

محلۂ بنی ہاشم میں جب گئی یہ خبر | تو جمع ہو گئیں سب عورتیں بتول کے گھر
کسی نے ہنس کے کہا، شکرِ خالقِ اکبر | کوئی یہ فاطمہ صغرا سے بولی چلا کر
مریض تیرے مسیحا پھرے مبارک ہو
شفا ہوئی ترے بابا پھرے مبارک ہو

سفر سے بنتِ علی شاد کام آتی ہیں | وطن میں خواہرِ شاہِ انام آتی ہیں
حرم میں ہو کے ذوی الاحترام آتی ہیں | تمہاری مادرِ عالی مقام آتی ہیں
ہر ایک شے کو ابھی دیکھ بھال لو صغرا
وہ ننھے بھائی کا جھولا نکال لو صغرا

کسی نے حضرتِ ام البنین سے ہنس کے کہا | مبارک آپ کو اے زوجۂ ولیِ خدا
سفر سے آپ کا عباس شہ کے ساتھ پھرا | دعائیں دے کے پکاری وہ ثانیِ سارا
خدا کا شکر کہ زہرا کا نونہال پھرا
بڑی خوشی تو یہ ہے فاطمہ کا لال پھرا

قریب آئی ادھر عترتِ جنابِ امیر | وہ گردِ راہ رخوں پر وہ غم سے حال تغیر
کبھی فغاں تو کبھی ذکرِ ظلمِ فوجِ شریر | قدم قدم پہ یہ پیہم پکارتا ہے بشیر
سفر میں فاطمہ کے نورِ عین قتل ہوئے
مدینے والو تمہارے حسین قتل ہوئے

قیامت آئی جدھر کو یہ بے دیار آئے | غمِ حسین میں بیتاب و بے قرار آئے
جنابِ عابدِ بیمار اشکبار آئے | مزارِ احمدِ مرسل پہ سوگوار آئے
بکا سے روضۂ عالی وقار ہلنے لگا
فغاں وہ کی کہ نبیؐ کا مزار ہلنے لگا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کوئی پکاری کہ نانا فلک ستائی ہوں | میں شرم سے یہاں آنے میں تھرتھرائی ہوں
یہ نذر آپ کے روضے پہ لے کے آئی ہوں | تمھارے ماہ لقا کی سنانی لائی ہوں

یہ لیجیے مرے بھائی کا سرخ جامہ ہے
لہو بھرا ہوا یہ آپ کا عمامہ ہے

کسی کا غل تھا کہ بازار میں گئی نانا | شتر پہ بلوۂ کفار میں گئی نانا
غضب ہے مجلسِ مے خوار میں گئی نانا | یزیدِ نحس کے دربار میں گئی نانا

شقی کی بزم میں کیا کیا نہ شور و شر دیکھا
ہزار ناریوں نے مجھ کو ننگے سر دیکھا

کسی نے فاطمہ صغرا سے بھی یہ جا کے کہا | نبیؐ کی قبر پہ اُتری ہے آلِ خیرُ الوریٰ
یہ سن کے گھر سے چلی دخترِ امامِ ہدا | وہ شاد حضرتِ اُمُّ البنینؑ وہ خوش صغرا

یہاں جو آئیں تو کچھ اور ہی سماں دیکھا
کہ چند بی بیوں کو مائلِ فغاں دیکھا

نبیؐ کی قبر پہ وہ بیقرار بیٹھی ہیں | الم میں خاک بسر دلفگار بیٹھی ہیں
فغاں ہیں سینہ و سر بار بار پیٹتی ہیں | سیہ لباس میں وہ سوگوار بیٹھی ہیں

الم میں دیکھنے والوں کی جان کھنچتی ہے
لحد پہ ایک ضعیفہ تو یوں تڑپتی ہے

یہ اس سے کہنے لگی فاطمہ جگر افگار | تمھارے حال پہ بی بی نہ صبر ہے نہ قرار
کہاں سے آئی ہو کیا نام ہے میں تم پہ نثار | خبر ہو کچھ تو کہو حالِ سیدِ ابرار

سنا تھا ہم نے کہ تشریف لائے ہیں حسینؑ
کہیں ٹھہر گئے یا گھر کو آ رہے ہیں حسینؑ

شناخت کر کے یہ بولیں بہ درد و رنج و تعب | ارے مجھے نہیں پہچانتی ہو تم بھی اب
رسولِ رب کی نواسی ہوں بنتِ ضیغمِ رب | میں واری فاطمہ تیری پھوپھی ہوں میں زینبؑ

بدل گئی مری صورت وہ غم شدید ہوئے
میں قید میں گئی بابا ترے شہید ہوئے

سفر میں قاسمِ بے پر بھی مر گئے صغرا | پھوپی کے دونوں دلاور بھی مر گئے صغرا
مرے جواں علی اکبر بھی مر گئے صغرا | تمھارے ننھے برادر بھی مر گئے صغرا

سُنا یہ نوں نے جگر رکھ دیا جو بر ما کے
گری زمیں پہ صغرا مریض غش کھا کے

لحد پہ شورِ فغاں سے بپا ہوا محشر | تڑپ کے رہ گئیں اُمُّ البنینؑ خستہ جگر
سنی خلافِ توقع جو کربلا کی خبر | عصا کو ٹیک کے اُٹھیں جلال میں بھر کر

کہا یہ دخترِ زہرا سے کیا نہ تھا عباسؑ
یہ ظلم ہو گئے اور دیکھتا رہا عباسؑ

شہید ہو گئے مقتل میں سب یہ ماہ لقا | سر اس نے کیوں نہ کٹایا بجائے شاہِ ہدا
مجھے پسر نے الٰہی کہیں کا بھی نہ رکھا | میں اب بتولؑ کو کیا منہ دکھاؤں گی مولا

قسم خدا کی یہ تقصیر میں نہ بخشوں گی
جو یوں ہوا ہے تو پھر شیر میں نہ بخشوں گی

وہ رو کے بولیں کہ اماں یہ بات لب پہ نہ لاؤ | وہ میرے بھائی کے شیدا تھے ان پہ طیش نہ کھاؤ
مرے اخی کی محبت مجھے نہ یاد دلاؤ | یہ دیکھو بیٹھی ہیں بھابی انھیں گلے سے لگاؤ

وہ مرتے مرتے مطیعِ امام بن کے رہے
یہ لونڈی بن کے رہیں وہ غلام بن کے رہے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بہو کی سمت بڑھیں یہ جو ہاتھ پھیلا کر | قدم پکڑنے کو رو کر اٹھی وہ خستہ جگر
گلے لگا کے یہ بولیں۔ نثار میں تجھ پر | مرے حسین پہ تو نے فدا کیا شوہر
نبی کی قبر پہ زہرا ابھی جان کھوتی تھیں
نسیم ساس بہو یوں لپٹ کے روتی تھیں

علم ہے جانِ عمل، علم سے ہے شانِ عمل | علم ہی شانہ کشِ زلفِ پریشانِ عمل
دیدۂ عقل، جو پائے کہیں پایانِ عمل | علم ہی علم ملے، تا حدِ امکانِ عمل
باعمل تھے، نہ عمل ہی نے جنم پایا تھا
عَلَّمَ آدَمَ الْاَسْمَاءَ تو جب آیا تھا

بحثِ اِنّی جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیفَہ کا یہ مضموں ہے اٹل | پست ہیں علم کی رفعت سے ملائک کے عمل
مفتخر تھے جو وہ تسبیح پہ اول اول | کہہ کے لَا عِلْمَ لَنَا خود یہ گرہ کر دی حل
شاہد اس فیصلۂ غیب کا قرآں ہوا
جس نے کی علم کی تحقیر، وہ شیطاں ہوا

علم کی نہرِ رواں قلزمِ قدرت سے بہی | اک نمی جس کی ہے کونین کی بالغ نگہی
علم نے گوشِ خرد میں مرے یہ بات کہی | میں ہوں اک وصفِ الٰہی، وہ مجازاً ہی سہی
عین ذات اس کا ہے علم اس سے جدا ہی کب ہے
یہ جدا ہو تو خودی ہے، وہ خدا ہی کب ہے

علم تخمیرِ چمن، علم شجر، علم ثمر | علم تقدیرِ زمن، علم قضا، علم قدر
علم نظارہ کش و ناظر و منظور و نظر | علم ہی پردہ درِ غیب و حجابِ اکبر
قابَ قوسین بھی ہے، وحی کا ہمراز بھی ہے
علم محبوب کے محبوب کی آواز بھی ہے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

علمِ مشاطۂ تخلیق کا ہے خمیازہ
علم آوازِ سرِ طور کا ہے آوازہ
علم اقدار کا اندازۂ بے اندازہ
علم روئے سحرِ کُن فیکوں کا غازہ

تا سلونی یہ قدامت کا مزہ تازہ ہے
علم ہی شہر ہے، اور علم ہی دروازہ ہے

علم ہے کاشفِ اسرار بھی اور راز بھی ہے
طائرِ عالمِ ہُو کا پرِ پرواز بھی ہے
سر بہ سجدہ بھی ہے سجدے میں سرافراز بھی ہے
سوزِ دلسوز بھی ہے، سازِ خدا ساز بھی ہے

جب ہو خاموش تو قرآن مبیں ہوتا ہے
بول اٹھے تو یہی روحِ امیں ہوتا ہے

منصبِ خضر پہ ہر راہ میں مامور ہے علم
دور ہے منزلِ مقصد بھی اگر دور ہے علم
جہل ہے سنگِ گراں، صاعقۂ طور ہے علم
چشمِ یعقوبِ بصیرت کے لیے نور ہے علم

ظلمتوں میں بھی وہ دیکھے گا جو ہوگا بینا
جلوہ گاہوں میں بھی پائے گا نہ کچھ نابینا

علم کے ہاتھ میں ہے توسنِ جودت کی لگام
خرد و عقل ہیں بے علم ہمیشہ ناکام
علم سے دور جو ہو، اس کا ابوجہل ہے نام
اور جو ہو علم میں راسخ، وہ نبی یا ہے امام

علم کا راز فقیری میں نہ شاہی میں ہے
بات سیدھی سی یہ ہے، علمِ الٰہی میں ہے

فیض سب علمِ الٰہی سے نبیؐ نے پایا
جو ملا حق سے نبیؐ کو، وہ علیؑ نے پایا
سب نے ہی پایا۔ لعینہ نہ کسی نے پایا
پھول کا رنگ جو پایا تو کلی نے پایا

حق نے بھیجا جو نبیؐ کے لیے حقاً حقاً
نفس کو اپنے دیا آپ نے زقاً زقاً

علمِ احمدؐ جو شہِ عقدہ کشا تک پہنچا
راست وہ سب، حسنِ سبز قبا تک پہنچا
سبطِ اصغر کو ملا، زینِ عبا تک پہنچا
شکلِ قرآن میں آیا تھا، دعا تک پہنچا

بعد اجمال کے تشریح کی باری آئی
گھر میں سجّاد کے باقر کی سواری آئی

وارثِ مسندِ احمدؐ ہیں جنابِ باقر
جانشینِ جدِ امجد ہیں جنابِ باقر
جعفری فقہ کے مسند ہیں جنابِ باقر
باقرِ علمِ محمدؐ ہیں جنابِ باقر

بال کی کھال اتاری، رگ و ریشہ چیرا
نشترِ فکر سے ذرات کا سینہ چیرا

علم ہی علم ہے، آغاز بھی انجام بھی وہ
نور ہی نور ہے بس، صبح بھی وہ شام بھی وہ
جس کو خود کام بھی اچھا ہی کہیں، کام بھی وہ
جو محمدؐ کا لقب، نامِ خدا نام بھی وہ

دل میں محفوظ بھی ہیں، لوح میں مرقوم بھی ہیں
پانچویں ہادیِ دیں، ساتویں معصوم بھی ہیں

پارۂ مصحفِ اعجازِ شہِ بدر و حنین
سورۂ محکمِ تفسیرِ رسول الثقلین
آنکھیں آیات کی دیکھا کریں وہ نورِ انعین
ان کی ماں بنتِ حسن، ان کے پدر جانِ حسین

کُل ائمہ میں یہی وہ دُرِ یکدانہ ہیں
اک امام آپ کے دادا ہیں تو اک نانا ہیں

ہر سخن، مدرسۂ فکرِ شہِ بدر و حنین
شکلِ انساں میں، احادیثِ رسول الثقلین
زندگی زہد، غذا علم، بکا نصب العین
شاملِ کرب و بلا، یوسفِ یعقوبِ حسین

راہِ مولا میں جو بچپن سے کنویں جھانکے ہیں
جادۂ حق میں بصیرت کے گھر ٹانکے ہیں

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

علم باقی ہے تو ہے علم کی مسند قائم
م سے ان کے حق و باطل کی رہی حد قائم
اک محمدؐ سے انھیں کے ہیں محمدؑ قائم
رہ گئے ان کے جد و کد سے اب و جد قائم

جد علی، باپ علی، دو گُلِ گلزارِ علی
اس محمد کے گھرانے میں ہوئے چار علی

سحر و شام انھیں، علمِ محمدؐ سے ہے کام
دے دیا ہے جو محمدؐ نے انھیں اپنا نام
یا تو زہراؑ کو کیا آپ نے یا ان کو سلام
جب تو ہے چشمِ نبیؐ میں وہ بلند ان کا مقام

میری خاطر سے نہیں، دین کی خاطر پوچھو
جاؤ اصحاب میں ہوں گے کہیں جابرؓ پوچھو

قد میانہ، تو چمکتے ہوئے رخسار حسیں
شکلِ ظاہر کے مرقع کی ہیں آیاتِ مبیں
حسنِ یوسف میں صباحت، تو یہ حسنِ نمکیں
بال بھورے کئی بل کھائے ہوئے نرم جبیں

رنگ پھیکا ہو نہ کیونکر مہِ کنعانی کا
کچھ زمانے میں مزہ ہے تو نمک پانی کا

جس کی ہر موج سے کونین کو تھی سرشاری
چشمۂ فیض سے تھے علم کے دریا جاری
فیضِ باری سے عطا گیر تھے باری باری
تشنگانِ مئے عرفاں، بہ صفِ میخواری

یوں تو ہونے کو صد و بست[3] میں شاگردوں میں
بو حنیفہ سرِ فہرست ہیں شاگردوں میں

مجتمع رہتے تھے ڈیوڑھی پہ طلبگارِ کرم
در پہ لٹتے تھے دُرِ علم جو ہر دم، پیہم
بھیک سب لے کے چلے، کوئی زیادہ کوئی کم
راوی و قاری و حفّاظِ عرب ہوں کہ عجم

اپنی اپنی تھی طلب، صرف تھا اپنا اپنا
تنگ دل دریا کا نہ تھا۔ ظرف تھا اپنا اپنا

ع حضرت مہدی آخر الزماں جن کا نام محمد ہے
س ایک صحابی کا نام
س یعنی سیکڑوں

آپ کے عہد میں بنتا تھا خلافت کا کفیل
حاکمِ شام ہشام، اہلِ شعارِ قابیل
حج کو اک بار جو آیا کہیں وہ صاحبِ فیل
حرمِ پاک میں موجود تھے یہ فخرِ خلیل

آل تھے آپ تو قرآن لبِ گویا تھا
یہ نہ ہوتے تو پھر اللہ کے گھر میں کیا تھا

اک دن اک خطبے میں ارشاد بصد ناز کیا
شکر صد شکر! خدا نے ہمیں ممتاز کیا
میرے نانا کو رسالت سے سرافراز کیا
وحی کی۔ علم دیا۔ صاحبِ اعجاز کیا

جس کی عادت ہے سعادت وہ ہمیں جانے گا
جو ہمیں جانے گا، اللہ کو پہچانے گا

مثلِ قرآن رسالت کا صحیفہ ہم ہیں
جد کی نسبت سے، عبادت کا وظیفہ ہم ہیں
منتخب، از رہِ آیاتِ شریفہ ہم ہیں
جب محمدؐ کے خلف ہیں تو خلیفہ ہم ہیں

اپنا پیرو جو ہے وہ جادۂ انصاف میں ہے
جو مخالف ہے، وہ شیطان کے اخلاف میں ہے

دشمنِ آلِ نبیؐ تھا جو خبر دے عاری
جل گیا، مالکِ جنت کے سخن سے ناری
مانعِ قتل حرم میں جو رہی ناچاری
منھ سے اُف بھی نہ کیا، اُف رے تری عیاری

گھر پہ جاتے ہی تُلا ان کو بلانے کے لیے
کربلا، شام کے خطے کو بنانے کے لیے

والیِ شہرِ مدینہ کو کیا خط تحریر
شام میں بھیج دے باقرؑ کو بہ حسنِ تدبیر
جب سرِ صفحہ یہ الفاظ ہوئے تھے تسطیر
غوطہ زن خون کے دریا میں تھا ظالم کا ضمیر

نیّتِ قتل، کیے دل میں جو پنہاں لکھا
ہاتھ سے اپنے یہ اپنا خطِ عصیاں لکھا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

قمرِ علمِ پیمبر نے جو پائی یہ خبر | رخ کیا شام کی جانب صفتِ نورِ سحر
پیرہنِ علم، تو دانش کا عمامہ سر پر | راحلہ رحمتِ معبود، تو حق زادِ سفر

افقِ نور سے رہبر مع جعفر نکلا
صبحِ صادق کو لیے مہرِ منور نکلا

جادہ پیما ہوئے دونوں دل و جانِ اسلام | ایک بالقوۃ امام، ایک تھے بالفعل امام
ہر قدم اٹھ کے کیا گردنے رستے میں سلام | صبح اور شام چلے تب کہیں پہنچے سرِ شام

حق کی تبلیغ کو قرآن کے پارے اترے
شام میں منزلِ زہرا کے ستارے اترے

مہماں قصرِ ہشامی میں فروکش ہوئے جب | تین دن تک نہ ملا ان سے رعونت کے سبب
ہنس کے کہتا تھا خلافت کا گرامی منصب | ایسا کج خُلق اور اپنا ہے خلیفہ کا لقب

باقرِ علم جو تھے حلم میں نانا کی طرح
گھر میں فرعون کے ٹھہرے رہے موسیٰ کی طرح

تیسرے روز بصد سازش و حیلہ سازی | منعقد کی گئی دربار میں تیر اندازی
ہو گئے جمع اکھاڑے کی حدوں کے غازی | بازیاں لگ کے ہوئی خوب نشانہ بازی

ذوقِ شاہی سے بن آئی تھی کمانداروں کی
تیر تُکّوں پہ کٹی گزران خطا کاروں کی

آئی بھرپور جوانی پہ جو وہ محفلِ عام | طلبی شہ کی ہوئی، آ گئے سرِ بزم امام
طنز کے لہجے میں بولا لبِ باطل سے ہشام | اے یداللہ کے دلبر، پسرِ خیرِ انام

اہلِ اعزاز بھی ہو، وارثِ اعجاز بھی ہو
تابعِ حکمِ قضا، تم قدر انداز بھی ہو

بولے باقر کہ ضعیفوں میں یہ طاقت ہے کہاں | خود مری پشت ہے ہونے کو کوئی دن میں کماں
عذر یہ سن کے بھی چھوڑی جو نہ اس شوم نے جاں | تب بڑھے کس کے کمر، لے کے کماں شاہِ زماں

اس ستم گار کے تارِ رگِ جاں کو کھینچا
یوں جگر گوشۂ حیدر نے کماں کو کھینچا

سر کیا تیر نشانے کی طرف سر سے چلا | قلبِ نقطہ میں در آیا صفتِ تیرِ قضا
دوسرا۔ پہلے کے سوفار میں جا کر بیٹھا | تیسرا۔ دوسرے پیکان کی چٹکی میں گڑا

کھو گئی عقل یہ فن دیکھ کے بے پیروں کی
شاخ در شاخ جو چھڑ بن گئی نو تیروں کی

نو فلک جھک کے پکارے کہ مہارت دیکھو | نو بہ نو طرز ہیں، نو تیروں کی صورت دیکھو
سب کے تھنوں میں دیے تیر یہ جرأت دیکھو | تیر ہو جاؤ۔ نہ بے وجہ ندامت دیکھو

دل کا ارماں نہ دلِ شعلہ فشاں سے نکلا
وقت ہاتھوں سے گیا، تیر کماں سے نکلا

بادشہ تیرِ الم دل پہ جو کھائے ہوئے تھا | شرم سے دشمنِ دیں آنکھ چرائے ہوئے تھا
ہاتھ ماتھے پہ رکھے سر کو جھکائے ہوئے تھا | آستیں جانِ یداللہ چڑھائے ہوئے تھا

وقت کہتا تھا کہ دولت پہ زوال آیا ہے
آفتابِ شہِ مرداں کو جلال آیا ہے

مصلحت میں تھا ہوا بڑھ کے بغلگیر ہشام | کس لجاجت سے یہ کی عرض کہ یا شاہِ انام
عبدِ ناچیز غلام آپ امام ابنِ امام | بیٹھیے چل کے اُدھر تخت پہ اے عرش مقام

تخت کا بخت پھرا سرورِ ذیشاں بیٹھے
صورتِ نقشِ نگیں فخرِ سلیماں بیٹھے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

دردان بن کے تصنع سے خلیفہ نے کہا | کہیے حضرت یہ ہنر آپ نے کس سے سیکھا
وے باقر ہمیں سیکھنے کی حاجت کیا | کس نے جبریل کو پرواز بتائی یہ بتا

مور کو شیوۂ آواز سکھایا کس نے
شیر کو صید کا انداز سکھایا کس نے

لوگ سیکھیں گے یہ انداز، بھلا سیکھ تو لیں | طرزِ جبریل کو شہباز، بھلا سیکھ تو لیں
لال، داؤد کی آواز، بھلا سیکھ تو لیں | احمدِ پاک کا اعجاز بھلا سیکھ تو لیں

مکتبِ حق میں جو قرآں مع تفسیر پڑھے
نہ وہ لکھے نہ پڑھے اور خطِ تقدیر پڑھے

اپنی رحمت سے جسے چاہے خدا جوہر دے | ہو صدف پر جو نظر، موتیوں سے منہ بھر دے
ظرف ہی جس کا ہو ہلکا وہ اسے کیونکر دے | موت آجائے جو چیونٹی کو کہیں وہ پر دے

ہم کو ہر وصف دیا، جوہرِ قابل ہم ہیں
فلکِ علم ہے گیتی، مہِ کامل ہم ہیں

عرض کی اس نے کوئی اس کی سند یا شہ دیں | بولے اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ آیا کہ نہیں
نعمتیں ختم جو ہیں، وہ ہیں یہی علم و یقین | یہ درِ علم کی میراث ہیں، وارث ہم ہیں

تم نے چھینے یہ شرف، اہلِ ہدا ہو نہ گئے
بت مسلط تھے حرم پر تو خدا ہو نہ گئے

بے جھجک صاف جو حق بات تھی جاری لب پر | دنگ تھا جرأتِ اخلاق پہ وہ بانیِ شر
آتشِ بغض و حسد سے جو بھڑکتا تھا جگر | دل سلگتا تھا سرِ بزم کہ جلتا تھا اگر

دیر تک سوزشِ جاں سب سے چھپائی اس نے
غیظ جس وقت گھٹا، بحث بڑھائی اس نے

ایک مورث کے ہم اور آپ ہیں دونوں دلدار | پھر ہیں کیوں فاضل و مفضول یہ کیا ہے اسرار
ہنس کے مولانا نے کہا، حکمِ خدائے غفار | دیکھ وہ شاخ میں ہیں پہلو بہ پہلو گل و خار

کیا بھلا ریت میں قطرے کا اثر ہوتا ہے
وہی قطرہ ہے صدف میں جو گہر ہوتا ہے

ان جواباتِ مدلل سے وہ عاجز جو ہوا | عاجزی سے یہ کہا، اے شہِ اعجاز نما
کوئی حاجت ہو تو فرمائیں امامِ دوسرا | بولے کچھ ہم کو نہیں چاہیے، رخصت کے سوا

آن کی آن میں پوری جو یہ امید ہوئی
شام سے گھر کو چلے، رجعتِ خورشید ہوئی

رخ کیے تھے جو مدینے کی طرف علم کے در | پہلی منزل پہ نظر آئے ہزاروں اکفر
فکر جعفر کو ہوئی، خیر سے کیسا ہے یہ شر! | باقرِ علم نے دی علمِ امامت سے خبر

خلق اک پیر سے ملنے کو یہاں آئی ہے
کل کو جو کچھ بھی وہ ہو، آج تو عیسائی ہے

خیمہ انداز تھا جس کوہ پہ وہ مردِ خدا | آ گئے بڑھ کے اسی کوہ پہ فخرِ موسیٰ
پیر وہ اپنے مریدوں کا نحیف اتنا تھا | جیسے تشریح بدن میں کسی تن کا ڈھانچا

پہلے آنکھوں کی پہیلی نہ کسی نے بوجھی
پٹی باندھی گئی ابرو پہ تو پتلی سوجھی

کی نظر اس نے ابھر کر جو ادھر اور ادھر | مردمِ غیر کو پہچان گیا اہلِ نظر
کر کے انگلی سے اشارہ یہ پکارا اٹھ کر | تم ہو کون آئے ہو کیوں کس لیے پہونچے ہو سر

فرض ہے زندہ دلی، کس لیے مغموم سے ہو
قومِ عیسیٰ سے ہو یا امتِ مرحوم سے ہو

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بولے ہم امتِ مرحوم سے ہیں، غم کیسا | عرض کی۔ عالمِ دیں ہو کہ شریکِ جہلا
بولے حضرت۔ جُہلا سے نہیں یہ عبدِ خدا | اس نے پوچھا کہ پھر اس پیر سے کچھ پوچھے گا

ہم کو سب علم ہے لاسے کہ تُم سے پوچھیں
آپ بولے کہ نہیں۔ آپ ہی ہم سے پوچھیں

بولا وہ، لوگ یہ اللہ کی قدرت دیکھیں | سرِ محفل یہ مسلماں کی جسارت دیکھیں
مجھ سے عالم کی یہ تحقیر، یہ جرأت دیکھیں | اب میں کیا پوچھتا ہوں آپ یہ حضرت دیکھیں

کون سا وقت وہ ہر روز کی ساعات میں ہے
ہے زمانے میں، مگر دن میں نہ وہ رات میں ہے

ہنس کے فرمایا کہ مابعدِ اذاں قبلِ طلوع | جبکہ لَو پھٹنے کو ہو، چاند ہو مائل بہ رکوع
ظلمتیں بھاگتی ہوں، روشنی ہوتی ہو شروع | خود بخود آئے طبیعت میں صفا دل میں رجوع

روز جنّت میں کچھ ایسا ہی سویرا ہو گا
دھوپ ہو گی نہ وہاں اور نہ اندھیرا ہو گا

عرض کی اس نے کہ لاریب درست اور بجا | اب یہ فرمائیے اسلام کو ہے یہ دعویٰ
خلد میں کھائیں پئیں گے جو بشر آب و غذا | رفعِ حاجت کی نہ ہو گی کوئی حاجت اصلا

دل میں منکر کے بھی یہ بات بٹھا سکتے ہو
کوئی دنیا میں مثال اس کی بتا سکتے ہو

مسکراتے ہوئے بولے یہ شہِ نیک خصال | اس کی تمثیل جو پوچھے وہی خود اس کی مثال
عالمِ حمل میں جو خون ہے روزیِ حلال | اس کا فضلہ کہاں جاتا ہے کہو کیا ہے خیال

عرض کی ہم نے کہا تھا علما سے ہیں نہیں
بولے لفظیں نہ بدل، ہاں جہلا سے ہیں نہیں

سن کے یہ غرقِ عرق ہو گئی راہب کی جبیں | عرض کی اور بھی اک بات کا مشکل ہے یقیں
میوۂ خلد عجب ہے، کبھی گھٹتا ہی نہیں | جتنا کھاتے رہو پھر اتنے کا اتنا ہے وہیں

بولے بٹ جائے تجلّی تو وہ کیا گھٹتی ہے
شمع سے شمع جلائیں تو ضیا گھٹتی ہے

اس نے جھلّا کے کہا اب کی میں پوچھوں گا وہ بات | جس کے مطلب کو کبھی سمجھو گے تم تا بہ حیات
یہ تو بتلاؤ بھلا، کون تھے وہ دو خوش ذات | ساتھ پیدا ہوئے اور ساتھ مرے نیک صفات

مرگ و میلاد کا اک وقت تھا اور اک دن تھا
پھر بھی مرتے ہوئے اک پیر تھا اک کم سن تھا

ہنس کے فرمایا عزیز اور عزیرِ ذی جاہ | توأم آئے تھے، رہے تیس برس پھر ہمراہ
پھر عزیر اڑ گئے اک بحث میں ایسی ناگاہ | سب کو جائز ہے، مگر حدِّ نبوت میں گناہ

دی سزا موت کی، یہ مصلحتِ مولیٰ ہے
ترکِ اولیٰ کا ہو کیا ذکر کہ ترکِ اولیٰ ہے

سو برس بعد جِلائے گئے وہ نیک صفات | تھی سن و سالِ دمِ مرگ پہ تازہ یہ حیات
ایک سو تیس برس کے تھے عزیزِ خوش ذات | اور فقط تیس برس کے، یہ رفیع الدّرجات

موت ساتھ آئی تو یہ فرق عیاں تھا اُس دم
ایک بھائی تھا ضعیف ایک جواں تھا اُس دم

ان جوابات سے راہب کو پسینہ آیا | قوم سے اپنی مخاطب ہوا اور چلّایا
میری تذلیل کو خود تم نے انھیں بلوایا | وائے اے قوم نصاریٰ مجھے یوں ترسایا

اب کوئی شے نہ کسی دیر نشیں سے پوچھو
پوچھنا تم کو ہے جو کچھ وہ انھیں سے پوچھو

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کہہ کے یہ پیر چلا سب ہوئے منتشر | پردۂ شب میں پھر آیا سوئے باقر چھپ کر
عرض کی۔ آپ کا کیا نام ہے اے نیک سیر؟ | بولے مولا کہ محمد ہے یہ عبدِ داور

عرض کی آپ کے مشتاق تو ہم بے حد تھے
کیا نبی آپ ہیں؟ فرمایا وہ میرے جد تھے

اس نے کی عرض کہ اے برجِ معارف کے قمر | ایلیا کے ہیں پسر آپ؟ علی کے دلبر؟
بولے ہاں، پوچھا کہ شبیر ہو پھر یا شبر | ہوا ارشاد، نہ یہ اور نہ وہ۔ ان کا جگر

تشنۂ علم ہوں عرفان کا پیاسا ہوں میں
پوتا شبیر کا شبر کا نواسا ہوں میں

اس نے کی عرض کہ یہ علم و ہنر، فکر و نظر | وحی و الہام کا تحفہ ہے کہ ذاتی جوہر
بولے باقر کہ یہ ہے خاص عطائے داور | علم کے شہر محمد ہیں، علی علم کے در

ہیں وہ سب علمِ لدنی جو پیمبر کو ملے
شہر سے در کو ملے در سے بڑھے گھر کو ملے

سن کے یہ اپنے عمل پر وہ پشیمان ہوا | علم کی ضرب سے بیدار جو ایمان ہوا
باتوں باتوں میں یہ رحمت کا بھی سامان ہوا | دن میں تھا منکرِ حق، شب میں مسلمان ہوا

سنگریزہ تھا جسے تاب ملی دُر کی طرح
چند ساعات میں دل اُس کے پھرے حُر کی طرح

اڑ گئی مثلِ صبا شام میں راہب کی خبر | کی نصاریٰ نے خلیفہ سے شکایت جا کر
آل پر ظلم کی اک راہ جو یہ آئی نظر | قیدِ عابد کے اعادے پہ تُلا بانیِ شر

خوب روحِ اسد اللہ کو خورسند کیا
نورِ عینینِ محمد کو نظر بند کیا

تن نظر بند ہوئے اور لبِ حق گو آزاد | قید خانے میں کھلا مکتبِ درس و ارشاد
دن بدن بڑھنے لگی اہلِ ولا کی تعداد | ہل گیا سن کے خبر، قصرِ خلافت بنیاد

پھر تشدد کا نہ فرمان مکرر بھیجا
مثلِ سجاد رہا کر کے انھیں گھر بھیجا

روحِ زینب نے کہا شکر ہے ربِ اکبر | شام کی قید سے آیا، مرا باقر چھٹ کر
اس مسافر کے فدا لوٹ کے آیا جو نہ گھر | ہائے بھائی مرے مذبوحِ قفا تشنہ جگر

کشتیِ آل لٹی، حق کا سفینہ اجڑا
تم سدھارے جو سفر کو تو مدینہ اجڑا

ساتھ باقر کے جو تھا پھر کے وہ جعفر آیا | ماں ہوئی کوکھ سے ٹھنڈی کہ پسر گھر آیا
بھائی کے ساتھ کا کوئی نہ پلٹ کر آیا | طفلِ بے شیر نہ عباس نہ اکبر آیا

ایسے مقتل کو سدھارے کہ نہ پھر گھر پہنچے
خون میں ڈوب کے پیاسے لبِ کوثر پہنچے

کلفتیں جھیل کے باقر جو پھرے سوئے وطن | پہلے روضے پہ گئے جد کے بصد رنج و محن
رکھ کے تربت پہ عمامہ، یہ کیا رو کے سخن | نانا جاں! دیکھ لیے آپ نے امت کے چلن

ایسی برگشتہ ہے عترت سے خدائی نانا
کلمہ پڑھ کے ستاتے ہیں، دوہائی نانا

آئی آواز۔ کرو صبر مرے ماہ لقا | تم تو بچپن سے ہوا اس قید کے عادی بیٹا
تا دمِ حشر نہ بھولے گی وہ اعدا کی جفا | ایک رسی میں بندھا بارہ اسیروں کا گلا

وہ رسن کھینچ کے ظالم مجھے تڑپاتے تھے
تم کبھی اور بالی سکینہ کبھی لٹک جاتے تھے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

گود میں چڑھنے کے دن تھے کہ یہ محشر دیکھا | اپنے دادا کے گلے کو تہِ خنجر دیکھا
خیمے جلتے ہوئے اور لٹتے ہوئے گھر دیکھا | پھر حرم کو سرِ دربار کھلے سر دیکھا
یاد ہوں گی تمھیں بابا پہ جو تعزیریں تھیں
طوق گردن میں تھا اور پاؤں میں زنجیریں تھیں

بے کجاووں کے جو ناقوں پہ شقی لاتے تھے | تم بھی اور دوسرے معصوم بھی گر جاتے تھے
بھوک میں پیاس میں اکثر یہ غذا پاتے تھے | تازیانے کبھی کھاتے کبھی غش کھاتے تھے
اب کی یہ قید کچھ اُس قید سے بڑھ کر تو نہ تھی
نیزے پر باپ کا سر، قید میں مادر تو نہ تھی

کربلا یاد کرو دل کو سنبھالو بیٹا | اور کچھ دن کی ہے تکلیف اٹھا لو بیٹا
اپنے غم کو غمِ شبیر میں ٹالو بیٹا | ذکرِ اکبر کا کرو اشک بہا لو بیٹا
ہم بہت جلد ہیں اب پاس بلانے والے
رونے والے تجھے روئیں گے زمانے والے

دل کو تسکین ہوئی گھر کو پھرے شاہِ زمن | خدمتِ دیں میں بسر کرتے رہے سرّ و علن
تھی امامت کی طلبگار جو اولادِ حسن | مل گئے جا کے خلیفہ سے خدا کے دشمن
شام سے خوب یہ سوغات وہ پُرفن لائے
نذر کو زہر بھرے زین کا توسن لائے

جیسے ہی رخش پہ اسوار ہوئے شاہِ زمن | اثرِ زہر سے مرجھانے لگا گل سا بدن
بولی قسمت کہ نواسے کو ملی ارثِ حسن | دفعۃً کانپ گیا بنتِ نبیؐ کا مدفن
آئی آواز کہ پھر خستہ جگر کو لوٹا
چرخ نے پھر مرے شبّیر کے گھر کو لوٹا

زینِ پُر زہر سے اترے تو چڑھا تن پہ ورم | بولے جعفر سے کہ بچنے کے نہیں ہیں اب ہم
سن کے یہ گھر میں مچا حشر، ہوا وہ ماتم | صورتِ زینب و کلثوم تڑپتے تھے حرم
شور تھا خلق سے مولائے زمن جاتے ہیں
آج پھر فاطمہ کے گھر سے حسن جاتے ہیں

تیسرے دن جو کیا زہر نے حد درجہ نڈھال | بولے یہ جعفرِ صادق سے کہ اے وارثِ آل
عازمِ خلد ہے یہ عبدِ خدائے متعال | اب مرا جامۂ احرام نکالو مرے لال
اسی چادر کا کفن مجکو پنھانا بیٹا
پاس بابا کے مری قبر بنانا بیٹا

گھر میں کل آٹھ سو درہم ہیں مرے ماہ لقا | وہ بھی سب وقف کیے ہم نے پئے اہلِ عزا
دس برس تک ہو منا میں غمِ شبیر بپا | مشتہر حال ہو سب آل کی مظلومی کا
مثلِ تقریب نہ ہو، غم ہو غم و ہم کی طرح
روئیں ذی الحجہ میں محب ماہ محرم کی طرح

دوستو حضرتِ باقر کی وصیت کو سُنا | دے گئے زیست میں فرزند کو سامانِ عزا
وائے بر غربت و ناچاری شاہِ شہدا | کس سے فرمائیں کہ لاشے پہ مرے کیجو بکا
دل کو معلوم ہیں جو ظلم ہیں ہونے والے
شام کو روتے چلے جائیں گے رونے والے

ہائے وہ نزع کا ہنگام وہ عابد کا پسر | سرِ بالیں وہ جگر بند رکھے گود میں سر
دلِ شکستہ نے جو یٰسین پڑھی رو رو کر | بولے مولا میں فدا صبر کرو نورِ نظر
سونپ کر دیں تمھیں جانا ہے باقر، بیٹا
اِنّا لِلّٰہ! خدا حافظ و ناصر بیٹا

Presented by: Rana Jabir Abbas
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

حشر برپا ہے مدینے میں قیامت ہے قریب | باقرِ علمِ نبیؐ کا دمِ رحلت ہے قریب
فاطمہ پیٹتی ہیں سر کو وہ آفت ہے قریب | روحِ شبیر تڑپتی ہے شہادت ہے قریب
کُنبہ رونے کے لیے آل کے گھر آپہنچا
اثرِ زہرِ دغا تا بہ جگر آپہنچا

لو یہ کون آئے کہ رویت کو دم آنکھوں میں رکا | کس کی تسلیم کو یہ ہاتھ اٹھا باقر کا
کون یہ بی بی ہیں، کرتی ہوئی آئیں جو بکا | گھر میں سب رونے لگے آل میں کہرام مچا
شبر و حیدر و زہرا و نبیؐ روتے ہیں
اپنے پوتے کو حسین ابنِ علی روتے ہیں

غل مدینے میں ہوا ہائے سدھارے باقر | اُٹھ گئے گلشنِ ہستی سے ہمارے باقر
بستۂ طوق و سلاسل کے دُلارے باقر | روحِ شبر کا ہے نوحہ مرے پیارے باقر
زہر کس چال سے غدار نے بھیجا افسوس
کٹ گیا میری طرح تیرا کلیجہ افسوس

مادرِ جعفرِ صادق تھیں بکھیرے ہوئے بال | بین کرتے تھے تڑپ کر حرمِ نیک خصال
بی بیاں دیتی تھیں پرسا جو دمِ رنج و ملال | روتے تھے وہ جنہیں عاشور کا معلوم تھا حال
پرسا جو دیتے وہ مقتل میں پڑے سوتے تھے
طفل تک سیلیوں کے ڈر سے نہیں روتے تھے

ہائے وہ میتِ مسموم وہ جعفر کا محن | ہاتھ سے باپ کو بیٹے نے دیا غسل و کفن
قبرِ اطہر کو ملا پہلوئے سجاد و حسن | جان ذاکر کی ہو قربانِ شہِ تشنہ دہن
کون مقتل سے اٹھاتا تنِ صد پاشِ حسین
اربعیں تک رہی بے غسل و کفن لاشِ حسین

کون اُسے دفن کرے جس کا نہ بھائی نہ پسر | کون دے غسل اسے قید ہو جس کا سب گھر
کیا کفن دے وہ بہن چھن گئی جس کی چادر | ہائے وہ جلتی ہوئی ریت وہ جسمِ بے سر
سب لٹیرے تھے وہ سفاکِ زمن کیا دیتے
پیرہن لاش کا لوٹا تو کفن کیا دیتے

دفن کر کے جو بقیعے سے پھرے اہلِ عزا | مرقدِ حضرتِ باقر سے اٹھا شورِ بکا
روئے یہ کہہ کے گلے مل کے شہِ کرب و بلا | میرے اصغر کے بھتیجے تری گردن کے فدا
اثرِ ظلم گلے سے یہ عیاں ہے اب تک
رسنِ ظلم سے چھلنے کا نشاں ہے اب تک

میرے سجاد کے دلدار مرے مہ پارے | تم کو شاباش کہ بچپن میں نہ ہمت ہارے
یوں بھلائے شرف اعدا نے تمھارے سارے | حق تو صلوات پڑھے شمر طمانچے مارے
خلد میں جا کے جو نانا کی زیارت کرنا
یہ رہے دھیان نہ امت کی شکایت کرنا

حضرتِ جعفرِ مغموم نے ماتم مِنا | مجلسیں دھوم سے کیں حسبِ وصیت برپا
حج کو جو آئے وہ سنتے رہے ذکرِ شہدا | قوم نے جامۂ احرام میں سر کو پیٹا
قید تھی ظلم کی تاریخ جو اب تک گھر میں
اب پہنچنے لگی مکے سے وہ دنیا بھر میں

کُل زمانے کے لیے شہرِ حج میں جو ہوتے تھے شمول | غایتِ ظلم سے وہ رکھے گئے تھے مجہول
تھا کبھی کچھ علم تو یہ۔ مارے گئے ابنِ بتول | یہ نہ معلوم تھا، کیا کیا ہوئی توہینِ رسولؐ
قید تجویز ہوئی۔ آلِ رسالت کے لیے
لاشیں کچلی گئیں۔ ہاشم کی اہانت کے لیے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ذاکروں نے جو کیے بیٹھ کے منبر پہ بیاں | یہ بھی تھا ان میں کہ مارے گئے جب شاہِ زماں
بی بیاں رہ گئیں اور ایک مریضِ بے جاں | اُن کے شانوں میں رسن۔ اس کے لیے طوقِ گراں

شام میں زینبِ بیکس کی یہ توقیر ہوئی
بے ردا کوچہ و بازار میں تشہیر ہوئی

بس نسیم اب یہ دعا کر بہ زبانِ تقدیس | نوجواں مرثیہ گویوں کو ملے ذوقِ سلیس
میرا شاگرد ہلال[1] آج جو شاعر ہے نفیس | جوشیت[2] جس سے ہوئی معرفِ طرزِ انیس

کبھی بے راہ روی کے نہ عزائم رکھے
یہی اندازِ سخن قائم و دائم رکھے

---

[1] ہلال نقوی جواب پی ایچ ڈی ہیں۔ [2] رنگ جوش

علم، دانستن و دانش کا فقط نام نہیں | علم، وہ روح ہے، جو شاملِ اجسام نہیں
علم، وہ دن ہے، سحر جس کی نہیں شام نہیں | علم، پیغام کا مقصود ہے پیغام نہیں

وہ نہیں علم۔ سما جاتا ہے جو حرفوں میں
بحرِ زخّار کا کیا کام ہے کمظرفوں میں

علم ہے۔ شمعِ فروزانِ حریمِ اسرار | علم ہے۔ مطلعِ خورشیدِ رموز و افکار
علم ہے۔ قافلۂ عزم و عمل کا سالار | علم ہے۔ ولولۂ فکر و تخیّل کا ابھار

علم ہے۔ فوقِ بشر عظمتِ آدم کی قسم
علم، اک اور ہی عالم ہے دو عالم کی قسم

علم، مامن کبھی ہے مومن کبھی ہے ایماں بھی ہے | علم عارف کبھی ہے معروف کبھی، عرفاں بھی ہے
علم، اسلام کبھی، تسلیم کبھی اسلماں کبھی ہے | علم، قاری ہے قرأت کبھی ہے قرآں بھی ہے

تھا کبھی پہلے سے موجود، تو منضم کبھی ہوا
جب ہے ان سب میں تو ان سب سے مقدم بھی ہوا

علم، کشافِ حجاباتِ وجوب و امکاں | علم، تفریق و تمیزِ حق و باطل کا نشاں
علم، مشاطۂ گیسوے شعورِ انساں | علم، غارتگرِ پیچیدگیِ وہم و گماں

علم، شیرازہ کشِ وحدتِ دینِ محکم
علم تنظیمِ عمل، علم یقینِ محکم

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کیا بتائے کوئی انسان بھلا علم ہے کیا | تھا اِس وقت بھی موجود، جب انسان نہ تھا
قبلِ آدم تھے ملک، اُن سے بھی قبل اس کی ضیا | جب تو اک بحث میں وہ کہہ گئے۔ لَا عِلْمَ لَنَا

نہ ملک سے، نہ فلک سے، نہ زمیں سے پوچھو
کس کے شاگرد ہیں، جبریلِ امیں سے پوچھو

علم کو سمجھوں ازل سے، تو ازل سے ہے خدا | پھر یہ ما بعدِ خدا، قبلِ ملک، چیز ہے کیا
یوں کہا جائے تو شاید ہو یہ مفہوم ادا | علم خود ہے، نہ خدا ہے، نہ خدا سے ہے جدا

ہاں مگر کہہ بھی دیا یوں تو پھر ابہام رہا
طائرِ ذہن تو ہر سپھر کے تہِ دام رہا

علم، پہلے سے ہے، پھر مصحفِ رب آیا ہے | علم میں لوح بھی محفوظ ہے، یہ پایا ہے
علم ہی معرفتِ ذات کا سرمایا ہے | علم، اُس جسم کا سایہ ہے جو بے سایا ہے

سایا ہمراہ پیمبرؐ کے جو ہر جنگ میں ہے
یہ وہی علم ہے اِس وقت جو اس رنگ میں ہے

علم، توفیقِ ازل، علم عطائے قدرت | علم میثاقِ عمل، علم مذاقِ فطرت
علم مصداقِ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نعمت | علم، جو قبر میں بھی ساتھ ہے ایسی دولت

کیوں نگاہوں میں نہ یہ زر سے سوا چڑھ جائے
نہ کریں صرف گھٹے، صرف کریں بڑھ جائے

علم سے نورِ فلک، علم سے روشن یہ زمیں | یہی دنیا کی ہے مایا، یہی سرمایۂ دیں
علم تنویرِ چراغِ حرمِ شرعِ مبیں | علم سے لو جو لگائیں تو جلے شمعِ یقیں

گر نہ ہو علم، تو عالم میں اجالا نہ رہے
سوچ بیکار ہے گر سوچنے والا نہ رہے

علم ہے، ثقلِ گراں قدرِ نظامِ اقدار | ظاہرا کچھ بھی ہو، باطن میں شعاعِ انوار
علم ہے، نقطۂ پرکارِ شعورِ بیدار | علم ہے، مرکزِ اصلاحِ مزاج و کردار

جہل انسان کو حیوان بنا دیتا ہے
علم حیوان کو انسان بنا دیتا ہے

جہل، تخریب کی تاسیس، تباہی بہ کنار | علم، تعمیر کی جڑ، حسنِ عمل کا مینار
جہل کے ہاتھ میں آ جائے کہیں گر تلوار | اس کو مارے، اسے کاٹے، اسے کر دے مسمار

وار دشمن پہ کبھی علم اگر کرتا ہے
سر سے پہلے وہ سوئے صلب نظر کرتا ہے

علم ہے، خضرِ رہِ منزلِ توفیقِ عمل | علم ہے، شمعِ خود افروزِ شبستانِ ازل
علم ہے، حلِّ مسائل کا خدا ساز محل | علم ناپختہ عقائد کے تذبذب کا بدل

علم عالم میں نہیں شہرِ پیمبرؐ میں ہے
شہر اُس در میں ہے جو فاطمہ کے گھر میں ہے

علم ہے ایک شجر جس کے ہیں پتّے یہ علوم | ادب و فلسفہ و منطق و تاریخ و نجوم
جڑ پیمبرؐ ہیں، تو شاخیں وہ امامِ معصوم | جن کی عصمت کی، ولایت کی، امامت کی ہے دھوم

پھول قرآن کو اور فقہ کو پھل کہتے ہیں
پھول اور پھل کے مقطر کو عمل کہتے ہیں

ہر عمل فقہ کا پابند ہے اور فقہ وہ نور | جس سے اعمال کی حد میں حق و باطل کا شعور
فقہ ہے فکر و تفقّہ میں تجلّی کا ظہور | فقہ ہے کشف، بہ فحوائے کتابِ مسطور

فقہ ہے منطقِ حق مصحفِ ناطق کی قسم
فقہ ہے صدقِ مبیں جعفرِ صادق کی قسم

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کون وہ جعفرِ صادق وہی جو فقہ بہ کف   سب سے اوّل جنھیں تدوینِ شرائع کا شرف
کفِ گُہر فقہ کے پہلے بھی مگر دل تھے صدف   جن کا مخزن تھا فقط سلسلۂ دُرِّ نجف

کب ہوا جوہر میں اور کے گھر سے پیدا
صبحِ صادق ہوئی جعفر کی نظر سے پیدا

مثلِ قرآن یہ وَالشّمس کی منزل کے قمر   شان ایسی ہے کہ حیرت سے جھکے چرخ کا سر
اِک نظر دیکھ لیں دل آپ کا یعقوب اگر   اُن کی آنکھوں سے گرے حسنِ رخِ نورِ نظر

زہد و طاعت کا سبق ان سے فرشتہ پڑھ لے
کور منھ دیکھے تو قسمت کا نوشتہ پڑھ لے

مدحِ جعفر سے گنہگار بھی صادق ہو جائے   بات بھی، قول بھی، اقرار بھی صادق ہو جائے
عشقِ صادق سے سیہ کار بھی صادق ہو جائے   صورتِ صبح شبِ تار بھی صادق ہو جائے

یہ شرف خلق میں کس خاصۂ خالق کو ملے
صبحِ صادق کی ضیا عاشقِ صادق کو ملے

اخترِ شمسِ ضُحیٰ سورۂ کوثر کے گُہر   فقہِ اسلام و شریعت کے مسلّم دفتر
قرّۃُ العینِ علیینؑ عہ و ولیِ داور   اک محمدؐ کے چراغ ایک محمدؐ سہ کے قمر

گلشنِ شرع ہے کیا؟ اک چمنِ صادق ہے
خبرِ مخبرِ صادق۔ سخنِ صادق ہے

روزِ میلادِ ضیا بارِ نبیِؐ مُرسل   آن کی ہی نسل کے شجرے سے یہ پھوٹی کونپل
کیوں نہ لاثانی و یکتا ہو ربیعُ الاوّل   اس مہینے میں کھلا پھول۔ ملا پھول کو پھل

ابتدا فصلِ بہاری کی اسی چاند سے ہے
چاندنی رحمتِ باری کی اسی چاند سے ہے

عہ دو علی: ایک حضرت علی، دوسرے علی بن الحسین
سہ امام محمد باقر

نائبِ ختمِ رُسل ہیں یہ امامِ ازلی   جلوۂ انجمنِ حق کے لیے شمعِ جلی
خود ولی اور ولی عہد بھی کاظم سا ولی   جدِّ امجد بھی علی، آپ کے پوتے بھی علی

عمل اِن کا ہے دو عالم میں دہائی اِن کی
دین اِن کا ہے، خدا اِن کا، خدائی اِن کی

آپ کے عہد میں ایمان نے شوکت پائی   حق کا اظہار ہوا شرع نے شہرت پائی
علمِ اللہ و پیمبرؐ نے فضیلت پائی   فرع کے پھول کھلے۔ اصل نے قوّت پائی

ہر ورق شرع میں نکلا جو اسی بستے کا
جعفری نام پڑا فقہ کے گلدستے کا

متشابہ بھی ہوا ان کے بیاں سے محکم   رکھ لیا آپ نے تعلیمِ رسالت کا بھرم
کیا کہیں علم کی اب اُس کے اہمیّت ہم   جس کے شاگرد بھی کہلائے امامِ اعظم

فرق یہ ہے انھیں امّت سے یہ القاب ملا
اِن کو دربارِ رسالت سے یہ القاب ملا

اِن کے احکام، وہ موتی جو کھرے اور صدفی   صاف و شفّاف و مصفّا، صفتِ قلبِ صفی
فقہ ماخوذ انھیں سے ہے، جلی ہو کہ خفی   جعفری وہ بھی ہیں جو گل ہیں چمن میں حنفی

قدرِ ظرف اِن سے ملی کچھ تو بصیرت اُن کو
جب تو ہے پنجتنِ پاک سے الفت اُن کو

فقہ میں اُن کی بھی شامل ہے درود اور سلام   فاتحہ اُن کے بھی مسلک میں نہ بدعت نہ حرام
محترم اُن کی بھی نظروں میں مزاراتِ کرام   ہیں ولی اُن کے بھی نزدیک امام اپنے تمام

فیضِ علمی کے کچھ آثار جلی ہو تو گئے
کم سے کم قائلِ تفضیلِ علی ہو تو گئے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اتحادی نظریات دمِ فکر و نظر
آئے ہیں اُن کی بھی صف میں بہ طفیلِ جعفر
نذر بائیس رجب کی، جو ہے رائج گھر گھر
قولِ صادق کی تاسّی کا ہے دلکش منظر

رسمِ دینی میں مواسات کے پیغام بھی ہیں
آم کے آم بھی ہیں گٹھلیوں کے دام بھی ہیں

اک وہ دن تھا کہ جواں تھی یہ اُخوّت کی فضا
پھر خلافت میں جو عبّاسیوں کا رنگ جما
وہ بچھے جال کہ بھائی ہوا بھائی سے جدا
نہ مروّت رہی باقی نہ حمیّت نہ وفا

یہ بتائے گا مؤرخ غلطی کس کی تھی
بحث یہ ہے کہ پڑی پھوٹ خطا جس کی تھی

اجتہادی وہ خطا ہو کہ ارادی غلطی
یہ ہوا اس کا نتیجہ۔ ہوئی وحدت میں دوئی
جو ہوئی جس کی بھی مرضی وہ بنی شرعِ نبیؐ
دین کی اصل حقیقت طبقِ زر میں چھپی

کوئی جنّ نہ خمیسانہ لطافت ٹھہرا
اختلافات کا گڑھ قصرِ خلافت ٹھہرا

جب شرائع ہیں خلافت سے بھی ہونے لگی چوک
پھر تو مشہور ہے "اَلنَّاسُ عَلٰی دِینِ مُلُوک"
جو شکم سیر تھے اُن کو بھی ہوئی مال کی بھوک
کتنے انسان تھے، عادت میں بنے جو سگ و خوک

وہ بھی غازی تھے جو دنیا کے لیے لڑتے تھے
استخوانِ زر و دولت پہ گرے پڑتے تھے

فسق سرسبز تھا - احکامِ شریعت پامال
یوں ہوئے مسخ مسائل، کہ نہیں جس کی مثال
خرچ ہوتا تھا انھیں کاموں میں بیت المال
تھا خلیفہ کی خوشامد کا لقب، اکلِ حلال

وہ چلاتا تھا جدھر۔ لوگ اُدھر چلتے تھے
مسئلے ظرفِ سفالیں کی طرح ڈھلتے تھے

مبتلا دامِ کبائر میں تھی خلقت ساری
حدؔ کبھی ہوتی تھی نہ اِس بدعملی پر جاری
نہ ہوا قہر بھی نازل جو بہ ایں بدکاری
لوگ کرنے لگے انکارِ وجودِ باری

دہریت پھیلی، جو اک ترکۂ سفیانی تھی
کیوں نہ ہو شرع، خلافت کی جو من مانی تھی

جُعد اس فرقۂ باطل کا تھا راسِ اعظم
ہوسِ مال میں کنیت بھی تھی ابنِ درہم
مدّعی تھا کہ یہی دہر ہے خلّاقِ اُمم
ہم بھی جب دہر کا ہیں جزو تو خالق بھی ہیں ہم

اپنی جدّت پہ اکڑتا تھا کبھی تنتا تھا
بیخودی میں وہ خودی کا رخدا بنتا تھا

صادقِ آل نے بلوا کے اسے اپنے یہاں
ہنس کے پوچھا کہ بھلا آپ ہیں خالق؟ کہا ہاں
دہر نے خلق کیا جو بھی جہاں میں ہے، جہاں
اور میں دہر کا اک فرد عیاں را چہ بیاں

دہر سے نطق مرا، دہر کی منطق میں ہوں
کُل مرا خالقِ کُل، جزو کا خالق میں ہوں

مسکرا کر کہا حضرت نے کہ اچھا، اچھا
اپنی تخلیق کا دکھلاؤ نمونہ تو ذرا
اس نے کیچڑ کا بھرا ظرف دکھا کر یہ کہا
اس میں کیڑے جو ہیں یہ میں نے کیے ہیں پیدا

جس کا جی چاہے یونہیں اور بنا لے کوئی
میری تخلیق میں کیڑے نہ نکالے کوئی

بولے حضرت کہ یہ کتنے ہیں ذرا یہ تو بتاؤ
اِن کے خالق ہو تو پھر حکم بھی کچھ ان پہ چلاؤ
جو اُدھر جاتے ہیں، رخ اُن کا اِدھر کو تو پھراؤ
جو اِدھر آتے ہیں، اِن سے کہو اُس سمت کو جاؤ

لامکاں سے کہ کسی اور مکاں سے لائے
آب و گِل اِن کے بنانے کو کہاں سے لائے

ے شرعی سزا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

آب اور گِل کا کرشمہ ہیں یہ سارے حشرات | گِل کی اور آب کی تخلیق میں ہے کس کا ہات
وہ ہَوا، دم سے بلیں جس کے یہ کیچڑ کو صفات | اور مخصوص وہ گرمی، انھیں دی جس نے حیات

ان عناصر کے کبھی ان کے لیے خالق تم ہو
پھر یہ اجزا تو کرو خلق جو صادق تم ہو

رینگتے کیوں ہیں یہ سب ایک طرح جیسے کیا | اور یہ ایک جو کیڑا ہے، ہوا کیوں مُردا
حق ہے خالق کو اگر چاہے تو کر دے وہ فنا | روح بے ہاتھ لگائے ہوئے کھینچو تو ذرا

کیا دیا کھانے کو اب تک انھیں اب کیا دو گے
ان کے خالق ہو تو رازق بھی نہیں تو ہو گے

دست و پا ہو گئے یہ سنتے ہی بدذات کے سرد | منہ تھا فق، دل تھا حزیں، بند زباں چہرہ زرد
یوں خجالت کی پڑی گیسوے تخلیق پہ گرد | اپنی مخلوق وہیں چھوڑ کے بھاگا نامرد

دہر والوں نے نہ کچھ دہر نے غمخواری کی
دہریت ساری دھری رہ گئی فراری کی

اور زندیق تھا اک، علم میں جو ماہر تھا | شکر سے دور مگر نام ابوشاکر تھا
ایک دن خدمتِ اقدس میں کہیں حاضر تھا | دہریت کا مگر اس کی یہی دن آخر تھا

آنکھوں آنکھوں میں ہوا قائلِ اعجازِ امام
اک نظر آپ نے دیکھا جو بہ اندازِ امام

عرض کی جوڑ کے ہاتھوں کو یہ اس نے کہ حضور | ایسی فرمایئے کچھ بات کہ دل ہو پُرنور
قلبِ تاریک، تجلّی سے جو اس وقت ہے دور | مرضِ ظلمتِ باطل کی یہ شب ہو کافور

طفل اک آ گیا ناگاہ مسیحا کی طرح
بیضۂ مرغ لیے تھا یدِ بیضا کی طرح

لے کے وہ اس سے شہِ دیں نے ہتھیلی پہ رکھا | پھر مخاطب سے یہ بولے کہ ابوشاکر آ
دیکھ، یہ قلعہ مضبوط ہے محکم کتنا | کوئی دَر اس میں نہ روزن جو کرے جذب ہوا

سخت پتھر کی طرح جلد ہے باہر کی طرف
نرم جھلّی کا غلاف اس میں ہے اندر کی طرف

ان حجابوں میں ہے زردی و سفیدی یکجا | مثلِ احباب بہم صورتِ اغیار جدا
اس کے باطن میں خیال اور تصور کے سوا | مادّی زور نہ ذہنی کوئی طاقت ہے رسا

جوف میں اس کے نہ مُصلح کوئی جا سکتا ہے
نہ مخرّب کوئی باہر کبھی آ سکتا ہے

کس کو معلوم کہ اس میں کوئی مادہ ہے کہ نر | دفعتہً کوئی کھٹکتا ہے جو اندر اندر
دیکھتے دیکھتے آ جاتا ہے طائر باہر | خوشنما صورتِ طاؤس و حریرِ پُرزر

عقل سے پوچھ تو کس طرح یہ سب ہوتا ہے
بے چھوے کون یہاں تخمِ عمل بوتا ہے

کیا یہ کہہ سکتا ہے کوئی کہ یہ زندہ تصویر | خود بخود بے کسی صانع کے ہوئی شکل پذیر
اور صانع بھی وہ ذی قدر، جو قادر، جو قدیر | علم بھی جس کا محیط، امر بھی پتھر کی لکیر

سن کے تقریر وہ دہری جو پشیمان ہوا
کلمہ پڑھ کے مسلمان بہ ایقان ہوا

ایسی تعلیم کا الجھے لئے کو تانا بانا | اک خلافت کا کبھی قائم تھا شریعت خانا
بہر سائل وہاں دینار، یہاں جرمانا | پھر کبھی تیغِ امامت سے نہ ٹوٹے دانا

جو رقم اُس طرف انعام میں لے لیتے تھے
اِدھر آ کر وہی تاوان میں دے دیتے تھے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

گوکہ تھا حد سے سوا جبر و تشدد اُن پر ۔۔۔ بزمِ جعفر میں جو آتے تھے مسائل کرکے
مگر اک ذوق جو ہے طالبِ حق کا جوہر ۔۔۔ اُس کی مستی کو دبا سکتے ہیں کب تیغ و تبر
خوفِ تعزیر اُدھر گھیر کے لے جاتا تھا
جذبِ حق کھینچ کے پھر سب کو یہیں لاتا تھا

دل تھے قائل کہ ہے اُس قصر کی پانی پیاس ۔۔۔ تشنگی جس کی ہے، وہ آب نہیں اس کے پاس
پی بھی لیں سونے کا پانی تو کہیں بجھتی ہے پیاس ۔۔۔ ہے اِدھر آبِ بقا۔ قاطعِ خلطِ و سواس
بات کرتے ہیں یہ کج بحث سے بھی حلم کے ساتھ
علم کے ساتھ عمل ہے تو عمل علم کے ساتھ

اِن کی تلقین سے پاتا ہے دلِ مضطر چین ۔۔۔ کیوں نہ ہو بانیٔ اسلام کے ہیں نورِ العین
ہیں یہ صادق کہ ملا صدقِ رسولِ الثقلین ۔۔۔ اِرث ہے علمِ علی، حلمِ حسن، صبرِ حسین
جانِ عابد ہیں جبیں سے یہ عیاں ہے گویا
دہنِ پاک میں باقر کی زباں ہے گویا

روئے انور میں ہے وہ رعب و جلالِ کرّار ۔۔۔ کر سکا قتل نہ منصور۔ کیا عزم ہزار
ایک دو بار نہیں کم سے بھی کم بارہ بار ۔۔۔ بہرِ منکر ہے صواعق کا سخن صاعقہ بار
شبلنجی، رزم قلم کا ہے مجاہد شاہد
ان مشاہد پہ ہے جاحظ کی شواہد شاہد

بیٹھ جاتا تھا پئے قتل بپھر کر منصور ۔۔۔ لائے جاتے تھے اسیروں کی طرح شاہِ غیور
آنکھ سے آنکھ لڑی۔ ہو گیا غصہ کافور ۔۔۔ رعب سے سہم کے رہ جاتا تھا وہ مستِ غرور
کبر و نخوت کے صنم لوٹ کے رہ جاتے تھے
بیتِ آزر میں یہ مانندِ خلیل آتے تھے

۱؎ ابن حجر مکی کی کتاب صواعق محرقہ

کر کے اعزاز سے رخصت جو وہ ہوتا تنہا ۔۔۔ پوچھتا تھا یہ ملازم کہ تماشا تھا یہ کیا
ڈر کے کہتا تھا۔ وہ اعجاز نما ہیں بخدا ۔۔۔ اژدہا ساتھ تھا اُن کے جو یہ دیتا تھا ندا
تو ستائے انھیں ممکن یہ کسی طور نہیں
یہ جگر بند ہیں حیدر کے کوئی اور نہیں

یہ روایات ہیں اُن کی جنھیں حضرت سے ہے بَیر ۔۔۔ آگیا تذکرۂ قتل تو دہرا دیں۔ خیر
ہاں مگر غیظ و غضب، آمدِ شہ، حالتِ غیر ۔۔۔ یہ تغیر ہیں بحق۔ کیجیے تاریخ کی سیر
تھا یہ طینت کا اثر غالبِ ہر غالب کی
خاندانی یہ جلالت تھی ابوطالب کی

اس جلالت کے سوا خُلق بھی لے صلِ علیٰ ۔۔۔ سب سے وہ حسنِ سلوک اور نگہِ لطف و عطا
صلۂ رحم۔ مُواسات، توکل بخدا ۔۔۔ حد یہ نیکی کی ہے، نیکی سے بدی کا بدلا
ظلم پر نیک ہدایت کی دعا دیتے تھے
درد دیتا تھا زمانہ یہ دوا دیتے تھے

حمد، تسبیحِ خدا، ذکرِ نبیؐ، صوم، صلات ۔۔۔ حج، زیارت، صدقہ، جود، سخا، خمس، زکات
شبِ تاریک کے پردے میں وہ مخفی خیرات ۔۔۔ کچھ جو اِس ہاتھ سے دیں کچھ نہ ہو واقف یہ ہات
عفو بھی، رحم بھی، ایثار بھی، غمخواری بھی
خاکساری بھی ضرورت ہو تو خودداری بھی

ہیں ولی مثلِ علی، عالمِ جاں کے والی ۔۔۔ تنگدستی ہے نہ بالکل، نہ بہت خوشحالی
حسبِ ذوقِ کرم و طینت و ظرفِ عالی ۔۔۔ کوئی سائل نہیں جاتا کبھی در سے خالی
یہ نہیں۔ پاس نہ ہو کچھ تو ہوا ابتلا دی
پڑھ کے ہو جائے غنی، ایسی دعا بتلا دی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

شکر ادا کرنے میں تعجیل کا ہے پاس اتنا | ہوں سواری پہ تو روکیں اُسے کرلیں سجدا
میزبانی کو سمجھتے ہیں یہ نعمت بخدا | رجعتِ خوانِ خلیل، اِن کا ہے خوانِ یغما
ہیں کھلاتے بہت اور آپ یہ کم کھاتے ہیں
جب نہ آئے کوئی مہمان تو غم کھاتے ہیں

سب سے بڑھ کر ہے امامِ دو جہاں کی صِفت | ہاتھ سے اپنے ہر اک کام مشقّت، محنت
ابنِ جابر کو ہوئی دیکھ کے اک دن حیرت | ہل چلاتے ہیں خدا وندِ جہازِ امّت
منھ پسینے میں ہے تر، غرقِ عرق چھاتی ہے
مست ہو جائیں ملک بھی وہ مہک آتی ہے

اس خدا دوست نے کی عرض کہ مولائے جہاں | اللہ اللہ یہ حضور اور یہ کارِ دہقاں
بولے مولا کہ ریاضت بھی ہے جزوِ ایماں | جو ہے محنت سے گریزاں وہ مسلمان کہاں
امرِ فطرت بھی ہے یہ شرع کا آئین بھی ہے
دستِ اسلام میں دنیا بھی ہے اور دین بھی ہے

جس پسینے کی تری، خاک کا دل کردے شق | خون سے بھی ہے گراں قدر، وہ دہقاں کا عرق
اس کی ہر بوند میں پنہاں ہے وہ نعمت کا طبق | جس کو ہم کہتے ہیں روزی، جو ہے انساں کا حق
کام اس کام سے بڑھ کر کوئی لاریب نہیں
کسبِ روزینۂ روزانہ تو کچھ عیب نہیں

اپنے وہ مورثِ اعلیٰ جو شہ مطّلبی | وہی تاجر، وہی مزدور، وہی حق کے نبیؐ
پھر علی؟ کون علی؟ نفسِ رسولِ عربیؐ | بیلچہ، کھیت، عرق، ہائے بُراقی دابی
پھر رسالت کی یہ سب نسل ہے جس بیٹی سے
آسیا گردش پھریں اُس کے۔ وہ چکّی پیسے

اِن مظاہر سے ہے ظاہر کہ صغار اور کبار | کاروباری نہ بنیں گر تو ہے جینا بیکار
تھی نہ روزی کے کمانے میں انھیں بھی کچھ عار | ناقۂ رزقِ دو عالم کی جو تھامے تھے مہار
مردِ بیکار سے راضی کبھی اسلام نہیں
ہم سے کیا کام اگر کام سے کچھ کام نہیں

سرسری بات نہ تھی یہ شہِ دیں کی گفتار | تھی زباں حرف بہ حرف آئنہ دارِ کردار
گو کہ شاگرد تھے خدمت کو کم و بیش ہزار | اپنے کاموں کا مگر ان سے نہ تھا کچھ سروکار
شکر طاقت کا جو اعضا سے ادا کرتے تھے
کارِ ذاتی میں بھی یہ کارِ خدا کرتے تھے

کام سے کسبِ معیشت کے جو پاتے تھے فراغ | بزمِ تعلیم میں عرفاں کے جلاتے تھے چراغ
شرحِ قرآں میں۔ کھلتے تھے حدیثوں کے جو باغ | سلسلے میں ابھر آتے دلِ مجروح کے داغ
فرض ہے جس کی عزا اُس کی عزا ہوتی تھی
درس میں مجلسِ شبّیر بپا ہوتی تھی

کبھی نوحہ، کبھی مظلوم کی غربت پہ بُکا | گریہ ہوتا جو گلوگیر تو کرتے یہ دعا
غم میں یارب مرے دادا کے اٹھے جن کی صدا | کوئی غم ان کو نہ دنیا میں ہو، اِس غم کے سوا
ریش ہاتھوں پہ رکھے مار کے دھاڑیں روئے
ذکرِ اصغر پہ مگر کھا کے پچھاڑیں روئے

بزمِ شبّیر بپا ہوتی تھی گھر میں اکثر | روتے تھے فاطمہ کے لال کو سب پیٹ کے سر
چاند جس وقت کہ آتا تھا محرم کا نظر | بعد ہر فرض کے مجلس تھی عشا ہو کہ سحر
دل لرز جاتے تھے وہ شورِ فغاں اٹھتا تھا
تا بہ عاشورہ مَطبخ سے دھواں اُٹھتا تھا

سہ یعنی فلاں راوی نے فلاں سے اور اس نے امام حسینؑ سے یہ بات نقل کی۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

حال ہوتا تھا شہادت کا مفصل جو بیاں   سن کے اسباب[۱]، بہت روتے تھے شاہِ دوجہاں
وہ پیمبر کی وفات اور وہ زہرا کی فغاں   وہ شکایت کہ یہ ہر وقت کا نوحہ ہے گراں
جب یہ رونے کی مناہی کے بیاں آتے تھے
دل پکڑ لیتے تھے ہاتھوں سے تڑپ جاتے تھے

پھر جو ہوتا تھا بیاں بیتِ حزن[۲] کا کونا   شہر سے دور بقیع میں وہ شب بھر رونا
دن میں گھر آکے یہاں آنسوؤں سے منہ دھونا   پھر بہ صد ظلم وہ محسن کی شہادت ہونا
رو کے کہتے کہ نواسے کے فدائی نانا
کربلا کی ہوئی تمہید۔ دوہائی نانا

اور یہ ذکر بڑھا اور بھی رقت آئی   فاطمہ نے اسی تکلیف میں رحلت پائی
گردشِ چرخ مصیبت پہ مصیبت لائی   بعدِ کرار و حسن شہ پہ قیامت ڈھائی
فلکِ پیر جو اعدا کا ہوا خواہ ہوا
حیف ہے شہرِ بدر فاطمہ کا ماہ ہوا

ہائے وہ ہجرِ مدینہ وہ محمد کا پسر   وہ کڑے کوس وہ صحرا وہ پہاڑوں کا سفر
وہ بیابان وہ لُو اور وہ علی کا گلِ تر   ننھے بچوں کا وہ ساتھ اور وہ حرم ناتواں کر
گھر چھٹا دوست چھٹے غم سحر و شام ملا
حق کے گھر میں بھی مسافر کو نہ آرام ملا

کعبۂ رب سے چلا آہوئے صحرائے بلا   اُس طرف رخ تھا، لیے جاتی تھی جس سمت قضا
اب جہاں جا کے بھی منزل ہو، توکل بخدا   راہ میں عشرۂ ذی الحجہ کو ہوا حشر بپا
روزِ اول خبرِ رحلتِ ہانی آئی
عید کا دن تھا کہ مسلم کی سنائی آئی

[۱] اسبابِ شہادت
[۲] وہ جگہ جہاں بی بی رات کو بابا کے لیے روتی تھیں

سن کے یہ حالِ عزا چیخ کے روئے سرور   منہ کیا سوئے فرات اور کہا چلا کر
ہائے عباسِ علی آپ کی دکھیا خواہر   میرا پرسا ہو قبول اے بنی ہاشم کے قمر
دم بہ دم دل کو یہ آواز جو تڑپاتی تھی
گریۂ فاطمہ زہرا کی صدا آتی تھی

ختم مجلس ہوئی رخصت ہوئے اربابِ عزا   اک صحابی سے بہ حسرت شہِ دیں نے یہ کہا
آج پرسا مری دادی کو نہ کیوں تم نے دیا   جوڑ کر ہاتھ وہ بولے کہ میں صدقے مولا
دیکھیے آنسوؤں سے تر ہے یہ رومال اب تک
اتنا رویا ہوں کہ آنکھیں ہیں مری لال اب تک

میں تو پھر عاشقِ شبیر ہوں اے جانِ علی   غمِ سرور میں تو رو دیتے ہیں بیگانے بھی
کون روئے گا نہ پھر سن کے مصیبت اس کی   روتے جاتے تھے ستا کر جسے مقتل میں شقی
اور تو اور دمِ ذبح ستمگر رویا
شمر بھی پھیر کے منہ روک کے خنجر رویا

شمر کا نام سنا رونے لگے پھر مولا   بعدِ مجلس کے پھر اک ہو گئی مجلس برپا
آگیا یاد پھر اک بار نہ جانے کیا کیا   وہ زمیں گرم، وہ سجدہ، وہ چھری اور وہ قفا
وہ صدا غیب کی۔ دربار میں اب آؤ حسین
شمر خنجر لیے آتا ہے۔ سنبھل جاؤ حسین

کم ہوئے پھر جو یہ آنسو تو صحابی سے کہا   ہم بھی واقف ہیں کہ تم اہلِ عزا ہو بخدا
ایسے رونے کو تو لیکن نہیں کہتے پرسا   اس طرح روؤ کہ لاشوں پہ ہو جس طرح بکا
غیر سمجھے کہ بلک کر جو یہ جاں کھوتے ہیں

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اس صحابی کا ہے اب یہ الم انگیز بیاں | جو کبھی پھر مجلسِ ماتم ہوئی بعد اس کے جہاں
یوں میں رویا کہ ہلے بام و در و سقف و مکاں | ایک دن مجھ سے یہ فرمانے لگے شاہِ زماں

رات، زہرا کسی مجلس سے چلی آئی تھیں
تیرا پرسا ہوا مقبول ۔ یہ فرماتی تھیں

خلد اب تجکو مبارک ہو عزادارِ حسین | جو کبھی غم میں مرے دادا کے کرے شیون و شین
یا رُلانے کو پڑھے حالِ امامِ کونین | یا بہ صورت سے یہ اظہار کہ دل ہے بیچین

اجرِ عرفانِ امامت یہ یقیں بخشیں گے
میرے نانا اسے فردوسِ بریں بخشیں گے

اس روایت کا محبوں میں ہوا جب چرچا | جابجا ہونے لگی مجلسِ شبیر بپا
اپنی کفشوں کو جہاں چھوڑتے تھے اہلِ عزا | بیٹھ جاتے تھے وہاں چپکے سے آکر مولا

بارہا دیکھے گئے ۔ بزم میں غمخواروں کی
صاف کرتے ہوئے نعلین عزاداروں کی

اِن مجالس کے جو منصور کو پہنچے اخبار | جذبۂ قتلِ شہِ پاک ہوا پھر بیدار
جلوہ گر آپ تھے اک حجرے میں اور چند انصار | آگ لگوا دی وہاں چاروں طرف سے اک بار

مچ گیا غل پسرِ صاحبِ معراج جلا
ہائے گھر فاطمہ کا تیسری بار آج جلا

بنس کے کہتی تھی مشیت کہ ارے او جلاد | جد خلیل ان کے ہیں آتش کو نہیں ان سے عناد
آگ یوں ہوتی جو سوزندۂ اہلِ ارشاد | جلتے خیمے ہی میں رہ جاتے تھے عابد کر سجاد

خواہرِ شہ انھیں شعلوں میں گزر کر لائیں
اپنے بیمار بھتیجے کو کمر پر لائیں

جیسے عابد رہے محفوظ وہاں اور زینب | آنچ آئے گی اسی طرح نہ جعفر پہ بھی اب
بجھ گئی آگ ۔ مٹا رنج ۔ ہوئی رحمتِ رب | بچ گئے حضرتِ صادق بھی اور اصحاب بھی سب

حادثے ایک سے ہیں فرق ہیں تقدیروں میں
یہ چھُٹے غم سے ۔ وہ جکڑے گئے زنجیروں میں

آگ بجھ جانے کی حاکم نے خبر جبکہ سنی | مشتعل آتشِ بغض اور ہوئی، اور دنی
شہ کو انگورِ سم آلود کی ڈالی بھیجی | چند دانے جو کیے نوش ۔ قیامت ٹوٹی

خون کے ساتھ رگوں میں صفتِ سیل گیا
کُل بدن میں اثرِ زہرِ دغا پھیل گیا

نبض کبھی ڈوب گئی سانس کبھی ہونے لگی بند | روحِ احمد ہوئی غمگین ۔ خلافت خورسند
شور تھا ۔ ہائے چلا کشتۂ غم کا فرزند | بستۂ طوق و سلاسل کے جگر کا دلبند

سبزیِ زہر رخِ پاک پہ جو چھائی ہے
جانِ شبیر نے میراثِ حسن پائی ہے

سب عزیزوں کو کیا بہرِ وصیت جو طلب | نزع کا وقت تھا منھ دیکھ کے رونے لگے سب
شہ نے فرمایا کہ ہم خلق سے جانے کو ہیں اب | تم کو ملحوظ رہے طاعتِ خالق کا ادب

بس یہی سب کی معاون سرِ محشر ہو گی
یہ قضا کی تو شفاعت نہ میسر ہو گی

دوسرے یہ کہ رہے یاد مرے جد کی عزا | غمِ شبیر میں جی کھول کے روتے رہنا
دیکھ کر موسیٰ کاظم کی طرف پھر یہ کہا | الفراق اے مرے دلدار، خدا کو سونپا

لو بتول آئیں رسولِ ثقلین آ پہنچے
وہ علی آئے وہ شبر وہ حسین آ پہنچے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

السلام اے مرے نانا مرے دادا میں فدا | السلام اے مری دادی جگر خیر الورا
السلام اے ہدف غم حسن سبز قبا | السلام اے شہ مظلوم غریب الغربا

کہہ کے یہ اٹھ گئے دنیا سے ہمارے جعفر
ہائے شبیر کہا اور سدھارے جعفر

فاطمہ رو کے پکاریں مرے پیارے بیٹا | بات بھی کرنے نہ پائے کہ سدھارے بیٹا
تھا مرے لال کا غم دم سے تمہارے بیٹا | مجلسیں غم کی ہیں اس کے سہارے بیٹا

لو غش آتا ہے سنبھالو مجھے سونے والے
الوداع اے مرے مظلوم کو رونے والے

گھر میں کہرام مچا لٹ گیا زہرا کا چمن | حضرت موسیٰ کاظم نے دیا غسل و کفن
روح جعفر نے کہا ہائے شہ تشنہ دہن | دفن کا ذکر تو کیا رو نہ سکی تم کو بہن

تھوڑی مہلت بھی جو بازو کی رسن دے دیتی
بھیک ہی مانگ کے نادار کفن دے دیتی

حشر برپا غم جعفر میں ہے خاموش نسیم | اب عزاداروں کو مجلس میں نہیں ہوش نسیم
ہیں معانی جو مسلسل ہمہ تن گوش نسیم | یہ تاثر ہے کہ لفظیں ہیں سیہ پوش نسیم

سوز ماتم سے نفس شعلہ فشاں اٹھتا ہے
دل پر درد سے رہ رہ کے دھواں اٹھتا ہے

مرد مومن کے لیے قید بھی آزادی ہے | کرب میں بھی ہے مزہ غم میں بھی اک شادی ہے
حریت ذہن کی بڑھتی ہوئی آبادی ہے | نفس قبضے میں رہے، بات یہ بنیادی ہے

قلب جن کے غم قالب سے جدا ہوتے ہیں
ایسے پابند رسن عقدہ کشا ہوتے ہیں

جس گرفتار کا ہو نفس و نفس سب آزاد | دل، ضمیر، آنکھ، زباں، فکر، سخن، لب آزاد
جسم زنجیر میں، اور مسلک و مشرب آزاد | قید ایسی ہو تو قیدی کا ہے مطلب آزاد

آب شفاف و مقید ہے جو دُر ہوتا ہے
جو رہے قید میں آزاد، وہ حُر ہوتا ہے

حق پرستی کے اسیروں کی نرالی ہے ادا | تخت شاہی کا ہے سرتاج مصلّیٰ ان کا
قید خانے میں جب آتے ہیں وہ راضی بہ رضا | اعتکاف حرم پاک کا پاتے ہیں مزا

مضطرب دل سے تڑپنے کی قسم لیتے ہیں
اور جو تڑپیں تو قفس توڑ کے دم لیتے ہیں

صدق و حق ان کے ہی دم سے ہے جہاں میں ہے جواں | سلسلہ جن کے سلاسل کا ہے تار رگ جاں
طوق گردن کا ہلال مہ عید رمضاں | روح تا عرش رسا جسم اسیر زنداں

پاس آداب وفا ہو جو نہ دلگیروں کو
یا علی کہہ کے ابھی توڑ دیں زنجیروں کو

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

چشمِ تحقیر سے دیکھو نہ انھیں اہلِ جہاں
کہیں وجہ سُبکی ہوتی ہے یہ قیدِ گراں
ان کی پنڈلی کو جو زنجیر نے چوما تھا وہاں
اس کی نسبت بھی یہاں غم سے ہائی کا نشاں

پاؤں میں خلق کے منّت کی ہے بیڑی دیکھو
قدر بیڑی کی یہ ہے، اپنی تم ایڑی دیکھو

بندِ اخلاص ہے یہ، مکر نہیں کید نہیں
زد نہیں، رد نہیں، صیّاد نہیں، صید نہیں
اِس سے مخصوص کوئی عمرو نہیں، زید نہیں
قید ہو حق کے لیے، اور کوئی قید نہیں

واہ ہر اک صدقِ بیاں کے لیے یہ دادی ہے
کوئی بندہ ہو کہ سلطان ہو آزادی ہے

ان اسیرانِ رہِ حق کی جو ہمّت ہے بلند
کر نہیں سکتی انھیں قیدِ مصائب کی کمند
ان کو شیروں کے بھی حلقے نہ جمع کر دے کوئی بند
نہ درندے کا انھیں ڈر، نہ گزندے سے گزند

وہ ڈرے شیر سے جس کے نہیں مولا حیدر
دم ہو موذی کا فنا یہ جو کہیں یا حیدر

کتنے قیدی ہیں دُرِ لعل سے جن کو ہے گُریز
حق کے اعلان میں لیکن ہے دہن گوہر ریز
تازیانے کی سزا، ذوقِ بیاں کو ہے مہمیز
اشہبِ فکر کو روکا تو چلا اور بھی تیز

سی دیے ہونٹ، تکلّم رگِ جاں کرنے لگی
کی زباں قطع، نظر کارِ زباں کرنے لگی

لطف اندوز ہیں یوں غم سے جو اربابِ ہمم
دم بدم بھرتی ہے عیسیٰ نفَسی اُن کا دم
قید ہوں جرمِ قیادت میں جو پابندِ الم
حق ہے ان کی اسیری بھی ہے ملّت کا بھرم

قیدیوں کے لیے آئین یہ آفاقی ہے
صرف اس قید میں ذلّت ہے جو اخلاقی ہے

سہ محاورہ، معنی: نذرِ نظرِ بد سے بچائے۔

ایسے قیدی رہِ خالق میں ہوئے ہوں جو اسیر
حق کے آزاد کرانے میں ہو جن کی تشہیر
ان کو ملتی ہے دو عالم میں دوامی توقیر
سلسلہ عرش کا ہے پاؤں کی ان کے زنجیر

یہ جو قیدی ہیں، بہت جی کے کڑے قیدی ہیں
اُن میں کاظم بھی ہیں، جو سب سے بڑے قیدی ہیں

قیدیِ چاردہ سالہ ہیں جنابِ کاظم
طوق کے چاند کا ہالہ ہیں جنابِ کاظم
حرّیت کا جو قبالہ ہیں جنابِ کاظم
قید میں بھی شہِ والا ہیں جنابِ کاظم

غم نہیں، پاؤں سے بیڑی جو ہے مربوط کر دی
خود یہ زنجیرِ امامت کی ہیں مضبوط کڑی

عابد و باقر و جعفر کے ہیں یہ نورِ العین
قمرِ فاطمہ و بدرِ شہِ بدر و حنین
پرتوِ حلمِ حسن، آئنۂ صبرِ حسین
وارثِ علمِ نبیؐ، عالمِ رازِ قوسین

شبِ اسریٰ کا اثر آج کے دن تک پہنچا
چرخِ ہفتم پہ جو چڑھا دین جواں تک پہنچا

ابنِ عمران جو وادی سے سرِ طور گئے
بہرِ دیدار لیے دیدۂ مخمور گئے
تشنۂ ذوقِ تجلّی میں مگر چور گئے
تھا وہ شہ رگ سے قریب اور وہ بہت دور گئے

وہیں موسیٰ نے جو اک جلوۂ کامل دیکھا
حسنِ موسیِٰ زماں اس میں بھی شامل دیکھا

داخلِ مقصدِ بَلِّغ یہ سرِ وادیِ خُم
شاملِ تکملۂ معنیِ اَکمَلتُ لکُم
عظمت وہ کہ تعارف میں ہوئیں عقلیں گم
ہادیِ ہفتمِ اسلام تو معصومِ نہم

خطّۂ ارض میں زہرا کے جو مہ پارے ہیں
فلکِ علم کے یہ ساتویں سیارے ہیں

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

فکر پائی تھی محمدؐ کی مگر کیا کرتے | سر اٹھانے کا کبھی موقع نہ دیا اعدا نے
ابھی زنداں سے چھٹے تھے ابھی پھر قید ہوئے | اس تذبذب میں بھی جو کام کیے جم کے کیے

مرمٹے فتنۂ تحریف ابھرنے نہ دیا
کارنامہ ہے کہ اسلام کو مرنے نہ دیا

جانچنا ہو جو کسی کی عظمت کا معیار | اس کے علم و عمل و عزم کے ڈھونڈو آثار
کبھی اقوال کو پرکھو، کبھی جانچو کردار | رائے اس کی بھی سنو، گل کو سمجھتا ہے جو خار

ریگِ صحرا میں جواہر بھی تو مل جاتے ہیں
کبھی کانٹوں میں بھی کچھ پھول نکل آتے ہیں

یہ نہیں ضد کہ جو ہم کہہ دیں حقیقت وہ ہے | جس کو ظالم بھی کہے عدل، عدالت وہ ہے
ہو مخالف جو گواہوں میں شہادت وہ ہے | جس کا اقرار ہو اعدا کو فضیلت وہ ہے

ہم تو اپنے ہیں، جو کہتے ہیں بجا کہتے ہیں
جو ہیں اغیار۔ انھیں دیکھیے کیا کہتے ہیں

وہ کرامت ہو کہ اعجاز نظر میں تولیں | بات منطق کی کسوٹی پہ کسیں، پھر لولیں
جو نہیں کہتے امام، ان کی کتابیں کھولیں | سبطِ جوزی کی جواہر سے بھی دو دتی رولیں

اک مورخ کو غرض صالح و طالح سے نہیں
عبدِ صالح، جو کہا ہے تو مصالح سے نہیں

صاف بے لاگ لکھا ہے کہ امامِ علام | تھے عبادات کثیرہ کے سبب عرش مقام
منحصر دائرہ دین میں تھی جہدِ تمام | ان کی طاعت سے منظم تھا اطاعت کا نظام

یہ مصلے پہ جو فی اللہ فنا رہتے تھے
خود تھے دنیا میں مگر پیشِ خدا رہتے تھے

سہ جواہر میں سبط ابن جوزی کا قول ہے۔

اتفاق آپ کے حالات میں یہ بھی ہے عجب | عبدِ صالح کا ملا صورتِ عباس لقب
اور بھی اک یہ تشابہ ہے دمِ غیظ و غضب | حکمِ سرور سے وہ جب، حکمِ الٰہی سے یہ اب

شربتِ تلخ بہ صد شکر پیے جاتے ہیں
غصہ آتا ہے مگر ضبط کیے جاتے ہیں

کثرتِ غم سے نہ اُن کو ہے، نہ اِن کو وسواس | نہ مصائب سے انھیں خوف، نہ ہے اِن کو ہراس
ایک ہی خو ہے، روش ایک، مشابہ لو باس | ایک ہی شجرے کے دو پھول ہیں یہ اور عباس

خون دونوں میں علی کا ہے، پیمبرؐ کی قسم
دونوں ہیں "بابِ حوائج"، درِ حیدرؑ کی قسم

وارثِ علم ہیں یہ اہلِ ولا کے والی | گلشنِ شرعِ رسولؐ دوسرا کے مالی
نسبِ پاک بھی اعلیٰ ہے حسب بھی عالی | ماں حمیدہ سی ہیں اوصاف حمیدہ والی

قولِ صادق ہے سند جن کی صداقت کے لیے
کفوِ جعفرؑ ہیں یہ کافی ہے شرافت کے لیے

عالمہ ایسی تھیں بی بی، بہ عطائے جعفرؑ | گتھیاں علم کی سلجھائیں دمِ فکر و نظر
مسئلے کرتے تھے حل ان کی مدد سے اکثر | علما شہرِ مدینہ کے جو ہے علم کا گھر

نذرِ حق کو یہ گہر ابنِ حجرؔ لائے ہیں
سنگ بھی پھینکتے تھے، پھول بھی برسائے ہیں

یہ بیاں بھی ہے انھیں کا کہ جنابِ موسیٰ | علم اور فضل میں جعفرؑ کی طرح تھے یکتا
لو وہ قائل ہے شرف کا جو ہے منکر ان کا | ہے یہ کردارِ امامت کی کرامت بخدا

دل پہ بجلی جو صواعق میں گرا دیتا ہے
موج آ جائے تو شعلے بھی بجھا دیتا ہے

سہ صواعق محرقہ کے مصنف

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

دورِ ہارونؔ میں جب عیش و طرب کا تھا شباب | تشنۂ مال تھا خواہاں کہ چلے دورِ شراب
بات اٹھائی گئی اس طرح کہ انگور کا آب | فعلِ شیطان بھی ہے رِجس بھی از روئے کتاب
نہیؔ لیکن بہ صراحت نہیں ثابت ہوتی
کار بد ہی سہی حرمت نہیں ثابت ہوتی

کلکِ زرّیں سے خلافت نے لکھا اک محضر | فقہا جتنے تھے بلوائے گئے شاہ کے گھر
دعوتیں سونے کے اوراق پہ بھیجیں لکھ کر | منھ خزانوں کے کھلے سیپ سے نکلے گوہر
بھاؤ فتووں کے بڑھے زر نے فضیلت پائی
علمِ دیں پڑھنے کی ملاؤں نے قیمت پائی

نامہ بر لے کے ضیافت کی نویدیں جو چلا | پیشگی خلعتِ زر دوز، ہوا اس کو عطا
گوشِ قاصدیں امارت نے یہ چپکے سے کہا | ہم نوازیں گے جو دربار میں آئیں علما
دستخط کر کے فقط مُہر لگا دینا ہے
مفت فتویٰ کسی مفتی سے نہیں لینا ہے

فقۂ اسلام کے اس وقت تھے جو ٹھیکیدار | سب ہوئے وقت مقرر پہ شریکِ دربار
مسلۂ سن کے جو حاکم سے ہوئیں آنکھیں چار | آنکھوں آنکھوں میں ہوا حرمتؔ سے انکار
چشمِ شاہی نے جو خلعت کا قبالا لکھا
مل کے شوریٰ کیا اجماع سے فتویٰ لکھا

سب نے کی مُہر لگی مُہرِ خموشی لب پر | ٹک گئی بیل بھی سونے کی سرِ دامنِ تر
جان پر کھیل کے بولا یہ کوئی اہلِ نظر | وہ جو قیدی ہے اسے بھی تو دکھا دو محضر
علمِ قرآں میں جواب اس کا نہیں آیا ہے
وہ بتائے گا اگر کوئی کہیں "آیا" ہے

سہ ممانعت
عہ ہارون رشید عباسی
سہ یعنی آیت

بات معقول تھی، ممکن ہی نہیں تھا انکار | جلد لائے گئے زنداں سے امامِ ابرار
شیر، زنجیروں میں جکڑا ہوا آیا اک بار | بہرِ تعظیم کھڑے ہو گئے اہلِ دربار
علم نے بڑھ کے پکارا کہ علی آتے ہیں
بولا قرآن رسولِ عربی آتے ہیں

منبرِ بزمِ "سلونی" کے جو گویا تھے خطیب | یہ بٹھائے گئے مسند پہ خلیفہ کے قریب
اس نے دکھلا کے وہ محضر، یہ کہی بات عجیب | دستخط کیجیے اس پر تو رہائی ہو نصیب
ہنس کے بولے، نہ بہاؤ ہمیں دلجوئی سے
قید میں بند نہ ہوں گے کبھی حق گوئی سے

پی گئے ہیں جو بہت مفتی بدمست و خراب | اس جسارت کا ہے اعراف کے سورے میں جواب
"اِنّما حرّم ربّی" سے ہے آغاز خطاب | آ گئے "وَ الْاِثم" ہے اور اِثم کا مطلب ہے شراب
راز قرآں نہ کسی مفتیِ دیں سے پوچھو
گھر میں آیا ہے ہمارے تو ہمیں سے پوچھو

عہ یہ حاشیہ اگلے صفحہ پر دیکھیے

کر دیا چاک یہ فرما کے وہ فرمانِ ضلال | رہ گیا گڑ کے خلافت کی قبا کا حمّال
یہ نہ ہوتے اگر اس وقت تو کیا ہوتا حال | غضب کی طرح مئے ناب بھی ہو جاتی حلال
دورِ قرآن کا اک دورِ نیا آ جاتا
پی کے اور جھوم کے پڑھتے تو مزا آ جاتا

بوحنیفہ کا یہ ارشاد ہے کتنا دلدوز | حاضرِ خدمتِ جعفر میں ہوا جب اک روز
گھر میں مشغولِ وظائف تھے امامِ آج ہنوز | موسیِ وقت تھے بابا کی جگہ جلوہ فروز
پانچ چھ سال کا اس طفلِ حسیں کا سن تھا
علم و تعلیم سے مخصوص وہ بدھ کا دن تھا

سہ قول حضرت علیؑ سلونی قبل ان تفقدونی (اے لوگو! قبل اس کے کہ تم مجھے کھو دو، مجھ سے جو چاہو پوچھ لو)

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

(حاشیہ صفحہ ۳۲۷)

عہ آٹھواں پارہ۔ سورۂ اعراف۔ آیت ۳۳
قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّیَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَالْاِثْمَ وَالْبَغْيَ بِغَيْرِ الْحَقِّ الخ

(ترجمہ) کہدے (اے رسول) میرے پالنے والے نے فحش باتیں حرام کر دی ہیں ـــ جو اُن میں کھلی ہوئی ہیں اور جو چھپی ہوئی ہیں ـــ اور شراب اور ناحق زیادتی کو (بھی حرام کر دیا ہے)

آیت میں اَلْاِثْم سے پہلے فحش باتوں کا اور اَلْاِثْم کے بعد ناحق زیادتی کے حرام ہونے کا ذکر ہے، اور یہ دونوں گناہ ہیں۔ اس لیے بیچ میں بھی کسی ایسی چیز کا ذکر ضروری ہے جو حرام اور گناہ ہو۔

اِثْم کا لفظ بمعنی شراب عربی زبان میں عام طور پر رائج ہے (دیکھیے المنجد)، نیز عرب کے سب سے بڑے فصیح "امرؤ القیس" نے جس کا قصیدہ بطور معجزۂ فصاحت کعبۃ اللہ میں (قبل نزول اِنَّا اعطینا) لٹکا ہوا تھا اور جسے حضرت علیؑ نے بھی "ملک الشعراء" فرمایا ہے] حسب ذیل شعر میں اِثْم بمعنی شراب استعمال کیا ہے۔

شَرِبْتُ الْاِثْمَ حَتّٰی ضَاعَ عَقْلِیْ ۔۔۔ کَذَاکَ الْاِثْمُ یَذْهَبُ بِالْعُقُوْلِ

(ترجمہ) میں نے شراب پی تو میری عقل جاتی رہی، شراب اسی طرح عقلوں کو زائل کر دیتی ہے۔

نسیم امروہوی

شہ سے اک مسئلہ کرنا تھا جو حل پیچیدہ ۔۔۔ منتظر سوچ میں بیٹھا تھا میں کچھ رنجیدہ
گفتگو چھیڑ دی اس طفل نے وہ سنجیدہ ۔۔۔ دل و جاں چند ہی لمحوں میں ہوئے گرویدہ

یوں میں کھویا ہوا اب اُس کے ہر اک قول میں تھا
علم کے شہر میں تھا، علم کے ماحول میں تھا

عرض کی میں نے کہ اے شاہِ سلونی کے پسر ۔۔۔ بات اک دل میں کھٹکتی ہے بہت شام و سحر
کام جو کرتا ہے انسان وہ ہو خیر کہ شر ۔۔۔ کون اس فعل کا فاعل ہے؟ خدا یا کہ بشر

ہو وضاحت، جو فقط حدِ تقدس میں نہ ہو
کلمہ گو کے لیے جائے کلام اُس میں نہ ہو

سن کے یہ بیٹھ گئے جم کے دو زانو موسیٰ ۔۔۔ خطبۂ تسمیہ و حمد و ثنا پڑھ کے کہا
تین حالات سے خالی نہیں اے مردِ خدا ۔۔۔ یا تو ہر فعل کا فاعل ہے خدا یا بندا

یا ہر اک کام بجا لاتے ہیں دونوں مل کے
کام دیں جیسے کہ ایک، ابرہ و آستر سل کے

اب جو ہر فعل کا انساں کے خدا ہے فاعل ۔۔۔ یا ہر اک فعل میں دونوں کا اثر ہے شامل
پھر بھی انساں ہو جو ماخوذِ حسابِ کامل ۔۔۔ اس کے معنی ہیں کہ اللہ نہیں ہے عادل

پھر وہ ظالم ہے، تو ظالم کی عبادت کیسی
حشر بے فائدہ، اور دوزخ و جنت کیسی

فعل میں اس کی جو شرکت ہو تو وحدت نہ رہے ۔۔۔ شرک ثابت ہو۔ ہدایت کی ضرورت نہ رہے
بے ضرورت ہو ہدایت، تو رسالت نہ رہے ۔۔۔ جب رسالت بھی ہو رخصت تو قیامت نہ رہے

نہ جزا ہو نہ سزا، دین عبث ہو جائے
خلقتِ عالم تکوین عبث ہو جائے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اب رہی ایک ہی شکل دمِ فکر و نظر
اگر اچھا ہے تو مل جائے گا فردوس میں گھر
اپنے فعلوں کا ہے خود فاعلِ مختار بشر
ہم کو کیا، جائے جہنم میں، برا ہے وہ اگر

خیر و شر کل ہیں مِنَ اللہ یہ آئین غلط
شر جس اللہ میں ہو اُس کا تو ہے دین غلط

بوحنیفہ کا بیاں ہے کہ میں سن کر یہ بیاں
اللہ اللہ یہ سن اور یہ علم و عرفاں
شکل تکنے لگا معصوم کی، ہو کر حیراں
حق کا فیضان، صلاحیّتِ وہبی کا نشاں

عام بندوں میں یہ اوصاف کہاں طفلی میں
علم میں پیر ہیں۔ ہمت ہے جواں طفلی میں

اب عقیدت کے مقامات سنو غیروں سے
دل میں جو بات ہے وہ بات سنو غیروں سے
وجد آ جائے وہ حالات سنو غیروں سے
کرم و جود و کرامات سنو غیروں سے

جاں بخشش کا کسی مردِ سخی سے پوچھو
شافعیؒ بولے شقیقِ بلخی سے پوچھو

وہ یہ کہتے ہیں کہ مابینِ رہِ جادۂ حج
گندمی رنگ، جبیں، ماہ جبیں، ابرو کج
کھب گئی آنکھوں میں اک مردِ جواں کی سج دھج
ناتواں جسم اور آواز میں طوفاں کی گرج

ایک مجمع میں اسے انجمن آرا دیکھا
چاند کا تاروں کے جھرمٹ میں نظارا دیکھا

کچھ یہ کہنے نہیں پائے تھے کہ وہ مہر لقا
ہٹ کے انبوہ سے کچھ دور جو وہ بیٹھ گیا
جسدِ پاک لپیٹے ہوئے کملی میں اٹھا
بلخی سمجھے کہ شاید ہے طلبگارِ عطا

کیوں پئے زادِ سفر طرزِ گدائی سے کہے
کوئی صوفی ہے تو پھر کھل کے صفائی سے کہے

سے امام شافعیؒ

سوچ کر ایسی غلط بات بغیرِ تحقیق
وہ جواں سر کو اٹھا کر یہ پکارا کہ شفیق
بہرِ تنبیہ بڑھے، گو کہ بظاہر تھے خلیق
بدگمانی سے بچو یہ ہے منافق کی رفیق

یہ کہا اور اٹھا، پاؤں بڑھایا، وہ گیا
ایک جھونکا تھا ہوا کا کہ یہ آیا، وہ گیا

سن کے یہ ہو گئے بیخود بلخی سے دانا
نام میرا ہے شفیق، اس نے یہ کیسے جانا
فرطِ حیرت میں بھلا بیٹھے سب آنا جانا
دل میں جو بات تھی کیونکر یہ اسے پہچانا

گفتگو ملہمِ غیبی کا بیاں ہے گویا
یہ جواں علمِ لدُنّی کی زباں ہے گویا

ان خیالات میں غرق اس کے تعاقب میں چلا
تھا چراغ اس کے تصور کا جو آنکھوں میں جلا
تیز اتنا کہ قدم برق کے سانچے میں ڈھلا
دل سے آتی تھی صدا صلِّ علیٰ صلِّ علیٰ

روح مضطر کہ پھر اک بار زیارت ہو جائے
قرب حاصل ہو تو اللہ سے قربت ہو جائے

چلتے چلتے جو ہوا وادیِ فِضّہ میں گزر
لب پہ تھا ذکرِ خدا آنسوؤں سے آنکھیں تر
اک مصلّے پہ عبادت میں پھر آیا وہ نظر
بید کی طرح بدن کانپ رہا تھا تھر تھر

بہہ کے رخساروں سے تارِ شبِ اشک آتے تھے
ابرِ تن بن کے گریباں پہ برس جاتے تھے

دیر تک جب وہ جواں محوِ عبادت ہی رہا
تھی یہ نیت کہ یہ طاعت سے جو فارغ ہو ذرا
تھک کے میں بیٹھ گیا، بیٹھ کر اٹھا، ٹہلا
صاف کہہ دوں کہ گنہگار ہوں میں حضرت کا

بدگمانی ہے بڑا جرم، معافی چاہوں
اشک دوں نذر میں، عصیاں کی تلافی چاہوں

سے میری طرف سے۔ خدائے تعالیٰ نے حدیثِ قدسی میں فرمایا ہے وہ علم جو بغیر راہ راست عطا کیا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

میں جھکائے ہوئے اس فکر میں تھا فرقِ نیاز | ہوئی اِتمام بڑی دیر میں ناگاہ نماز
اس نے پھر کے مرا نام، مجھے دی آواز | یہ کہے لفظ، جو الہام، کرامت، اعجاز

"فکر پھر کیا اسے جو نیک ارادہ کر لے
بخش دیتا ہے خدا اس کو جو توبہ کر لے"

یہ سخن سن کے تو حیرت کی کوئی حد نہ رہی | یا الٰہی یہ نبیؐ ہے کوئی تیرا کہ ولی
اس نے توبہ کو کہا، جان لی نیّت میری | اس کے دل میں مرے دل سے یہ خلش کیسے گئی

دیر ہو جائے گی گر اور کسی سے پوچھوں
کون ہے؟ کیا ہے؟ یہ بات اب میں اسی سے پوچھوں

ایک لمحے میں یہ سب سوچ کے آگے جو بڑھا | اب جو دیکھا تو مصلّیٰ تھا نہ وہ مردِ خدا
میں چپ و راستِ تجسس میں بہت کچھ دوڑا | نہ ملا وہ کہیں، اور نقشِ قدم بھی نہ ملا

نہ ہوئی منزلِ مقصد پہ رسائی میری
خضر بھی کر نہ سکے راہ نمائی میری

روز و شب دشت و بیاباں میں پھرا خاک بسر | صبح آیا نہ کہیں شام کو آیا وہ نظر
چاند نکلا مگر اس چاند کی لایا نہ خبر | پھر چمکا مری تقدیر نہ چمکی دن بھر

یاد سے اس کی تھا آباد جو تن من میرا
گردِ رہ چومتی تھی دوڑ کے دامن میرا

اک کنویں پر مجھے یوسف کا ہوا پھر دیدار | میں جو اس وقت بہت بھوک سے تھا زار و نزار
عرض کی اب مجھے کھانے کو ملے کچھ سرکار | بولا وہ ڈال کے کوزے میں مرے مشتِ غبار

گھول کر آب میں پی، روح مزہ پائے گی
خاک چھانے گا تو یہ ریت نہ ہاتھ آئے گی

دیکھ کر کوزے کو اب میں نے اٹھائی جو نظر | پھر تھا غائب وہ جواں صورت لیے گل تر
تھا یقیں اس کی کرامت پہ جو مجھ کو یکسر | معجزہ ریت نے پانی میں دکھایا مل کر

روکھے پھیکے نہیں پُر لذّت و خوشبو نکلے
جب وہ لت پت ہوئے خوش ذائقہ ستّو نکلے

ایک ان ستّوؤں کا اور ہی دیکھو یہ مزا | جتنے دن حج میں رہا پھر کبھی بھوکا نہ ہوا
تھی مگر دھن وہ جواں کون ہے، یہ کچھ نہ کھلا | فکرِ دوزخ کی رہی بھوک میں جنّت بھولا

چند ہفتے تو نگاہوں میں وہ تصویر پھری
پھر کے آیا جو طواف، اب مری تقدیر پھری

ایک حلقے میں مچی شام کو تکبیر کی دھوم | موجزن حاجیوں کے بیچ میں تھا بحرِ علوم
بدرِ ذی قدر کے اطراف میں بکھرے تھے نجوم | گردِ طاعت کے ہو جس طرح ثوابوں کا ہجوم

میں وہیں جلد لیے عشق کی مشعل پہنچا
دلِ بیتاب مرا مجھ سے بھی اوّل پہنچا

جا سکا کثرتِ مردم سے نہ میں پیشِ نظر | پوچھا اک شخص سے، یہ کون ہے کس کا ہے پسر
بولا حیرت سے مجھے دیکھ کے وہ نیک سِیَر | یہ ہیں زہرا کے قمر، جعفرِ صادق کے گہر

نظمِ دینی کے حدِ شرع میں ناظم یہ ہیں
وارثِ ختمِ رسُلؐ، موسیِٰ کاظم یہ ہیں

اک تو ہیں آلِ نبی، دوسرے اُمّت کے امام | تیسرے عبد وہ صالح کہ ہے غیروں میں بھی نام
چوتھے یہ بابِ حوائج، پئے حاجاتِ عوام | پانچویں غیظ میں ابرو پہ شکن تک ہے حرام

یہ چھٹا وصف، سدا محوِ وظیفہ یہ ہیں
ساتویں احمدِ مرسل کے خلیفہ یہ ہیں

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

شافعی کہتے ہیں یٰسین کے پڑھا اس نے درود — ہاتھ پھیلا کے کہا۔ شکر ہے تیرا معبود
اس کا دیدار ہوا آج، جو ہے جانِ وجود — جس کے جلووں سے یہ ثابت ہے کہ تو ہے موجود

معجزے ایسے ہیں کب عام زمانے کے لیے
یہ شرف ہیں تو محمدؐ کے گھرانے کے لیے

ابنِ حنبل کی زباں سے ہے کتب میں یہ رقم — یہ ہیں تعویذِ شفا، شافیِ مطلق کی قسم
سلسلہ ان کی روایات کا اتنا ہے اہم — دم میں ذی ہوش ہو وہ کردیں جو مجنوں پہ دم

جو مخالف ہیں امامت میں ہمہ دم ان کے
وہ بھی نقارے بجاتے ہیں دمادم ان کے

تبصرے اُن کے ہیں یہ دیکھ کے شانِ مولا — فقہِ ظاہر کے ائمہ جو ہیں جعفر کے سوا
اب رہے ہم تو ہمارا تو ہے مسلک ہی جدا — صرف اعجاز کجا! موسیٰ جانباز کجا

ناظرِ علم و کرامات، ولی کہتے ہیں
واقعات، اپنے زمانے کا علی کہتے ہیں

بعدِ احمدؐ جو مسائل تھے علی کو درپیش — تھے، گھرے ویسے ہی حالات میں یہ بھی کم و بیش
تھا ابھی عالمِ طفلی میں وہاں مذہب و کیش — تیغ اٹھاتے اسداللہ جو ہو کر دلریش

دینِ محبوبِ خدا نذرِ انا ہو جاتا
خانہ جنگی میں سب اسلام فنا ہو جاتا

اور یہاں فقہ کا جعفر نے بنایا تھا حصار — پختگی کے لیے کچھ وقت تھا جس کو درکار
کہیں ہو جاتے جو یہ خون خرابے سے دوچار — دھم سے گر پڑتی شرائع کے فہم کی دیوار

یہ حکایت امرت ہے — خود مسلسل جو یہ پڑتے رہے افتادوں میں
اسی لیے ابتلا نہیں۔ — ان کی تعمیر بھی ہے فقہ کی بنیادوں میں

ایک بھی اس کا مخالف نہ خفی ہے نہ جلی — زندگی ان کی تھی سانچے میں عبادت کے ڈھلی
چمن کے صادق کے گلستاں کی یہ ایک ایک کلی — پیش کرتے رہے ہر گل کا نمونہ عملی

فقہ اک موج تھی جاری جسے تھمنے نہ دیا
رنگ عباسیوں کا دین میں جمنے نہ دیا

تھی یہی وجہ خلیفہ تھے جو حضرت کے خلاف — قتل کرنا ہے انھیں۔ کہتے تھے خلوت میں یہ صاف
فکر یہ تھی کہ اگر چھوڑ کے راہِ انصاف — خوں بہائیں گے تو امت نہیں کرنے کی معاف

کربلا کے بھی نتائج پہ نظر کرتے تھے
اور پھر فاطمہ کی آہ سے بھی ڈرتے تھے

آپ کے عہد میں جتنے بھی خلیفہ گزرے — قتل کا عزمِ مصمم تو کیا اُن سب نے
سر قلم کرنے کے احکام بھی لکھ کے دیے — مگر اُن کے یہ ارادے کبھی پورے نہ ہوئے

خواب میں خاک بسر عقدہ کشا کو دیکھا
کبھی روتے ہوئے محبوبِ خدا کو دیکھا

نیمخوابی میں محمدؐ کی سنی یہ فریاد — کیا یہی میری رسالت کا صلہ ہے جلّاد
ہو چکا ظلم سے امت کے مرا گھر برباد — کب تک آخر یہ ستم جھیلے گی میری اولاد

راحتیں سارے زمانے کی زمانے کے لیے
رہ گئی آل مری ٹھوکریں کھانے کے لیے

ظلم کیا کیا مری زہرا پہ ہوا، صبر کیا — سر پہ حیدر کے چلی تیغِ جفا، صبر کیا
میرے شبّر کو دیا زہرِ دغا، صبر کیا — میرے شبّیر کا سر کاٹ لیا، صبر کیا

کیا اسی اجر کے قابل تھی ہدایت میری
سرِ بازار پھرائی گئی عترت میری

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

میرے عابد کو کیا قید، میں خاموش رہا | سیلیاں کھائیں سکینہ نے مگر کچھ نہ کہا
دُر بھی چھینے گئے اور خون بھی کانوں سے بہا | تازیانوں کا ستم میری نواسی نے سہا
کٹ گئی عمر مری آل کی زندانوں میں
رسّیاں باندھی گئیں بی بیوں کے شانوں میں

مضطرب ایک صدی سے ہے مری نورالعین | سو برس سے مری زہرا ہے لحد میں بے چین
خلد میں بھی تھا قیامت کا بپا شور و شین | روئے جب باقر و جعفر کو حسن اور حسین
ضبط کب تک غمِ اولاد کرے گی زہرا
عرش کانپے گا جو فریاد کرے گی زہرا

کہتے ہیں شبلنجی و جامیِ تاریخ نواز | سن کے فریادِ نبیؐ، آئے نہ شقی قتل سے باز
پھر بھی کرتے رہے کاظم پہ ستم کینہ ساز | ہائے وہ بے وطنی، فاقہ کشی، قیدِ دراز
بھوک اور پیاس میں اکثر نہ غذا پاتے تھے
تازیانے کبھی کھاتے کبھی غم کھاتے تھے

تنگ و تاریک وہ حجرہ وہ محمدؐ کا قمر | روشنی کا نہ جہاں دخل، ہوا کا نہ گزر
کبھی ہوتی تھی نہ شام اور نہ آتی تھی سحر | کلفتیں شام کے زندانِ جفا سے بڑھ کر
واں ستم چند گرفتاروں پہ بٹ جاتے تھے
یہاں سب ایک ہی قیدی پہ ستم ڈھاتے تھے

گھل گیا سارا بدن اور ہوئے اتنے لاغر | دمِ سجدہ جسدِ پاک نہ آتا تھا نظر
قید خانے میں جو آتا کوئی تازہ افسر | ہو کے حیران یہ کہتا کہ وہ قیدی ہے کدھر
آدمی یاں کوئی بچھ نہ پڑا ہے دیکھو
پارچہ تو وہ مصلّے پہ پڑا ہے دیکھو

عمر بھر چھائی رہی سر پہ اسیری کی گھٹا | قید خانے میں جوانی کٹی بڑھاپا بھی کٹا
مرتے مرتے غم و اندوہ کا بادل نہ چھٹا | بیڑیاں پاؤں سے اور طوق گلے سے نہ ہٹا
قید ہی میں غمِ ہستی سے یہ آزاد ہوئے
اس شرف میں شرفِ سیّدِ سجّادؑ ہوئے

سال بھر میں وہ ہوئے شام کے زنداں سے رہا | چودھویں سال چھٹا آپ سے زندانِ بلا
قید سے چھوٹ کے جب یوسفِ شبیرؑ چلا | پہلے زنجیر کٹی، طوق گلے سے اترا
زیست میں اِن کی مگر عقدہ کشائی نہ ہوئی
طوق و زنجیر سے مر کر بھی رہائی نہ ہوئی

بیکسی ان کی رقم کرتے ہیں یوں ابنِ حجر | زہرِ بیداد سے مارا گیا جانِ شبّر
تین دن فرش پہ تڑپا یہ محمدؐ کا جگر | بیڑیاں پہنے ہوئے قید سے نکلا مر کر
کلمہ گو بیٹھے رہے۔ دفن کو حمّال آئے
پلِ بغداد پہ لاشے کو یونہیں ڈال آئے

اور بھی حکمِ ستمگار سے ڈھایا یہ غضب | ایک تختے پہ رکھا لاشۂ سلطانِ عرب
کھینچتے پھرتے رہے کوچہ بہ کوچہ اسے جب | فاطمہ رو کے پکاریں یہ بہ صد رنج و تعب
ہائے تاریک ہے اب سارا جہاں نظروں میں
پھر گیا لاشۂ مسلمؑ کا سماں نظروں میں

شورِ غل سن کے سلیمان محل سے نکلا | حال تب موسیِ کاظم کی شہادت کا سنا
اپنے بیٹوں کو ندا دی کہ ارے تکتے ہو کیا | چھین لو لاشۂ مولا سے غریب الغربا
جان پر کھیل کے تب اس کے جگر بندوں نے
لے لیا کاندھوں پہ تابوت کو فرزندوں نے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

شیر جو ٹوٹ پڑے بھاگ گئے دشمنِ رب | کی سلیماں نے منادی کہ غیورانِ عرب
ہائے مارا گیا وہ شاہ، بہ صد رنج و تعب | جس کے نانا ہیں نبیؐ موسیِ کاظم ہے لقب

سن کے یہ آہوں کے نعرے جگروں سے نکلے
سر کھلے شہ کے عزادار گھروں سے نکلے

غسلِ میّت کو جو تختے پہ اتارے گئے شاہؑ | زیرِ ملبوس تھی زنداں کی نشانی ہمراہ
ہائے وہ طوقِ گراں اور وہ زنجیریں آہ | جسمِ مردہ کے یہ زیور ہیں شقاوت کے گواہ

لوگ کہتے تھے مسلماں وہ شقی کیسا ہے
جس نے زنجیروں میں لاشے کو جکڑ رکھا ہے

قبر کھودی گئی کفنائے گئے شاہِ حجاز | سب محبّوں نے پڑھی شہ کے جنازے کی نماز
اک جوانِ مدنی جس کے تھا سینے میں گداز | وضع میں، قطع میں، اولادِ نبیؐ کے انداز

سب نے دیکھا کہ وہ منہ آنسوؤں سے دھوتا ہے
دم بدم وا أبتا کہتا ہے اور روتا ہے

قبر میں ان کو اتارا تو بہ صد شیون و شین | کسی بی بی نے کہا۔ ہائے مرے نور العین
اس کو دیکھا نہ کسی نے بھی، سنے سب نے یہ بین | اے مرے کاظمِ مظلوم، عزادارِ حسین

یہ خبر سن کے بھتیجے میں جو گھبرائی ہے
تیری دادی تجھے رونے کے لیے آئی ہے

بس نسیم چمن عترتِ محبوب قدیر | فرض گریے کا ادا کر چکے مولا کے فقیر
مطمئن کیوں نہ ہوں مدّاح کے اب قلب و ضمیر | مرثیے ساتؔ اماموں کے ہوئے شکل پذیر

ماہِ تاباں ہیں نہ خورشید، نہ مہ پارہ ہیں
[illegible]

ورثۂ صاحبِ ہجرت ہے غریب الوطنی | جو صفی سے ہے وہ صفوت ہے غریب الوطنی
بدلِ گلشنِ جنّت ہے غریب الوطنی | ابتدائے وطنیّت ہے غریب الوطنی

گو کہ محرومیِ تقدیر سے برہم نکلے
بستیاں بس گئیں جب خلد سے آدم نکلے

جادۂ منزلِ عظمتؔ ہے غریب الوطنی | چشمۂ زمزمِ خُلّت ہے غریب الوطنی
ہاجرہ کے لیے رحمت ہے غریب الوطنی | نسل کے حق میں امامت ہے غریب الوطنی

عرش سے بہرِ خلیل ابراہیم جامہ آیا
شام سے نکلے تو للناس اماما آیا

یوسفِ مصرِ نبوّت ہے غریب الوطنی | مکّۂ شوق کی عظمتؔ ہے غریب الوطنی
مدنیّت کی علامت ہے غریب الوطنی | خود مدینے کی سکونت ہے غریب الوطنی

لطفِ تبلیغ، حیاتِ مدنی میں آیا
اوجِ پردین، غریب الوطنی میں آیا

نوحِ طوفانِ مصیبت ہے غریب الوطنی | جودیؔ کشتیِ رحمت ہے غریب الوطنی
موسیِ وادیِ غربت ہے غریب الوطنی | غرقِ فرعون کی حکمت ہے غریب الوطنی

گل بکف سے روشِ گلبدنی سیکھی ہے
ہم نے قرآں سے غریب الوطنی سیکھی ہے

؎ ظاہر سکون پڑھیے نظم میں تسکین متحرک درست ہے۔

؎ وہ پہاڑ جس کی چوٹی پر سفینۂ نوح ٹھہرا تھا۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کُل عناصر جو ہیں گردش میں مثالِ دوراں | اسی گردش کے سبب روح عمل ہے رقصاں
آگ، خاک، آب، ہوا گاہ یہاں گاہ وہاں | مہر و مہ کیا ہیں غریب الوطنِ دورِ زماں

رات اس وقت جہاں ہم ہیں یہاں ہوتی ہے
چند ساعت ہیں جہاں دن ہے وہاں ہوتی ہے

اسی قانون سے ہے باغِ جہاں کی تنظیم | آمد و رفت بہاروں کی ہے اک رسم قدیم
عطرِ گلشن جو لیے پھرتی ہے عالم میں شمیم | نکہتِ گل ہے مسافر بہ سرِ دوشِ نسیم

شام ہے ایک جگہ، اس کی سحر ایک جگہ
باغ لٹ جائیں یہ رک جائے اگر ایک جگہ

واہ کیا چیز غریب الوطنی ہوتی ہے | ایسے ہی عزم سے خیبر شکنی ہوتی ہے
صدمۂ ہجر سے گو جاں پہ بنی ہوتی ہے | روح لیکن انھیں زخموں سے غنی ہوتی ہے

شوق میں پھولتی ہے سانس نہ دم چڑھتا ہے
جتنے بڑھتے ہیں قدم، اتنا ہی دم بڑھتا ہے

دل جو زندہ ہیں تو پیہم یہ سفر جاری ہے | سلسلہ دید کا تا حدِّ نظر جاری ہے
کاروانِ ابدی شام و سحر جاری ہے | وقت کا قافلۂ فتح و ظفر جاری ہے

پائی یوسف نے حکومت جو وطن سے نکلے
جڑ گئے تاج میں موتی جو عدن سے نکلے

عہدِ تہذیب کی تاریخِ ترقی ہے گواہ | کہ غریب الوطنی نصرتِ کامل کی ہے راہ
کنجِ عزلت نہیں انساں کے لیے جائے پناہ | گھر سے نکلے تو کشادہ ہو درِ عظمت و جاہ

ذوقِ اقدام ہو رخصت جو قدم رک جائے
عزمِ پرواز ہو محکم تو فلک جھک جائے

سفرِ شوق کا ارماں ہے غریب الوطنی | طلبِ خیر کا ساماں ہے غریب الوطنی
وطنِ مردِ مسلماں ہے غریب الوطنی | خضر و الیاس کا ایماں ہے غریب الوطنی

یہ جو تا حشر ہیں خشکی و تری کے مالک
رہ نوردی سے ہوئے راہبری کے مالک

راہِ غربت میں جو اٹھتا ہے مسافر کا قدم | فاصلے ہوتے ہیں طے، کون و مکاں کے اک دم
اس سفر میں جو کہیں پشت کبھی پیری سے ہو خم | عزم و ہمّت کی جوانی ہے زلیخا کی قسم

کوئی دو ایک نہیں لاکھ مسافر ہیں گواہ
دور کیوں جاؤ حبیب ابنِ مظاہر ہیں گواہ

نخلبندِ گلِ مقصد ہے غریب الوطنی | مُلکِ تبلیغ کی سرحد ہے غریب الوطنی
ہم کو میراث اب و جد ہے غریب الوطنی | سنّتِ دینِ محمدؐ ہے غریب الوطنی

اس کا فوری تو اثر خیر وُرا سے پوچھو
دور رس ہیں جو نتائج وہ رضا سے پوچھو

آج ڈالے کوئی ایران کے مسلک پہ نظر | کس کی تبلیغ کا راسخ ہے عقائد میں اثر
اک غریب الوطن آیا تھا بہ نامِ حیدر | نصب جب یوں ہے اب تک علم اس کا گھر گھر

حربِ یلغار سے تن فتح کیے دنیا نے
علم و اخلاق سے دل جیت لیے مولا نے

زیبِ تن صدق کا جامہ ہے تو پیرایۂ حق | شمعِ دیں، مہرِ ہدا، نورِ خدا، سایۂ حق
سر سے پھر جائے جو، مانیں انھیں سرمایۂ حق | میں تو قرآن اٹھا لوں کہ یہ ہیں آیۂ حق

چپ رہیں جب تو سراپائے رضا ہیں گویا
بول اٹھیں تو رسولِ دوسرا ہیں گویا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نورِ ہی نور ہے، ظاہر ہو کہ ان کا باطن | ان پہ چولائے نہ ایمان وہ کب ہے مومن
یہ بہ تائیدِ خدا، خلقِ خدا کے محسن | ہر مسافر کی حفاظت کو امامِ ضامن

اس کا آسیب ہے رد، ختم بلا، جادو بند
مل گیا ان کی ضمانت کا جسے بازو بند

شاملِ آل، بہرحال، یہ ہمنامِ خدا | بھیجتے سب ہیں درود ان پہ دمِ صلِّ علیٰ
مستحب جن پہ سلام، ایسے غریب الغربا | عونِ خالق سے معینِ ضُعفا و فقرا

مالکِ روزِ جزا خلق کے مختار بھی ہیں
جب تو فریادرسِ شیعہ و زُوّار بھی ہیں

ان کے مشہد کی فضائیں ہیں کچھ ایسی مانوس | آستانِ رضوی گھر ہے یہ ہوگا محسوس
کیوں نہ ہو روشنیِ دیدہ و دل ان کا طوس | ان کے نانا ہیں جو والشمس تو یہ شمسِ شموس

کتنے سورج ہیں کہ ضو ریز ہیں ان کے گھر پر
ایک خود حلب میں چار آٹھ کا سایہ سر پر

ان کے مشہد کی زمیں زیرِ فلک عرش بریں | رحمتِ حق کا احاطہ - حرمِ قبلۂ دیں
یوں ہے اس برج میں یہ بدرِ شبِ قدر مکیں | جس طرح سینۂ جبریل میں قرآنِ مبیں

تربتِ پاک ہے اس نور کے گنجینے میں
جلوہ اللہ کا توحید کے آئینے میں

خط جہاں کھینچ دیا تھا وہیں پائی ہے لحد | قبر بھی ان کی بنی، علمِ لدُنّی کی سند
معرفت جس کی ہے شرطِ کلمہ، تا بہ ابد | وہ تشہد کا ضمیمہ ہے یہ ان کا مشہد

یہ شرف خود سے نہیں عرش کی سرکار سے ہے
علم سے، عزم سے، اخلاق سے، ایثار سے ہے

؎ یعنی ایک رسول اور سات ائمہ

پاسبانِ علمِ نبی کے یہ امامِ ازلی | شمعِ تاویل کی ضو، سرِّ خفی، نورِ جلی
خود ولی ابنِ ولی ابن ولی ابن ولی | جدِّ اعلیٰ بھی علی، جد بھی علی، خود بھی علی

زندگی کی ہے بسر خلق کی غمخواری میں
آٹھویں پشت ہے اسلام کی سالاری میں

سیرتیں سات اماموں کی جو ہیں پیشِ نظر | تجربہ ہے کہ بچیں وقت کی زد سے کیونکر
یہ بھی ظاہر ہے کہ دنیا ہے عدو سرتاسر | یہ بھی ہے علم، ہمیں علم کے در کی ہیں سپر

وہ بھی معلوم ہے مرضی جو حکومت کی ہے
داؤ ہے حق کے خلاف، آڑ خلافت کی ہے

کانٹے مخلوط ہیں پھولوں میں تو کانٹوں میں ہیں پھول | سارا ماحول ہے لاحول ولا نامعقول
ان مناظر کے بیاں کو جو دیا جائے طول | شہر آشوب بنے مرثیۂ آلِ رسول

کام مدّاح کو کیا ملّت خود کام سے ہے
بحث اسلام سے ہے، حافظِ اسلام سے ہے

خانہ جنگی سے جو ابتر تھا خلافت کا نظام | بعد کاظم کے رہے قید سے محفوظ امام
محو تھے جنگ میں ہارون کے اخلافِ کرام | آ گیا کام لڑائی میں امینِ ناکام

اب ہوا امن کہ مامون نے فرصت پائی
بھائی کو مار کے بھائی نے خلافت پائی

رخ پھرا فطرتِ بیدار کا مولا کی طرف | خدمتِ پاک میں آئے سُفرا اکر بہ کف
لائے پیغام کہ اے لختِ دلِ شاہِ نجف | ہے خلیفہ کو وہ تسلیم جو شہ کا ہے شرف

حق کی توفیق سے حقدار کا حق یاد آیا
جس کو بھولی تھی خلافت وہ سبق یاد آیا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہوا اجازت تو یہ اعلان کریں جا کر ہم اب ولیعہد ہیں مامون کے مولائے امم
منھ کو تکنے لگے یہ سن کے امام اکرم ہنس کے کہتی تھی حقیقت کہ ارے یہ دم خم!
خاکِ پا بھی وہ نہیں جس کے ولیعہد بنیں
جو خدا کے ہیں ولی کس کے ولیعہد بنیں

کر کے کچھ دیر سکوت آپ نے ارشاد کیا تخت اور تاج کجا، آلِ شہِ پاک کجا
یہ خلافت اگر اللہ نے کی اس کو عطا بخش دے پھر وہ کسی اور کو حق ہے اسے کیا
منتقل حق کی خلافت ہو یہ دستور نہیں
گر ہے خودساز تو سازش ہمیں منظور نہیں

یہ جواب آپ سے پا کر ہوے واپس سُفَرا پڑ گیا فکر میں سن کر جسے مامون ذرا
دل میں پھر فوجِ خیالات نے باندھا جو پرا سازشی ذہن تھا، انکار سے حضرت کے ڈرا
کر لیا عزم کہ اب صاف بتا دینا ہے
خوف کے آئنے میں قید دکھا دینا ہے

یہ بھی کہنا ہے کہ اب آپ نہ آئیں گے اگر ہم یہ اعلان کہیں گے یہ حقیقت گھر گھر
التجا ہم نے تو خود کی تھی کہ آئیں سرور حاکمِ شرع ہیں حضرت، صفتِ پیغمبرؐ
دین کے نہج پہ تنظیمِ خلافت کیجے
وقت آیا ہے، ادا فرضِ امامت کیجے

وجہ جو کچھ بھی ہو، تشریف نہ لائے جو حضورؐ قوم کا جرم، نہ کچھ اس میں ہمارا ہے قصور
یہ ہے تسلیم کہ غافل رہے اسلاف ضرور ہاں مگر اب تو ہے بیدار خلافت کا شعور
حق ہے اس کو نگہِ عفو سے دیکھا جائے
صبح کا بھولا اگر شام کو گھر آ جائے

لے کے آئے جو یہ پیغام مکرر سُفَرا سن کے بولے یہ رضا خیر جو خالق کی رضا
شہ کو معلوم تھا انجام مگر سوچ یہ تھا جائیں تو خود ہوں فنا، ٹھہریں تو اسلام فنا
کر لیا فیصلہ، ملبوسِ قضا پہنیں گے
موت کے ہاتھوں سے اب تاجِ بقا پہنیں گے

ہو کے دلشاد، گئے دارِ خلافہ کو سفیر یاں رضا دیکھ چکے تھے جو بہ امرِ تقدیر
لوحِ الہام پہ اس مکر کی پوری تصویر بھر کے اک آہ اٹھے ہو کے ملول و دلگیر
وقت کہتا تھا کہ امت کی بھلائی ہو گی
دل تڑپتا تھا کہ نانا سے جدائی ہو گی

مضطر و مضطرب الحال و پریشان و حزیں جد کے روضے پہ گئے زار و نزار و غمگیں
اشک آنکھوں میں بھرے خاک بسر چیں بہ جبیں لب پہ نوحہ کہ مدد کیجیے اے سرورِ دیں
دشمنِ جاں ہوئی بے وجہ خدائی نانا
قبرِ اطہر سے بچھڑتا ہوں دوہائی نانا

ہاتھ پھیلا کے سوئے قبرِ رسول الثقلین یوں بڑھے، آخری رخصت کے لیے جیسے حسین
گر پڑے روضۂ پرنور پہ ہو کر بے چین جیسے آئی یہ صدا، ہائے مرے نورُ العین
میرے مظلوم پسر، میرے مسافر بیٹا
صبر، بس صبر، خدا حافظ و ناصر بیٹا

جانِ شبیر ہو تم بھی تو مرے لختِ جگر کربلا یاد کرو۔ دل کو سنبھالو دلبر
ساتھ ناموس، نہ بچے کہ ہو لٹ جانے کا ڈر بے ردائی کا نہ کھٹکا، نہ اسیری کا خطر
بن کے قیدی تو نہ دربار میں جانا ہو گا
نہ تمھیں راہ میں دُرّہ کوئی کھانا ہو گا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ان حوادث کا تصور جو نگاہوں میں پھرا | رو کے رخصت ہوئے روضے سے پیمبرؐ کے رضاؑ
اُس طرف بزمِ خلافت میں جو پہنچے سُفرا | پیشوائی کا امامت کی سر انجام ہوا

شاہراہیں صفتِ نخلِ چمن سجنے لگیں
ور دیاں چار طرف، دم بہ دم، بجنے لگیں

شہ مدینے سے بڑھے سوئے خراساں چلے | یوں چلے ۔ جیسے نبیؐ کا کوئی فرمان چلے
بہ طمانیتِ کامل جو بہ صد شان چلے | بن کے ایران کی تقدیر کا عنوان چلے

راہِ خالق میں جو اُڑتا ہوا رہوار چلا
ہر قدم ۔ شہپرِ جبریل کی رفتار چلا

تاڑ کر عزم کو راکب کے سفر سے پہلے | خود بخود پانو اٹھا، جنبشِ سر سے پہلے
جا کے منزل پہ رُکا، تیرِ نظر سے پہلے | علمِ باری میں گیا، دل کی خبر سے پہلے

جس نے رہوارِ حسینؑ کو سرِ جادہ دیکھا
شکلِ توسن میں مشیّت کا ارادہ دیکھا

راہِ بصرہ سے سفر میں تھی جو کچھ مجبوری | شرعؑ کا رخ تھا سوئے شارعِ نیشاپوری
شہر کی حدِّ ترخّص سے ابھی تھی دوری | بھر گئی تھیں مگر اصحاب سے راہیں پوری

دھوم تھی آمدِ شہ کی جو ہوا خواہوں میں
فرش بچھے تھے نگاہوں کے گزرگاہوں میں

دل میں یہ بس گئے تھے، گو ابھی بستی سے تھے دور | جس طرح روح میں ہے شاہدِ غیبی کا ظہور
کم وہ آنکھیں تھیں یہاں جن میں امامت کا تھا نور | پاک تھا نیشِ عقارب سے مگر نیشاپور

کلمہ گویوں میں تھے غُل ۔ لطف و عطا سے آئے
حضرتِ احمدِ مرسلؐ کے نواسے آئے

• بعض لوگ طمانیت بولتے ہیں غلط ہے اور اہلِ علم سہارد زمرہ ہیں

عہ مستعار لہٗ امام رضاؑ
عہ یعنی امام ماننے والے کم تھے

معنیِ مصحفِ رب، مقصدِ آل آتے ہیں | دی فلک نے یہ ندا، ماہِ کمال آتے ہیں
بولا سورج ۔ کہ بہ صد جاہ و جلال آتے ہیں | علم کہتا تھا، درِ علم کے لال آتے ہیں

کہہ کے قرآن کبھی یہ، راہ گزر میں آیا
لو وہ آتا ہے میں جس شخص کے گھر میں آیا

زاہد و متقی و حِبر و فقیہ و ابرار | آجر و تاجر و صنّاع و ادیب و فنکار
آسماں جاہ و فلک قدر و شریکِ دربار | عاشقِ یوسفِ کنعان رسولؐ مختار

لاکھ مردانِ حُر آئے تھے غلامی کے لیے
شورِ تکبیر کی نوبت تھی سلامی کے لیے

تھی جو یہ دھوم کہ آتے ہیں نبیؐ کے پیارے | حق کے بندے نکل آئے تھے گھروں سے سارے
مجمع اس قدر اسلام کے تھے مہ پارے | اپنی قلت سے خجل ہو کے چھپے تھے تارے

جمگھٹا وہ تھا توحید کے متوالوں کا
اک سمندر سا تھا ابلتا ہوا انسانوں کا

ایک بڑھتا تھا جو رستے میں تو اک اَڑتا تھا | ایک پر ایک سرِ راہ گرا پڑتا تھا
اٹھنے پاتا تھا نہ پھر، پاؤں جہاں گڑتا تھا | آگے کی ایڑی سے، پیچھے کا قدم لڑتا تھا

یا نبیؐ کہتے تھے جب پانو نہ اٹھ پاتے تھے
یا علیؑ کہتے تھے اور بڑھتے چلے جاتے تھے

وہ گروہِ علما، علم و فضیلت بہ کنار | شکلِ انساں میں شریعت کے رموز و اسرار
حافظوں اور فقیہوں کے سوا وقتِ شمار | صرف راوی تھے احادیث کے ۲۴ ہزار

تھے جو اس فن کے امام، ایسے نمازی آئے
ان سے راضی ہو خدا حضرتِ رازی آئے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تھا یہ جذبہ کہ احادیثِ رسولِ خوش ذات | جن کے ابلاغ کا اُس وقت ذریعہ تھے رُوات
اُن روایات کے اصلی و حقیقی کلمات | اس کے منہ سے بھی سنیں جس کے ہے نانا کی یہ بات

منعِ قرطاس کے حالات جو سن پائے تھے
گھر سے ہمراہ وہ قرطاس و قلم لائے تھے

جانبِ شہرِ مدینہ سے جو آتی تھی سڑک | لے چلی سب کو اُدھر، دردِ محبت کی کسک
راہبر، ولولۂ شوق و تمنا کی للک | ہر قدم تیز رواں، عطر کی جس طرح مہک

اک قدم شاق تھا رکنا جو طلبگاروں پر
پھول کی سمت تھے رخ اور قدم خاروں پر

دل میں آمد کا تصور کبھی کر کے دیکھا | جام آنکھوں کے نئے شوق سے بھر کے دیکھا
کبھی پنجوں پہ کھڑے ہو کے، ابھر کے دیکھا | ہاتھ سائے کے لیے آنکھوں پہ دھر کے دیکھا

جو قدآور تھے، وہ بڑھ بڑھ کے نظر کرنے لگے
پستہ قد، گھوڑوں پہ چڑھ چڑھ کے نظر کرنے لگے

دور تک شہر کے باہر تھا جو صحرا میں، ہجوم | کُل مضافات کے قریوں میں مچی تھی اک دھوم
خیر مقدم کے سرِ دست مہیا تھے رسوم | در بنائے تھے پئے داخلۂ بابِ علوم

صاف ظاہر تھا یہ رجحان کے اندازے سے
شہر میں جاتے ہیں ہوتے ہوئے دروازے سے

کتنے مشتاق تھے اور کیوں وہ سبھی اہلِ نیاز | اس کو اللہ ہی جانے، یہ ہیں اللہ کے راز
پہلے میں دیکھوں۔ یہ کہتے تھے ہر اک کے انداز | سبقت کرنے کی خاطر ہوئے سائے بھی دراز

اب جو پرچھائیاں اٹھ کر سرِ دیوار چڑھیں
بیلیں اشجار کے اوپر پئے دیدار چڑھیں

شور ناگاہ نقیبوں نے مچایا اک بار | باادب اے نگہِ شوق! عزیزو ہشیار!
لو حضور آتے ہیں وہ قاطرِ اشہب پہ سوار | بوتراب آ گئے اٹھ اٹھ کے پکارا یہ غبار

غل ہوا بخت پھرے فصلِ بہاری آئی
پسرِ مالکِ رف رف کی سواری آئی

یہ صدا گونج کے تا چرخِ بریں جانے لگی | تھی جو مقبولِ خدا عرش سے ٹکرانے لگی
خلقت آئی ہوئی سب پھول جو برسانے لگی | گلِ زہرا کے پسینے کی مہک آنے لگی

مچ گیا شور۔ امام دوسرا آ پہنچے
بڑھ کے تسلیم بجا لاؤ، رضا آ پہنچے

دیدۂ شوق نے دیکھا یہ دل افروز سماں | ہر قدم راہ میں ہے مہرِ مبیں ضو افشاں
نُقرئی چتر ہے، بالائے سرِ شاہِ زماں | دھوپ ہے رعب سے انوارِ جلالت میں نہاں

ہیں سواری پہ نظر سوز ہیولو کے پردے
اُن سے بڑھ کر رخِ پُرنور کی ضو کے پردے

پشت پر تھا پسرِ صاحبِ دُلدل جو سوار | ناز سے پاؤں نہ رکھتا تھا زمیں پر رہوار
تھا صفیں چیر کے مرکب کا جو بڑھنا دشوار | بن گیا کوکبِ ثابت، جو ابھی تھا سیار

جرأتِ علم نے کی جلوہ طرازی پہلے
بنی مرضی سے بڑھے حضرتِ رازی پہلے

پاس پہنچے جو سواری کے بہ صد شوق جناب | آ گئے بڑھ کے کئی اور محدث اصحاب
چوم کر تھام لیا باگ کو یحییٰ نے شتاب | پائی رفعت بنِ رافع نے کہ ہاتھ آئی رکاب

روئے انور تھا حجابوں میں جو مستور ابھی
یہ قریب آ گئے پھر بھی تھے بہت دور ابھی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بڑھ کے طوسی نے یہ کی عرض کہ مولائے انام | سارے سرداروں کے سردار اماموں کے امام
مرکزِ عصمت و پاکیزگیِ آلِ کرام | وارثِ جلوہ گہِ طور۔ علیِّ علّام

طالبِ دید ہیں سب، دلبرِ عمراں اَرِنی
اَرِنی اے پسرِ موسیِ دوراں اَرِنی

طینتِ پاک میں شامل جو نہ تھا ردِّ سوال | عرض مقبول ہوئی اٹھ گئے پردے فی الحال
برق سی کوند گئی آنکھوں میں اللہ رے جمال | دور سے دیکھ کے رخ، ہر ہوا دربہ زوال

دو محاسن تھے بہم حرفِ مشدّد کی طرح
رعب حیدر کی طرح حسن محمدؐ کی طرح

وہی آنکھیں۔ وہی پلکیں، وہی ماتھا وہی سر | ہو بہو ویسے ہی ابرو، وہی دلکش منظر
بیچ میں گیسوئے مشکیں کے وہ روئے انور | شبِ معراج کی گودی میں مدینے کا قمر

دل پکارے کہ عجب چاند سی صورت پائی
اسی صورت پہ تو احمدؐ نے نبوّت پائی

دیکھ کر اپنے پیمبرؐ کے نواسے کا جمال | سب مسلمانوں کے دل ہو گئے بیتاب کمال
کلمہ پڑھ پڑھ کے اچھلنے لگے مثلِ اطفال | وجد میں جھوم گئے چند ہوا ایسا حال

کس عقیدت سے حمالوں کی طنابیں چومیں
مَس کیا زین سے آنکھوں کو۔ رکابیں چومیں

بعض کرنے لگے حضرت کی سواری کا طواف | پانو چھونے لگے رہوار کے، اکثر اشراف
کچھ تھے ایسے بھی کہ با وصفِ کمالِ اوصاف | خاک پر لوٹ گئے۔ دل جو کدورت سے تھے صاف

موج میں آئے جو کچھ دجلہ و جیحوں کی طرح
چاک داماں و گریباں کیے مجنوں کی طرح

دل میں تھا ان کے جو از بسکہ لباشہرِ علوم | ٹوٹے پڑتے تھے سواری پہ زیارت کو ہجوم
کبھی تکبیر کے نعرے کبھی صلوات کی دھوم | کلکِ تاریخ یہ کرتا تھا فضا میں مرقوم

یہ تو اپنے نہیں۔ مجمع ہے یہ بیگانوں کا
دیکھ لو آل پہ اجماع مسلمانوں کا

شور جب حد سے بڑھا۔ بڑھ کے پکارے علما | دوستو ویسے تو ممدوح ہے یہ جوشِ ولا
مگر اس وقت کہ جب پیشِ نظر ہیں مولا | پاسِ آداب یہی ہے کہ ہو خاموش ذرا

شہ سے کچھ عرض کرو۔ آپ کی کچھ بات سنو
اس روایت، کو نہ بھولو کہ روایات سنو

سن کے یہ چھٹ گئی مجمع کی گھٹا، شور گھٹا | دائیں اور بائیں سواری کے وہ انبوہ بٹا
بیٹھے آ آکے محدّث وہ ہجوم اب جو ہٹا | کھولے اوراق، رکھے قلموں پہ قط، وقت کٹا

روشنائی کا جما رنگ۔ قلمدان کھلے
شانِ اخلاص بڑھی سینوں کے قرآن کھلے

اب مخاطب ہوئے حضرت سے جنابِ رازی | میرے لفظوں میں یہ کی عرض کہ فرزندِ نبیؐ
اپنے نانا کی ہو ارشاد حدیث ایک کوئی | ہم ورق پر بھی جسے ثبت کریں، دل پر بھی

قلزمِ علم سے اک بوند عطا ہو مولا
ہم فقیرِ درِ حیدر رہیں۔ بھلا ہو مولا

جائے اِس در سے یہ اب جمِّ غفیر اور کہاں | مستند ایسی خبر۔ ایسے خبیر، اور کہاں
اس قدر راویِ صادق کبھی کثیر اور کہاں | آئی آواز بجز خمِّ غدیر اور کہاں

بولے شہ لکھیں رُوات اور جو ہیں حفاظ سنیں
[illegible] سنیں

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مجھ سے کاظم نے کہا۔ آپ سے جعفر نے کہا | اُن سے یہ باقرِ اسرارِ پیمبرؐ نے کہا
ان سے ہمنامِ علی عابدِ مضطر نے کہا | ان سے شبّیر نے شبّیر سے حیدرؑ نے کہا

لفظ حیدرؑ سے یہ سب مخبرِ صادقؐ نے کہے
ان سے جبریل نے جبریل سے خالقؔ نے کہے

کلمہ دین کا جو لَا سے ہے تا اِلَّا اللہ | یہ مرا قلعہ ہے مضبوط و قوی، خاطر خواہ
جو بھی اس قلعے میں آجائے بہ قلبِ آگاہ | وہ مرے سائے میں آیا۔ اسے دی میں نے پناہ

میرے ہمسائے کو تکلیف ہو کیا ممکن ہے؟
حق کی سرحد میں عذاب آئے، یہ ناممکن ہے

کہہ کے یہ، آپ نے کھنچوا دیے پردے اک دم | ابرِ رحمت کا برستے ہی بڑھا چند قدم
پھر فرس روک کے فرمایا کہ اے اہلِ قلم | ان میں شرطیں ہیں کئی جن میں سے اک شرط ہیں ہم

کلمہ گو حق سے جو اُمیدِ حفاظت رکھے
دم محمدؐ کا بھرے۔ ہم سے مودّت رکھے

پھر یہ فرما کے سخن۔ باگ جو لی کہہ کر ہاں | ابرِ رہوار ہوا۔ پھولوں کی بارش میں رواں
وہ رواں اور عقب میں کلمہ گو تھے دواں | زینتِ طاعتِ حق جیسے ہو مابعدِ اذاں

جب وہ نظروں سے چھپے جاتے تھے جن کے پیچھے
بڑھ گیا سیلِ رواں، رہ گئے تنکے پیچھے

کھو گئے ڈوب کے ماضی میں کچھ اصحابِ کرام | تھے تصوّر میں محمدؐ تو نظر سوئے امام
دل تھا کوچوں میں مدینے کے، زباں پہ یہ کلام | یا نبیِّ عربی تجھ پہ ہزاروں ہوں سلام

کھل گیا کتنی عقیدت کی کہاں پونجی تھی
یا علی ورد تھا نہ دل سے فضا گونجی تھی

نوٹ

—— اگر مجلس یہیں کچھ مصائب پڑھ کر ختم کرنا ہو تو اس صفحے اور اگلے صفحے کے بند پڑھ کر باقی مرثیہ کسی اور مجلس میں پڑھا جائے۔

اگر باقی مرثیہ بھی ابھی پڑھنا ہو تو اس صفحے اور اگلے صفحے کے بند چھوڑ کر ان بندوں سے جوڑ ملا دیں جو ان دو صفحوں کے بعد ہیں اور جن کا پہلا مصرع یہ ہے۔

غل عجم میں ہے رضا آج یہاں آتے ہیں

تجھ پہ ہر دم مری تسلیم ہوا ے خاکِ عجم | رکھ لیا تو نے محمدؐ کی قرابت کا بھرم
یاد آیا یہ سماں دیکھ کے اک منظرِ غم | کربلا۔ سبطِ نبی۔ فوجِ شقی۔ ظلم و ستم

ایک قطرہ بھی دمِ تشنہ دہانی نہ دیا
دودھ پیتے ہوئے بچے کو بھی پانی نہ دیا

کلمہ گو یہ بھی تھے، اور وہ بھی مسلماں تھے مگر | ان کے پہلو میں تھے دل، اُن کے کلیجے پتھر
یہ مسافر کے قدم لینے کو آئے تھے۔ وہ سر | پھول برسے تھے یہاں اور وہاں تیغ و تبر

خانۂ دل میں یہ عترت کو بسانے والے
اور وہ گھر لوٹ کے خیموں کو جلانے والے

یہ تھے خواہاں کہ سنیں ان سے محمدؐ کا کلام | بھیجتے تھے جسے سن سن کے درود اور سلام
خود سناتے تھے انہیں جد کی احادیث امامؑ | تیر برساتے تھے سن سن کے مگر وہ خودکام

یہ سواری کے قدم چومتے اور روتے تھے
اُن کے رہوار کو وہ مار کے خوش ہوتے تھے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اِن کے سینے میں تھا یہ جذبۂ غیرِ فانی　　یہ محمدؐ کے نواسے ہیں۔ مکرو ہمانی
اُن سے خود کہتا تھا ودو کے نبیؐ کا جانی　　میں محمدؐ کا نواسا ہوں پلادو پانی

یہ بہ صد شوق سر آنکھوں پہ بٹھانے آئے
مار کر نیزہ وہ گھوڑے سے گرانے آئے

یہ عجم تھے تو کچھ اس کا بھی لحاظ ان کو تھا　　شہر بانو کے بھی پوتے ہیں یہ زہرا کے سوا
وہ عرب تھے انھیں اس کا بھی نہ کچھ پاس ہوا　　یہ رسولِ عربی کے ہیں جگر کا ٹکڑا

سختیاں جھیل کے نانا نے انھیں پالا تھا
چکیاں پیس کے زہرا نے انھیں پالا تھا

یہ تھے مشتاق کہ ہیں جانِ رسولِ عربی　　ان کو دیکھا تو محمدؐ کی زیارت کر لی
سامنے اُن کے مگر آئے جو ہمشکل نبیؐ　　ان کی چھاتی پہ لعینوں نے لگائی برچھی

تھے جو ماں باپ کے ارمان، انھیں خاک کیا
دخترِ فاطمہ زہرا کا جگر چاک کیا

باقی مرثیے کے لیے
دیکھیے اگلا صفحہ

نوٹ: حسب ذیل بند صفحہ ۳۵۲ کے آخری بند کی اس بیت سے مربوط ہے۔

کھل گیا کتنی عقیدت کی کہاں پونجی تھی
یاعلی ورد تھا۔ نعروں سے فضا گونجی تھی

غل عجم میں ہے رضا آج یہاں آتے ہیں　　صورتِ دبدبۂ شورِ اذاں آتے ہیں
سر ابھارے ہوئے ماضی کے نشاں آتے ہیں　　ان کی دادی کا یہ میکا ہے جہاں آتے ہیں

نہ اِمارت نہ ریاست نہ سیاست آئے
ہاں قدم لینے کو کسرا کی عدالت آئے

کر چکے طے شہِ ذیشاں سفرِ نیشاپور　　علم کے موتیوں سے بھر دیے دامن، بھرپور
کس کے؟ اُن کے، جو ہیں تا حال محدث مشہور　　اہلِ فکر۔ اہلِ نظر۔ اہلِ خبر۔ اہلِ شعور

تابعی رشک کریں، علم پہ حادی ایسے
موجِ کوثر کا تسلسل ہیں وہ راوی ایسے

دل لیے اُن کے۔ دیا علم کا فیضان چلے　　سفر آسان تھا اب، سوئے خراسان چلے
دین و ایمان سواری میں بصد شان چلے　　طوس سے گزرے۔ سناتے ہوئے قرآن چلے

وحدت آموز نظر جس طرف اٹھ جاتی تھی
در و دیوار سے کلمے کی صدا آتی تھی

مثلِ شبیرؑ کفِ دست پہ سر لے کے چلے　　صبرِ زہرا کا، تو شبرؑ کا جگر لے کے چلے
نطق میں، شاہِ سلونی کا اثر لے کے چلے　　صدفِ دل میں، رسالتؐ کے گہر لے کے چلے

صدق کا سینۂ بے کینہ لیے جاتے تھے
لوحِ محفوظ کا آئینہ لیے جاتے تھے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

زُہد کی تیغ، تو عصمت کی سپر لے کے چلے | علم کی آنکھ ۔ ہدایت کی نظر لے کے چلے
جہل کی شام میں، دانش کی سحر لے کے چلے | بے پروں کے لیے جبریل کے پر لے کے چلے

ہر قدم نقشِ قدم غالبِ ہر غالب کا
وحی کی فکر و نظر ۔ عزمِ ابوطالب کا

احمد و حیدر و زہرا کے کمالات لیے | حضرتِ شبّر و شبیّر کے حالات لیے
عابد و باقرِ ذیشاں کے خیالات لیے | جعفر و موسیٰ کاظم کے مقالات لیے

خاندانی شرف، اور علم و قیافہ ذاتی
اس اضافی میں امامت کا اضافہ ذاتی

صولت و ہیبتِ موسیِٰ زماں لے کے چلے | منہ میں ہارونِ محمدؐ کی زباں لے کے چلے
رخِ روشن میں جلالت کے نشاں لے کے چلے | تنِ تنہا تھے مگر ایک سماں لے کے چلے

مشہدِ پاکِ سناباد[عہ] کو آباد کیا
علم نے جس کی خبر دی تھی، وہ دن یاد کیا

ایک خط کھینچ دیا قبّۂ ہارون کے پاس | "میرا مدفن ہے یہی" ہنس کے کہا بے وسواس
ہر مورّخ نے لکھی یہ خبرِ صدق اساس | اب امامت کو کہے کوئی "نہیں غیب شناس"

جان کب اور کہاں جاتی ہے یہ جانتے ہیں
بوتراب ان کے ہیں جد۔ خاک کو پہچانتے ہیں

اب وہ منزل بھی قریب آ گئی جو تھی مقصود | وادیِ شرق میں وہ مہرِ امامت کی نمود
مَرْو میں سروِ گلستانِ رسالت کا ورود | نوبتِ صلِّ علیٰ ۔ نعرۂ تکبیر و درود

فرش کے بخت پھرے عرش مقام آ پہنچے
ہل گیا قصرِ خلافت کہ امام آ پہنچے

عہ اس مقام کا نام [illegible] اقدس ہے۔

اُمتی خوش تھے کہ بخشش کا سہارا آیا | آٹھواں مصحفِ تخلیق کا پارہ آیا
کوثرِ علم کا بہتا ہوا دھارا آیا | فرش آنکھوں کے بچھے عرش کا تارہ آیا

اے عجم! آج سے تو مصر کا ہمشان ہوا
ابنِ موسیٰ ترے فرعون کا مہمان ہوا

چند دن میں جو ہوئیں دور صعوباتِ سفر | خدمتِ پاک میں مامون گیا وقتِ سحر
نذر کو پیشکشِ تختِ خلافت لے کر | تھی سیاست کہ خلوص، اب یہ خدا کو ہے خبر

شعر منطق نہیں اس بحث سے بالاتر ہے
پیش منظر کی سند بات کا پس منظر ہے

تھا یہ وہ دور کہ مامون کی تھی ہمت پست | علمِ ظاہر کے وہ نشّے میں پڑا تھا بدمست
انتظامات تھے، دستِ وُزَرا میں یکدست | فضل کا نظم و نسق اس کی خودی کی تھی شکست

عجمی ماں کا یہ بیٹا تھا۔ عرب جلتے تھے
آستینوں کے یہ سانپ اس کے ہی گھر پلتے تھے

تھا بڑا بھائی امین اک عربی ماں کا پسر | چھین لی کاٹ کے سر، اس کی خلافت یکسر
پھر تو عباسیوں نے پھیر لی کھل کر جو نظر | پھوٹ آپس میں پڑی پھوٹ پڑے فتنہ و شر

بھرم اٹھا تو ہر اک سمت سے باغی اٹھے
چند حقدار بھی لینے کو چراغی اٹھے

اُمڈ آئے جو خروج اور بغاوت کے علَم | کھائیں افواجِ خلافت نے شکستیں پیہم
وَلولوں کا علویّوں کے یہ کچھ تھا عالم | بڑھتی ہی جاتی تھی اولادِ حسن دم بہ دم

تیغیں چلتی تھیں جو موجوں کی روانی کی طرح
خون عبّاسیوں کے بہتے تھے پانی کی طرح

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اب کشاکش میں تھا صدیں کی مامون کا دین | تھی قبا دوش پہ اور ہاتھ لہو میں رنگین
اس کے خنجر سے جو گیتی پہ بہا خونِ امین | "یہ خلیفہ نہیں جلاد ہے" چلائی زمین

اہل ہی اب تو خلافت کا یہ زنہار نہیں
جز بنی فاطمہ اس کا کوئی حقدار نہیں

لے کے اقصائے خراساں سے تا قلبِ عراق | ہر جگہ لشکرِ مامون کی تھی طاقت طاق
تھے خلافت کے محل اب علویوں کے رواق | غالب آیا تھا سپاہوں پہ جنودِ اخلاق

شور تھا غضب کی تحریر تمہارا حق ہے
چھوڑ دو تختِ خلافت۔ یہ ہمارا حق ہے

کلمہ گو تھے جہاں جتنے، بجز آلِ رسولؐ | عزلِ مامون کے مقصد میں سبھی کا تھا شمول
گو امام اس سے بہت دور تھے حسبِ معمول | تھا مگر علم و عمل حکمِ خدا سے مقبول

دل پہ غیروں کے یہ تھا شاہِ ہدا کا سکّہ
بے رضا چل گیا کوفے میں رضا کا سکّہ

تھا بہ صد فکر و نظر اہلِ سیاست کا خیال | ہے دریں حال سکونِ دلِ مامون محال
دستِ برّاریِ والی کا جو اٹھا ہے سوال | اب خلافت نہیں چلنے کی بلا شرکتِ آل

ایسے حالات میں بلوائے گئے ہیں مولا
خود نہیں آئے رضا، لائے گئے ہیں مولا

دے رہا ہے جو خلافت کی یہ دعوت انہیں اب | کیوں نہ ملحوظ تھا اب تک، یہ امامت کا ادب
وہ نہ ہے وحی کا حامل، نہ پیمبر ہے نہ رب | منتقل کرنے کا منصب کہے اسے کیا منصب

حق نما، از رہِ آیاتِ شریفہ یہ ہیں
جب محمدؐ کے خلف ہیں تو خلیفہ یہ ہیں

وارثِ علمِ پیمبرؐ ہیں، بہ منشائے غدیر | اس لئے مامون کی بھی واقفت ہے۔ یہ مجرم ہے ضمیر
تھی یہ درخواست کہ بن جائیے امت کے امیر | ہم رضامند نہیں۔ تھی یہ رضا کی تقریر

وقت کہتا تھا۔ یہ ہدیہ بہ غرض مندی ہے
شکل کہتی تھی کہ دعوت یہ سمرقندی ہے

وہ تو خواہاں تھا اسی کا کہ یہ کر دیں انکار | بولا فوراً کہ ولیعہد ہوں میرے سرکار
عذر پر کرتے رہے عذر، امامِ ابرار | اس کا بڑھتا رہا اصرار، مسلسل اصرار

گفتگو میں جو بہ صد غیظ وہ بل کھاتا تھا
موت سے زندۂ جاوید کو دھمکاتا تھا

موت نعمت تھی انہیں موت سے کیا تھا انہیں ڈر | کربلا کے مگر آثار نہ تھے پیشِ نظر
بات بیعت کی نہ تھی، یہ جو کٹا دیتے سر | تھا یہاں موت کا انجام فقط فتنہ و شر

جنگ جاری تھی جب اسباب سوا ہو جاتے
خانہ جنگی میں مسلمان فنا ہو جاتے

رکھ کے اک شرط قبول آپ نے کر لی دعوت | جس نے حیدر کے شرائط کی بڑھا دی عظمت
جس نے شبر کے بھی الفاظ کی رکھ لی عزت | صاف لکھوا لی، وہی شرط کتاب و سنت

اس ولیعہدی پہ یوں ہی یہ ولی تھے مجبور
جس طرح چوتھی خلافت پہ علی تھے مجبور

منعقد جبکہ ہوا جشن ولیعہدی کا | وہیں بلوا کے رفیقوں کو یہ حضرت نے کہا
اس جگہ۔ تم نہ جگہ دل میں خوشی کو دینا | ہم ہیں راضی بہ رضا تم بھی ہو راضی بہ رضا

ہیں وہ بائیس کتب جن میں یہی لکھا ہے
بیس انیس کا کچھ فرق بھی ہو سکتا ہے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

یہ بھی فرمانے لگے پھر متبسّم ہو کر ۔۔۔ دخل کیوں دیتا ہے خالق کی مشیّت میں بشر
نامزد آج کیا ہے ہمیں جس منصب پر ۔۔۔ اس کا وقت آنے سے پہلے ہی ہمارا ہے سفر

کوچ کر جائیں گے جب کام ادھورا ہوگا
ہم ولیعہد ہوں۔ یہ عہد نہ پورا ہوگا

یہ بھی ارشاد ہوا جشن سے جب گھر کو چلے ۔۔۔ آج عترت کے وہ حق مان لیے غاصب نے
پیش رو راہِ خلافت کے تھے منکر جن کے ۔۔۔ اس لیے کچھ ہمیں تسکین ہے اس منصب سے

کب کسی والیِ خودسر کے ولیعہد ہیں ہم
ہاں ولیعہدِ پیمبرؐ کے ولیعہد ہیں ہم

حق نے بخشے تھے انھیں حق اشاعت کے جو حق ۔۔۔ منصبِ نو سے کمی اُن میں نہ آئی مطلق
سحر و شام دیے علم و عمل کے وہ سبق ۔۔۔ جن سے اصحاب کے دل بن گئے قرآں کے ورق

وہی اندازِ نبیؐ کے، وہی تفسیر کا رنگ
آٹھویں چھاپ میں، بدلا نہیں تصویر کا رنگ

خدمتِ خلق ہے آدابِ امامت کی طرح ۔۔۔ خاص بندوں پہ نظر شاہِ رسالت کی طرح
کرمِ عام بھی، اللہ کی رحمت کی طرح ۔۔۔ امتیازات نہیں، بزمِ خلافت کی طرح

کوئی اپنا نہ پرایا ہے، مسلمان ہیں سب
اُنس ہے سب سے بدیں وجہ کہ انسان ہیں سب

جانتے ہیں کہ جو اصلاح یہاں ہے درپیش ۔۔۔ اس کی مہلت ہے ہمیں، ایک برس سے کچھ بیش
اتنے کم وقت میں تبدیلیِ بیگانہ و خویش ۔۔۔ وہ بھی پھر ان کی، جو بوجہل سے بدتر بدکیش

کورِ باطن ہیں۔ دلائل سے نہ قائل ہوں گے
کچھ جو ہوں گے کبھی تو اعجاز سے مائل ہوں گے

ذکرِ اعجاز میں اک بات بطورِ ایجاز ۔۔۔ مجھ کو کہنا ہے، کھلے دل سے بصد عجز و نیاز
معجزہ جزوِ رسالت ہے۔ نہ ہو گر خودساز ۔۔۔ فرض ہے جس کی حقیقت پہ یقیں مثلِ نماز

کوئی مانے کہ نہ مانے نہیں وسواس مجھے
کمتری کا نہیں اس ذکر میں احساس مجھے

جتنی قومیں ہیں زمانے میں مہذّب مشہور ۔۔۔ جن کی ہے فکرِ خلا میں کو ستاروں کا شعور
معجزہ، ان کے عقائد میں بھی شامل ہے ضرور ۔۔۔ گو کہ سائنس کی منطق سے ہے یہ کوسوں دور

اک انھیں کا تو سلف لحن سے یوں گاتا تھا
لوہے کو شعلۂ آواز سے پگھلاتا تھا

تخت کو کوئی ہواؤں میں اڑا دیتا تھا ۔۔۔ کوئی قُم کہتا تھا، مردے کو جلا دیتا تھا
کوئی لاٹھی کو کبھی سانپ بنا دیتا تھا ۔۔۔ سنگ پہ مار کے چشمے بھی بہا دیتا تھا

کھیلتا تھا کبھی بچپن میں جو انگارے سے
نور برساتا تھا پھر چاہ کے فوارے سے

اونٹ پتھر سے نکالا تھا کسی نے بچشم ۔۔۔ کر دیا نار کو گلنار کسی نے اک دم
ایڑیاں پیاس میں رگڑیں جو کسی نے پیہم ۔۔۔ کوہ کا چیر کے دل سنگ سے پھوٹا زمزم

ان کی مانی ہوئی ماضی کی یہ کچھ یادیں ہیں
جن پہ اس وقت بھی تہذیب کی بنیادیں ہیں

شبِ معراج نبوّت کا ہے گویا اعجاز ۔۔۔ شق ہوا چاند، یہ حضرت کا ہے گویا اعجاز
رجعتِ شمس، ولایت کا ہے گویا اعجاز ۔۔۔ ہم ہیں زندہ، یہ امامت کا ہے گویا اعجاز

ہیں رضاؑ بھی تو امامت کے گھرانے والے ۔۔۔ ؎ اختصار
اُن کے پوتے۔ جو نصیری کو جلانے والے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ان کا اعجاز۔ وہ ذی قدر و جلیل و محکم | لکھ گیا ہے جسے تاریخ میں ہر اہلِ قلم
خویش و درویش کریں سونے کے پانی سے رقم | منحرف ہوں جو عرب، بول اٹھیں اہلِ عجم

اس کو جمہور بھی تسلیم کریں شاہی بھی
علم بھی ہاتھ میں ان کے ہے یدِ الٰہی بھی

ماند ہے دستِ کرم سے یدِ بیضا کی ضیا | خود وہ روشن تھا۔ کسی اور کو روشن نہ کیا
شہ نے دعبل کو قصیدے کا جو انعام دیا | پارچہ اس میں تھا اک دستِ مبارک کا سیا

طور دیکھے تو اب۔ اس جلوہ گہِ سینا کو
تار بھی تارِ نظر ہو گئے نابینا کو

تھی جو دعبل کی زنِ پاک نظر نیک شعار | قوتِ دید سے محروم۔ نصیبہ بیدار
حوریں دیکھا کریں وہ نرگسِ شہلا کی بہار | پتلیاں شکل میں آیات۔ کہ بینش بہ کنار

دل تو پُر نور ہے۔ کیا عیب جو عینین نہیں
دیکھ لو سورۂ اخلاص میں بھی عین نہیں

محو تھا جوشِ عقیدت میں جو وہ مدح طراز | بات وہ دور کی سوجھی کہ اٹھا پردۂ راز
پارچے سے نگہِ کور کو بخشا اعزاز | شب کو آنکھوں پہ بندھا۔ صبح دکھایا اعجاز

بے بصر آنکھیں جو تھیں۔ جلوہ گہِ طور ہوئیں
پتلیاں رقص میں دو قمقمۂ نور ہوئیں

یہ تو مخصی تھی عنایاتِ امامِ دو جہاں | کرمِ عام ہوا قحط کی بارش سے عیاں
ذکرِ اعجاز میں خامہ جو ہے اب سحر بیاں | ابرِ مضموں بھی ہے گھنگھور، طبیعت بھی رواں

بات یہ محض عقیدت نہیں تاریخی ہے — ۱ے قل ہو اللہ الخ میں
کس قدر پیاس سے مخلوقِ خدا چیخی ہے — ع کہیں نہیں ہے

اے تصور کی فضا! رحمتِ باری دکھلا | اے تخیل کی گھٹا! ابرِ بہاری دکھلا
راکبِ رخشِ امامت کی سواری دکھلا | عہدِ مامون پہ، حد ظلم کی جاری دکھلا

اُس نے جب دین کے والی کو ولیعہد کیا
ابرِ باراں نے خراسان میں بس عہد کیا

جان ہونٹوں پہ ہے، ذیروح عطش سے ہیں دوچار | سب نباتات ہیں سوزاں صفتِ نخلِ چنار
ندیاں خشک ہیں، دریاؤں میں اڑتا ہے غبار | غضبِ حق کا نشاں۔ قہرِ خدا کے آثار

اے عجم! تجھ پہ عذاب آنے کا سامان ہے یہ
خاکِ ایران نہیں خطۂ ویران ہے یہ

شہر میں، دشت میں، وادی میں، جبل میں کسی جا | کہیں پانی کی نہ سن گن ہے، نہ چشمے کا پتا
قطرۂ آب۔ سمندر میں بہ مشکل جو ملا | اس کو موتی نے گرہ دے کے صراحی میں رکھا

زاہدوں کو تھا یہ غم۔ آبِ وضو گم کر کے
ملتے تھے خاکِ عزا منھ پہ تیمم کر کے

ڈر گیا دیکھ کے مامون یہ محشر کا سماں | عرض کی خدمتِ اقدس میں کہ مولائے جہاں
تشکل پانی نے چھپائی تو مچا ہے طوفاں | ناخدائی کا یہی وقت ہے اے نوحِ زماں

لبِ جاں بخش سے بارش کی دعا بہتر ہے
قلزمِ رحمتِ باری نے کہا۔ بہتر ہے

حکم ابھی دے گئے ہیں خواب میں ہم کو نانا | پیر کو جائیں گے صحرا میں۔ پئے استسقا
ملک میں کر دے یہ اعلان کہ اے خلقِ خدا | رت بدل جائے گی، دو دن میں بہ فضلِ مولا

سے طلب باراں کی نماز — دل میں ارماں جو کسی کے ہو نکل جائے وہ
پرسوں ہم جائیں گے۔ دعویٰ ہو تو کل جائے وہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

گرگئی گشت جوہر کوچہ و برزن میں خبر
دھاک سی بیٹھ گئی بیر کی، بے پیروں پر
جان میں جان پڑی، شاد ہوئے اہلِ نظر
ناگہاں صلِّ علیٰ، آئی دوشنبے کی سحر

شوقِ منظر میں اُدھر مہر کی طلعت نکلی
اور ادھر شانِ رسالت سے امامت نکلی

رخ تھا صحرا کی طرف، تھے رفقا بھی ہمراہ
سر جھکائے ہوئے تسلیم و رضا بھی ہمراہ
گردشِ ارض بھی۔ تقویم سما بھی ہمراہ
تھے علی ساتھ۔ نبیؐ ساتھ۔ خدا بھی ہمراہ

اپنے لشکر کو مشیت جو لیے جاتی تھی
عرش سے فرش سے آوازِ درود آتی تھی

یہ دعا کو چلے، آمین کو اسلام چلا
صاحبِ وحی کی تائید سے الہام چلا
راکبِ دوشِ محمدؐ کا جو گلفام چلا
مثلِ جبریلِ امیں، رخشِ سبک گام چلا

لامکاں تک جو فلک سیر کا چرچا پہنچا
ٹاپ ماری تو وہیں بابِ قبول آ پہنچا

خضر نے بڑھ کے جو سبزے کا مصلّٰی کھولا
دستِ رحمت نے درِ عرشِ معلّٰی کھولا
کھل کے قرآن نے ذکرِ "فتجلّٰی"[1] کھولا
قدرتِ رب نے حجابِ فتدلّٰی[2] کھولا

قابَ قوسین کو طاعت کا ادھر پیک چلا
رعد اس سمت سے کہتا ہوا لبّیک چلا

اٹھی کعبے سے گھٹا جھوم کے آئے بادل
بھر کے زمزم سے یمِ رحمتِ حق کی چھاگل
تیرگی کا جو لگا چشمِ فضا میں کاجل
دوڑ کر ابر نے بجلی کی جلا دی مشعل

غل اٹھا عدلِ امامت کا یہ منظر دیکھو
برق کی شمع ہے پانی میں منوّر دیکھو

[1] فتجلّٰی لہٗ ربّہٗ یعنی موسیٰ کو اللہ نے اپنا جلوہ دکھایا۔
[2] جب حضور عرش کے قریب پہنچے تو جھکے

مچ گیا غل کہ خراسان کے اے دیدہ ورو!
بھیگنے کا ہے سماں، بھاگنے کی فکر کرو
ہنس کے بولے شہِ ذی جود کہ اے کم نظرو
یہ گھٹائیں نہیں برسیں گی تم ان سے نہ ڈرو

رعد کے ڈھول جو ساتھ ان کے ہیں بجتے آئے
یہ تو کم ظرف ہیں بادل جو گرجتے آئے

بسکہ دس بار، وہ بادل یونہیں آ کے ٹلے
ٹھنڈی ٹھنڈی جو ہوا آئی تو حُسّاد جلے
بھاگنے کی جنھیں عادت تھی ڈرے۔ بھاگ چلے
ہیبتِ برق سے بعضوں کے تو منکے بھی ڈھلے

آپ کہتے رہے "ٹھہرو یہ نہ اب برسیں گے
جب رضا گھر میں پہنچ جائے گا تب برسیں گے"

درِ دولت کے جو پاس آئے امیرِ زمزم
اک پھوار آئی۔ برسنے لگے بادل کم کم
دل پکار اٹھے سبھی کے کہ یہ برسیں جم جم
پھر تو برسات ہوئی خوب جھما جھم جھم جھم

یوں دکھانے لگا کوثر کی روانی پانی
دشمنِ آل ہوئے شرم سے پانی پانی

کھل اٹھی خلق کہ اندازِ رسالت یہ ہے
حق کی تائید، محمدؐ کی عنایت یہ ہے
کیوں نہ ہو، کیا کوئی خودساز خلافت یہ ہے
اب تو مانو کہ مِنَ اللہ امامت یہ ہے

نہ چلی ایک کسی شاہ و گدا کی مرضی
جو بھی مرضی ہے رضا کی وہ خدا کی مرضی

کر دیے بارشِ رحمت نے بیاباں شاداب
قحط پر اوس پڑی، آ گیا سبزے پہ شباب
یہ سماں۔ شانِ تصرف کا جو تھا لبِّ لباب
خودبخود اٹھنے لگی چہرۂ باطل سے نقاب

لوگ امامت میں رسالت کی جو خو پانے لگے
وسوسے دل میں خلافت کے خلاف آنے لگے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

"یہ خلیفہ ہے الٰہی ترا نائب کیسا! | جو کسی اور کا محتاج ہوا بہرِ دعا
مورچھل جھلتے ہیں خدام اسے صبح و مسا | اُن کے تن پر نہ مگس کو کبھی بیٹھے دیکھا

خاص دربار کی باتیں یہ چھپا دیتا ہے
وہ بتا دیتے ہیں۔ کون اُن کو بتا دیتا ہے

روکتے ٹوکتے ہر وقت ہیں اس کو علما | اُن کو دیکھو تو وہ ہیں علم کے دریا گویا
چوبداروں پہ ہے سب رعبِ حکومت اس کا | اُن کا دربار ہے اجلالِ خدا صلِّ علیٰ!

مستِ احوال یہ ہے، محوِ وظیفہ وہ ہیں
حق تو یہ ہے کہ یہ غاصب ہے۔ خلیفہ وہ ہیں"

ان خیالات نے پایا جو بہ تدریج عموم | خلق کا رہنے لگا بابِ امامت پہ ہجوم
مچ گئی چند ہی دن میں جو درِ علم کی دھوم | دابِ شاہی کی ہوئی شام۔ جلے حاسدِ شوم

اب جو بہتوں کو ادبِ شاہ کا ملحوظ نہ تھا
فکر و تشویش سے مامون بھی محفوظ نہ تھا

ایک ہمراز نے چپکے سے یہ خلوت میں کہا | کچھ خبر بھی ہے کہ چرچے ہیں خراسان میں کیا
تو رہے گا یونہیں خاموش تو اربابِ ولا | تختِ ایران کو بٹھا دیں گے، یہ حق ہے جن کا

علم میں اُن کے برابر تو کسی طور نہیں
وہ محمدؐ کے نواسے ہیں کوئی اور نہیں

سیکڑوں ان کے محب تیرے موالی دو چار | بند ہوں اُن کی زبانیں تو ملے دل کو قرار
ہے مہم سخت مگر میں بھی ہوں اک کوہِ وقار | تو جو مانے تو نہ ہوگا کوئی مانع زنہار

دیکھنا اب سرِ دربار میں کیا کرتا ہوں
کس طرح حقِ نمک آج ادا کرتا ہوں

اب جو دربار سجا پُر حشم و شوکت و شاں | ہر طرف نصب ہوئے رعب و جلالت کے نشاں
چوبدار ایسے کہ مریخ طلب گارِ اماں | جن کے ہاتھوں میں عصا ہیبتِ موسیٰ کا سماں

کون کہتا ہے کہ اسلام کا دربار یہ ہے
بزمِ فرعون ہے شدّاد کی سرکار یہ ہے

فرش قالین کے جن پر ہیں بنی زنجیریں | اور کہیں اُن کی بناوٹ میں اُبھی شمشیریں
کہیں بپھرے ہوئے شیروں کی ہیں وہ تصویریں | ہیبتیں جن کی دلیروں کے کلیجے چیریں

اُن کی تمثال جو موتی ہے رقم کاغذ پر
شیر بن بن کے ٹہلتا ہے قلم کاغذ پر

اب وہ دربار بکھرتا نظر آتا ہے مجھے | ہر بشر چیخ کے مرتا نظر آتا ہے مجھے
بھما۔ کانپتا۔ ڈرتا نظر آتا ہے مجھے | شیرِ قالین۔ بپھرتا نظر آتا ہے مجھے

کیا عجب سننے کو وہ۔ ذکرِ ولا آ جائیں
دل بھی ہو شیر اگر شیرِ خدا آ جائیں

مرحبا۔ صلِّ علیٰ رحمتِ باری آئی | درِ فردوس کھلا۔ بادِ بہاری آئی
ناز فرمانے کی مدّاح کے باری آئی | اسد اللّٰہ کی جنّت سے سواری آئی

بہرِ تائیدِ سخن حق کے ولی آ پہنچے
اب تو نعرے بھی ہوں اعلیٰ کہ علی آ پہنچے

خامۂ حشر بہ کف! شیر کی رفتار دکھا | بزم میں منکرِ اعجاز کو تلوار دکھا
مدحِ حاضر کے لیے غیب کے اسرار دکھا | چل خراسان میں ہلچل سرِ دربار دکھا

لو وہ مامون بھی اس کے رفقا بھی آئے
شورِ صلوات پکارا کہ رضا بھی آئے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مسندِ خاص پہ بیٹھے جو امامِ مدنی
مسئلے لے کے بڑھے، ذوقِ معارف کے دھنی
محوِ ارشاد و ہدایت ہوئے مولائے غنی
کی اسی شخص نے ناگاہ دریدہ دہنی

اٹھ کے بولا کہ رضا مجھ سے ذرا بات کرو
منہ سے اک بات نکالی ہے تو اثبات کرو

مدعی تم ہو خلافت کے۔ یہ عنوان ہے کیا
چھین لو تخت بلا فوج، یہ آسان ہے کیا
من و سلویٰ ہے کہ یہ بھی کوئی قرآن ہے کیا
کربلا بھول گئے۔ اور کچھ ارمان ہے کیا

ناز باراں پہ ہے اُس دن کے وہ ایسا کیا تھا
ابر برسا تھا کوئی ہُن تو نہیں برسا تھا

ایک تم ہی تو نہ تھے محو دعا میں تنہا
طالبِ رحمتِ باری تھے سب ادنیٰ اعلیٰ
وہ کرامت تھی تمھاری کہ کرم خالق کا
مینھ برسنا تھا کہ منظورِ خدا تھا۔ برسا

مرجعِ ملّتِ بیضا جو کیا ہے تم کو
یہ شرف آج خلیفہ نے دیا ہے تم کو

مسکرا کر شہِ دیں نے بہ متانت یہ کہا
یہ خیالات ہیں، آئینۂ فکرِ جہلا
حاکمِ مصر نے یوسف کو ملازم جو رکھا
کیا نبوت کبھی انھیں دی تھی اسی نے؟ یہ بتا

کب بنانے سے ولی کوئی بنا کرتا ہے
یہ شرف وہ ہے کہ اللہ عطا کرتا ہے

بن گیا تیرِ شہابی، یہ مدلّل فقرا
رہ گیا جل کے جو ناری تو بھڑک کر بولا
کیا عبث بارشِ رحمت سے یہ باندھی ہے ہوا
پھر تو اعجاز دکھاؤ جو ہو اعجاز نما

شیرِ قالیں کو مرا خون پلاؤ تو سہی
سب کو دربار میں تصویر بناؤ تو سہی

مُلہمِ غیب پکارا کہ محمدؐ کے پسر
ہے کرامت ہی یہاں حملۂ منکر کی سپر
پھر تو اک مرتبہ تیس ڈال کے بل ابرو پر
کی ہژبرِ اسد اللہ نے شیروں پہ نظر

سورما ڈر کے بقلب زبر و زیر اٹھے
ہمہمہ کر کے جو قالین سے دو شیر اٹھے

رہ گیا کانپ کے برجِ اسدِ چرخِ بریں
زلزلے آئے، سمٹنے جو لگی گاؤ زمیں
خوف سے بھاگ پڑے، جن کے متذبذب تھے یقیں
یا علی ورد تھا جن کا وہ یہیں کے تھے یہیں

جن سے ایمان نئے شیر وہ گز سے تھے گویا
اُن کے نعرے تھے کہ حیدر کے رجز تھے گویا

عازمِ صید ہیں۔ پنجوں کا پکارا پھیلاؤ
ہو گیا حکم کہ ہاں دیر ہے کیا جست لگاؤ
منکرِ معجزۂ حق کو مزے سے کھا جاؤ
دم اسے لینے نہ دو۔ خون پیو۔ گوشت اڑاؤ

پھر تو مارا وہ طمانچہ کہ زبر زیر ہوئے
صید فربہ تھا کہ دو شیر شکم سیر ہوئے

یہ سماں دیکھ کے مامون گرا غش کھا کر
ہوش میں لائے اسے موسیِ دوراں کے پسر
شیر اب آ چکے تھے اپنی اُسی ہیئت پر
اٹھ گیا بزم سے وہ۔ بیٹھ گیا دل میں جو ڈر

اک ہجوم اس کو لیے، قصرِ خلافت کو چلا
ضیغمِ شیرِ خدا بھی درِ دولت کو چلا

تھی خلیفہ کو یہ تشویش کہ اب کیا ہوگا
ان کو عہدے سے ہٹادوں تو قیامت ہو بپا
اور بحال ان کو جو رکھوں تو مرا حشر ہو کیا
کیا کروں کیا نہ کروں، یہ بھی برا وہ بھی برا

لقمۂ تلخ ہے، کیونکر ہے نگلنا ممکن
پھر مزا یہ کہ نہیں منہ سے اگلنا ممکن

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہے تشدد کا نہ موقع، نہ خوشامد کا محل | اس خلش میں نہ اسے صبر و سکوں تھا اک پل
کر لیا فیصلہ آخر۔ جو مصمم، جو اٹل | کیجیے سنتِ اسلافِ خلافت پہ عمل
تھی سیاسی غلطی یہ کہ بہت عجلت کی
اپنی بیٹی کو کنیزی میں دیا حضرت کی

شورشیں ہو گئیں عباسیوں میں پھر تو بپا | چند ہی روز میں بغداد کا تختہ الٹا
اڑ گئے ہاتھوں کے طوطے، نہ رہے ہوش بجا | ناگہاں خواب میں اک وزیرزادی نے کہا
زہر تریاق ہے اب، اپنی حفاظت کے لیے
میں نے بھی بیٹے کو مارا تھا خلافت کے لیے

لب چباتا ہوا بستر سے اچانک اٹھا | کان میں چپکے سے کچھ ایک ملازم کے کہا
جلد آیا وہ طبق لے کے جو انگوروں کا | تب بلائے گئے مولائے غریب الغربا
لے کے مظلوم کو گھر سے جو سپاہی آئے
سر کھلے قبر سے محبوبِ الٰہی آئے

آ کے بیٹھا جو مسافر تو ستمگر نے کہا | کس قدر خوب یہ انگور ہیں کھائیں تو ذرا
چند دانے جو کیے نوش، جگر کٹنے لگا | اٹھے گھبرا کے تو پوچھا کہیں کیا جائیے گا
بولے مولا کہ بھلا اور کہاں جاتا ہوں
تو نے بھیجا ہے جہاں اب میں وہاں جاتا ہوں

بزمِ ظالم سے چلے گھر کو جو ہو کر بے چین | روحِ زہرا بھی تھی ہمراہ، یہ کرتی ہوئی بین
ہائے اے میرے قمر۔ ہائے مرے نور العین | تجکو میراثِ حسن مل گئی اے جانِ حسین
ہر جگہ لٹتی ہے دکھیا کی کمائی بابا
خون اگلتا ہے مرا لال۔ دوہائی بابا

روح بانو کی عجب کیا کہ یہ دیتی ہو ندا | ہائے ایران تری غیرتِ قومی ہوئی کیا
میرے میکے میں مرے لال پہ یہ ظلم و جفا | شاہِ عادل! مرے دلبند کے انصاف کو آ
اپنے مظلوم مسافر سے چھٹی جاتی ہے
تیری پوتی تری سرحد میں لٹی جاتی ہے

دل کو پکڑے ہوئے ہاتھوں سے گھر آئے مولا | فرش پر لیٹ گئے۔ منتظرِ حکمِ خدا
تھا نہ غمخوار کوئی، ایک ملازم کے سوا | شدتِ سوزشِ دل میں نہ معالج نہ دوا
صفتِ طائرِ مجروح برابر تڑپے
زہر سے دل جو کٹا۔ صورتِ شبر تڑپے

وہ بھی مسموم تھے، اور یہ بھی ہیں مسموم۔ مگر | تھا وہاں زانوئے شبیر پہ فرقِ شبر
بہنیں تسکین کو موجود۔ تسلی کو پسر | اپنے سب اہلِ وطن، اپنے عزیز، اپنا گھر
یاں وطن دور، بہن ہے نہ کوئی بھائی ہے
نزع کا وقت ہے اور عالمِ تنہائی ہے

گو بہت دور وطن سے تھے حسینِ ابنِ علی | تھا نہ غمخوار بھی ان کا دمِ آخر کوئی
رونے والے تو مگر ان کے تھے موجود کئی | سر کھلے ہی سہی مقتل میں بہن تھی تو سہی
تھا یقیں غم میں مرے جان تو کھوئے گی بہن
فاطمہ لاش پہ اور ناقے پہ روئے گی بہن

تھا وہی عالمِ غربت میں رضا کا عالم | کربلا میں جو شہِ کرب و بلا کا عالم
وہی تسلیم، وہی صبر و رضا کا عالم | وہی تسبیح وہی ذکرِ خدا کا عالم
نقشِ توحید کو اس طرح مٹایا جائے
زہرا اور ساقیِ کوثر کو رلایا جائے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

وارثِ صابر و شاکر تھے جو راضی بہ رضا | موت سے تھا نہ ہراس اور نہ غمِ زہرِ جفا
پھر بھی احساس کا غربت کے عجب عالم تھا | یاد آتا تھا غریب الوطنی میں کیا کیا

کبھی شبیر کے روضے پہ نظر جاتی تھی
کان میں ہائے حسینا کی صدا آتی تھی

کبھی دادا کے نجف میں تھا کلیجہ پامال | کبھی دادی کے بھتیجے کی جدائی میں نڈھال
کبھی بغداد میں بابا کی لحد پر بے حال | کبھی روضے سے پیمبر کے بچھڑنے کا ملال

در و دیوارِ مدینہ کبھی یاد آتے تھے
"ہائے نانا کا وطن" کہہ کے تڑپ جاتے تھے

شکل دیکھی تھی نہ پردیس میں جس بیٹے کی | اس کی تصویر بھی رہ رہ کے جگر ملتی تھی
دل میں ارمان تھے نگاہوں میں غمِ مایوسی | موت شہ رگ کے قریب اور بہت دور تقی

یادِ فرزندِ دلِ زار کو برماتی تھی
جیسے صغرا شہِ مظلوم کو یاد آتی تھی

دھیان آتا تھا کبھی کرب میں اس خواہر کا | صورتِ زینبِ کبریٰ تھی جو بھائی پہ فدا
سوچتے تھے کہ وہ ہوتیں تو یہ ان سے کہتا | ابھی کم سن ہے بھتیجا۔ اسے تم کو سونپا

سرپرست اس کی تمھیں میری جگہ پر اب ہو
یہ سمجھنا کہ یہ سجاد ہے تم زینب ہو

ان خیالاتِ غم انگیز میں پیہم جو گھرے | اشک آنکھوں سے بہے، ریشِ مبارک پہ گرے
کوفہ و شام کے بازار نگاہوں میں پھرے | موت نے تھام لیے تارِ رگِ جاں کے سرے

چل بسے گلشنِ ہستی سے ہمارے مولا
شہ کو روتے ہوئے دنیا سے سدھارے مولا

کون روتا، کوئی اپنا نہ پرایا تھا وہاں | ایک خادم تھا، ہوئی اُس کے خبر وہ بھی رواں
بے کسی لاش پہ تا دیر رہی اشک فشاں | لوگ آئے تو سنی یہ کسی بی بی کی فغاں

ہیں فدا حق کے یہ جان کو کھونے والے
میرے پوتے مرے شبیر کے رونے والے

سن کے یہ بین مچا اہلِ ولا میں کہرام | ظاہراً قاتلِ بے رحم بھی تھا بے آرام
حکم جاری ہوئے شاہی پئے تدفینِ امام | ہو گئے غم میں سیہ پوش، زن و مرد تمام

دل پہ ہر دوست اٹھا کر غمِ تازہ اٹھا
دھوم سے دلبرِ کاظم کا جنازہ اٹھا

جس جگہ آپ نے آتے ہوئے خط کھینچا تھا | بعدِ تکرار، وہیں دفن ہوئے شاہِ ہدا
جب رکھا قبر میں میت کو تو سب نے دیکھا | سر کی جانب بیٹے سنبھالے ہوئے اک ماہ لقا

یوں جنازے پہ وہ رشکِ گلِ تر روتا ہے
جس طرح باپ کے ماتم میں پسر روتا ہے

پوچھتے نام و نشاں اس سے عزادار۔ مگر | ہو گئی بند لحد جب۔ تو نہ آیا وہ نظر
وہی خاتون جو روتی تھی وہاں میت پر | پھر کہیں سے سرِ تربت یہ پکاری رو کر

السلام اے مرے مظلوم غریب الغربا
شہدِ پاک کے معصوم غریب الغربا

یاں ہوا فاطمہ کا لال غمِ میں مسموم | اور وہاں کب سے مدینے میں بہن تھی مغموم
گو عزیزوں میں ہو ظاہر کا تعلق معدوم | دل کو ہو جاتا ہے سب حال کہیں سے معلوم

مضطرب تھی غمِ فرقت کے سفینے میں بہن
طوس میں بھائی تڑپتا تھا۔ مدینے میں بہن

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نہ رہا ضبط کا یارا تو بہن تنگ آ کر | نکلیں اک قافلے کے ساتھ وطن سے باہر
وہ اُدھر گھر سے چلیں۔ اور بصد کربِ ادھر | طالبِ حق نے کیا۔ عالمِ فانی سے سفر

اب جو آسانیاں ہیں راہ میں، یہ جب تو نہ تھیں
تھک کے بیمار ہوئیں۔ یہ کوئی زینب تو نہ تھیں

دوپہر تھی کہ رفیقانِ سفر سے یہ کہا | کوئی بستی ہو یہاں پاس۔ تو دم لیجئے ذرا
قافلے کا تھا جو سالار، وہ سن کر بولا | قُم ہے نزدیک۔ جہاں رہتے ہیں اہلِ ولا

ان کی عورات جو بی بی کی خبر پائیں گی
پیشوائی کو بصد شوق یہیں آئیں گی

قُم کے اشراف کو پہنچائی نقیبوں نے خبر | تھا کئی دن سے وہاں سوگ رضا کا گھر گھر
بی بیاں بیٹھی تھیں مغموم صفِ ماتم پر | جب سنا۔ آئی ہیں مولائے جہاں کی خواہر

مچ گیا شور کہ خاتونِ زمن آئی ہیں
پیشوائی کو چلو۔ شہ کی بہن آئی ہیں

غل یہ مردوں میں ہوا۔ کوئی نہ باہر نکلے | طفل بھی نکلے تو نہوڑائے ہوئے سر نکلے
بی بی بیمار ہیں۔ آواز بھی دب کر نکلے | نہ زباں سے خبرِ مرگِ برادر نکلے

عترتِ فاطمہ ہیں۔ صبر کی گو عادی ہیں
پھر بھی ملحوظ یہ رکھنا ہے کہ شہزادی ہیں

راستے ہو گئے مردوں سے جو خالی یکسر | بی بیاں گھر سے چلیں۔ اوڑھ کے برقع چادر
ابھی کچھ دور گئی تھیں کہ اٹھائی جو نظر | اک طرف گرد اٹھی، دوڑ کے پہنچیں یہ اُدھر

گوشۂ محمل کے نگاہوں نے بہم چوم لیے
بڑھ کے عورات نے ناقے کے قدم چوم لیے

رک گئی راہ میں بی بی کی سواری اک دم | عورتیں جوڑ کے ہاتھوں کو پکاریں باہم
لونڈیاں آئی ہیں تسلیم کو اے خوئے کرم | دُور تک ایک بھی رستے میں نہیں نامحرم

اب سفر ختم ہے، راحت کا سرانجام کریں
اتریں محمل سے چلیں۔ گھر میں کچھ آرام کریں

یہ سخن سن کے محافے کا جو پردہ الٹا | اک عجب منظرِ جاں کاہ نظر سے گزرا
سب سیہ پوش ہیں۔ جیسے ہیں یہ اہلِ عزا | نصب کالے ہیں علم۔ دیکھ کے ماتھا ٹھنکا

جلد مہماں کدۂ اہلِ ولا میں آئیں
اپنا غم بھول گئیں۔ فکرِ رضا میں آئیں

صفِ ماتم کا وہاں بھی نظر آیا جو سماں | مضطرب ہو گئیں۔ پوچھا یہ بصد ضبطِ فغاں
بی بیو! کون سدھارا یہ سوئے باغِ جناں | ہائے یہ سوگ ہے کس کا۔ مرے بھائی ہیں کہاں

دل کو تسکین تو دو۔ حال سنا کر ان کا
ایک بی بی نے کہا طوس میں ہے گھر ان کا

آئی ہیں رنجِ سفر کر کے گوارا بی بی | کیجے کچھ دیر تو آرام خدارا بی بی
سرپرست ایک یہاں تھا جو ہمارا بی بی | ایک ظالم نے اسے زہر سے مارا بی بی

ہو کے بے چین یہ بولیں۔ نہ ستاؤ مجھکو
تم کو زہرا کی قسم صاف بتاؤ مجھکو

بی بیاں ہو گئیں بیتاب یہ فقرہ سن کر | چادریں پھینک دیں اور پیٹ لیے سینہ و سر
ہچکیاں بندھ گئیں۔ چلائیں بحالِ مضطر | صبر فرمائیں غریب الغربا کی خواہر

کہہ کے یہ پیٹ کے سر کھا کے پچھاڑیں دیں
پرسا دینے کے لیے مار کے دھاڑیں دیں

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

فاطمہ! آپ تو بی بی ہیں بڑی خوش قسمت | ہے شریک آپ کے بھائی کی عزا میں خلقت
ہائے اے زینبِ مظلوم تمھاری غربت | رونے بھی دیتی نہ تھی بھائی کے غم میں امت

گر کبھی لاشۂ سرور سے لپٹ جاتی تھیں
تازیانے عوضِ آہ و بکا کھاتی تھیں

بس نسیم اب جگر و قلب ہیں پارا پارا | نہ قلم کو ہے تحمل، نہ زباں کو یارا
دل ہیں راجع سوئے حق رہتا ہے مجمع سارا | ہاں دعا کے لیے موزوں ہے یہی نظارہ

یا الٰہی ہوس و حرص فنا ہو جائیں
ہم تری راہ میں راضی بہ رضا ہو جائیں

عہدِ طفلی بھی عجب عالمِ القائی ہے | راستِ الہام سے ایک ایک اداپائی ہے
حسن کی گود ہے۔ گہوارۂ رعنائی ہے | فصلِ گل ایک ہی غنچے میں سمٹ آئی ہے

عیب جوئی میں نہ شامل نہ سخن چینی میں
کس قدر سادہ و بے رنگ ہے رنگینی میں

سو رہا ہے تو ہے مستیِ ہشیار کا ڈھنگ | جاگتا ہے تو سراک خوابِ لطیف و خوش رنگ
شوخی و سادگی و خودنگری ہم آہنگ | کبھی خوش، اور کبھی تنگیِ آغوش سے تنگ

رمز و ایما کی فصاحت ہے تکلم اس کا
حسنِ فطرت کا تبسم ہے تبسم اس کا

صاف ہے عارضِ نوخیز میں پھولوں کا نکھار | وہ جبیں نرم و نازک کہ پسینہ بھی ہو بار
گردشِ چشم میں وہ شاہدِ فطرت کا وقار | بشریت میں وہ جلوے کہ ملائک ہوں نثار

سر بسر آئنۂ عظمتِ قیوم ہے یہ
اس کی آنکھوں سے ٹپکتا ہے کہ معصوم ہے یہ

لاکھ نغموں کا خلاصہ ہے چہکنا اس کا | روشنی دیکھ کے ہر بار چمکنا اس کا
ذوقِ جلوہ کی سند چاند کو تکنا اس کا | صرف تکنا ہی نہیں، بلکہ ہمکنا اس کا

ضو جو بڑھ بڑھ کے اِدھر چاند سامنے چومتی ہے
اس کی قلقاریوں پر شمع کی لو جھومتی ہے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اس کی ہر سانس ہے اک عالمِ فردوسِ خیال | نہ کوئی حسرت و حرماں، نہ کوئی رنج و ملال
سب ہیں یکساں سحر و شام ہوں یا وقتِ زوال | جب تو کہتے ہیں کہ طفلی ہے بہشتِ اطفال

کھیل میں مست بھی ہے فکر سے محروم بھی ہے
یہ وہ دنیا ہے کہ محسوس بھی موہوم بھی ہے

نبض، احساس کی ہوتی ہے اسی عہد میں تیز | اس کا ہر لمحہ سرشار ہے جذبات انگیز
بول مہمل بھی ادھورے بھی لطافت آمیز | واہ کیا بات ہے اس گل کی جو گل ہو نوخیز

پاک جو گردِ تکلّف سے جبیں ہوتی ہے
اپنی طفلی میں ہر اک چیز حسیں ہوتی ہے

برگِ گل سے بھی ہے یہ عہد کہیں نازک تر | منزلِ نوعِ بشر کا ہے یہ آغازِ سفر
اس کی فطرت میں نہ ہے کذب، نہ فتنہ ہے نہ شر | پاک ہوتا ہے ہر اک عیب سے طفلی میں بشر

اس کے ماتھے پہ ستاروں کی چمک ہوتی ہے
طفلِ سادہ میں فرشتے کی جھلک ہوتی ہے

قوتیں نشو و نما کی جو ہیں پنہاں اس میں | عالمِ غیب کی شمعیں ہیں فروزاں اس میں
فطرۃً دخل جو پاتا نہیں شیطاں اس میں | عکس ہوتا ہے ولایت کا درخشاں اس میں

نیک سے، بد سے، کسی سے بھی سروکار نہیں
مٹھیاں بند ہیں، دنیا کا طلب گار نہیں

ہے یہی عہد تخیّل کی جوانی کا نقیب | اس کی گفتار عجوبہ ہے، تو رفتار عجیب
نہ مفکر، نہ مقنّن، نہ مورّخ، نہ ادیب | پھر بھی طینت کو ہر اک جوہرِ کردار نصیب

حال کی گود میں ماضی کا ہی حاصل ہے
طفلِ امروز ہی صورت گرِ مستقبل ہے

نہ ریا اس کی طبیعت میں نہ مکاری و غدر | امتیازاتِ زمانہ سے ہے پاک اس کا صدر
جو ہلال اس کی نظر میں، وہی تارہ، وہی بدر | ہر سحر عید جو اس کی ہے تو ہر شب شبِ قدر

شیشۂ جاں پہ بہ تدریج نکھار آتا ہے
ضد بھی کرتا ہے یہ معصوم تو پیار آتا ہے

بچپنا آئنہ بردار ہے زیبائی کا | نقشِ اوّل ہے یہ انساں کی رعنائی کا
کارخانہ ہے، تفکر کی بھی تنہائی کا | ذوق ڈھلتا ہے یہیں انجمن آرائی کا

رہ نمائی کا مسافر کی سہارا بن کر
یہی ذرّہ کبھی چمکے گا ستارا بن کر

تاکتا ہے کبھی جگنو کو کبھی تارے کو | پیار کرتا ہے ہر اک نور کے فوّارے کو
گھٹنیوں چلتا ہے جب چھوڑ کے گہوارے کو | لعل کے بدلے اٹھا لیتا ہے انگارے کو

یہ ادا اس کی جو قدرت کو پسند آتی ہے
ید بیضا کی قسم! معجزہ بن جاتی ہے

وہ بھی اک قلزمِ طفلی کا ہے درِ نایاب | جس کا دعویٰ ہے یہ جھولے میں کہ اے شیخ و شاب
کلمۃ اللہ ہوں میں[۱] حق نے مجھے دی ہے کتاب | وہ بھی اک طفل[۲] ہے جو پیرِ حرم کا ہے شباب

گاہوارے میں ہے جو چیر کے اژدر حیدر
لیں جو ہاتھوں پہ نبیؐ علمِ نبی کا ہے در

پھر بھی طفلِ ادب زادۂ ماحولِ سلف | بڑھ کے آتے ہیں جو بچپن سے لڑکپن کی طرف
چمک اٹھتے ہیں فضائلِ صفتِ درِ نجف | کم سنی میں بھی جواں سال ہیں یہ علم بکف

یک زباں ہو کے یہ سب سعد و شقی کہتے ہیں
ایسے ہی صاحبِ تقویٰ کو تقی کہتے ہیں

۱ حضرت عیسیٰ
۲ یعنی حضرت علیؑ جو کعبۃ اللہ میں پیدا ہوئے اور پھر جھولے ہی میں وہ اژدھا چیرا جو ہلاک کرنے کے ارادے سے بڑھا تھا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جن کو بچپن میں ملی علم کی سند وہ تقی
باقرِ علم ہیں جن کے جدِ امجد وہ تقی
گھر میں حیدر کے جو ہیں نائبِ احمدؐ وہ تقی
کہہ گئے اَوْسَطُنا جن کو محمدؐ وہ تقی

گر لقب پوچھو تو جوّاد ہیں اور قانع ہیں
گھر لٹا دیتے ہیں۔ اِسراف سے بھی مانع ہیں

عمر نو سال کی ہے اور نہیں علم کی حد
کیوں نہ یکتائے جہاں ہوں کہ یہ ہیں نورِ احد
باپ اور باپ کے جد، اُن کے بھی جد اُن کے بھی جد
سب ہیں منصوص مِنَ اللہ امامت میں سند

جدِ اعلیٰ وہ علی جن کا ہے پوتا بھی علی
خود محمد ہیں، علی باپ ہیں، بیٹا بھی علی

یہ ہے تاریخ نہیں واعظ و شاعر کا خیال
آپ اس عمر میں ہیں اپنے بزرگوں کی مثال
کیا تعجب جو محمدؐ کا ملا جاہ و جلال
یہ مثل ہے کہ بہ عقل است بزرگی نہ بہ سال

سن بھی کم، قد بھی ہے کم، عرش سے اونچا سر ہے
پوتے جعفرؑ کے ہیں، کنیت بھی ابوجعفر ہے

حضورؐ نے فرمایا: اَوَّلُنَا مُحَمَّدٌ وَاَوْسَطُنَا مُحَمَّدٌ وَآخِرُنَا مُحَمَّدٌ فَکُلُّنَا مُحَمَّدٌ (یعنی ہمارے گھرانے میں پہلا محمدؐ (یعنی خود حضورؐ) بھی محمد ہیں، درمیان کا محمد (یعنی امام محمد باقرؑ اور امام محمد تقی) بھی محمد ہیں اور آخر کا محمد (یعنی امام مہدی) بھی محمد ہیں۔ پس ہم کل کے کل (علم و عمل میں) محمد ہیں۔

خدائے تعالیٰ کی طرف سے بذریعۂ نص (یعنی آیت یا حدیثِ قدسی) ملی ہوئی۔

یعنی امام زین العابدین (علی ابن الحسین)

یعنی امام علی رضا۔

امام جعفر صادقؑ

عام طور پر لوگ کینت پڑھتے ہیں جو درست نہیں اور جہلا کا روزمرہ ہے۔

شبلنجی کہتے ہیں یہ علم و عمل کے مظہر
صغرِ سن میں بھی ہیں سارے علما سے برتر
اَفقَہُ النّاس نے بھی ان سے اگر لی ٹکّر
کھول کر رکھ دیے قرآن کے نَو نو دفتر

رازِ حق کتنے، کسے، یاد ہیں۔ گن کے دیکھو
نوحؑ کے نو سو برس، نو برس ان کے دیکھو

طبری کی ہے یہ تحقیق کہ چشمِ بد دور
بچپنے میں بھی یہ رکھتے ہیں فضائل بھرپور
علم و خلق و عمل و معرفت و عزم و شعور
کل صفاتِ حسنہ میں متفرد ہیں حضور

غیرِ سادات مماثل نہیں، سادات نہیں
خیر ہی خیر ہے طینت میں فسادات نہیں

شرع کی فرع بھی ہیں دین کی بنیاد بھی ہیں
حق بھی ہیں صدق بھی ہیں عدل بھی ہیں داد بھی ہیں
مکتبِ کُن کے پڑھے بھی ہیں سبق یاد بھی ہیں
عالمِ علمِ لدنّی دمِ میلاد بھی ہیں

جب زباں ان کی کھلی عقدہ کشا کے گھر میں
آئے پڑھتے ہوئے قرآن رضا کے گھر میں

آج دسویں ہے رجب آئے کہاں ہے نوروز
مسندِ احمدِ مرسل کا نواں ہے نوروز
بڑھ کے آگے جو یہ حیرت نگراں ہے نوروز
بعد دو روز کے اک اور بھی ہاں ہے نوروز

آج یہ دھوم مچی ہے کہ تقی آتے ہیں
کل پکارے گا یہ کعبہ کہ علی آتے ہیں

ہیں پسندیدۂ معبود جو یہ عرش جناب
مرتضیٰ بھی ہے لقب، تھا جو علی کا القاب
ان کی طفلی جو ہے یوسف کی جوانی کا جواب
شاہدِ شرع پہ آیا ہے زلیخا کا شباب

جامۂ نَو سرِ نو دینِ کہن نے پہنا
نولکھا ہار امامت کی دلھن نے پہنا

میری طرف سے۔ خدائے تعالیٰ نے حدیثِ قدسی میں فرمایا کہ میری طرف سے عطا کیا ہوا علم۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سن جو پائی ہے ورودِ مہِ زہرا کی خبر | چھپ گیا ساعتِ میلاد سے پہلے ہی قمر
وہ مدینہ، وہ شبِ جمعہ، وہ ہنگامِ سحر | وہ فرشتوں کے یہ نغمات، عقیدت پرور
طفلِ نوخیز بہ صد حسنِ شباب آیا ہے
حضرتِ خضر کی پیری کا جواب آیا ہے

یوں تو بے لفظوں کا یہ مثلِ علی ہیں قرآن | خاص اس صف میں بالکل ہے یداللہ کی شان
ذوالعشیرہ میں نبی نے یہ کیا تھا اعلان | وہی نائب ہے مرا آج جو لائے ایمان
دس برس کے تھے علی جبکہ نیابت پائی
نو برس کے تھے تقی جبکہ امامت پائی

دستِ پُرعزم میں آئی جو امامت کی زمام | دفعتہ دعوتِ مامون کا آیا پیغام
تھا جو یہ علم کہ انکار کا بد ہے انجام | سوئے بغداد مدینے سے چلے شاہِ انام
سخت رستے، طلبِ خیر سے آسان ہوئے
مصلحت تھی کہ نہ مامون کے مہمان ہوئے

ایک دن چاشت کے ہنگام میانِ بغداد | کھیل میں محو تھے اطفالِ کثیر التعداد
پاس ہی اُن کے تھے استادہ تقیِ جوّاد | منتظر جیسے کسی بد کا کوئی نیک نہاد
اس سے آگاہ تھے جو پیش تھا آنے والا
اک جفاکیش و بد اندیش تھا آنے والا

ناگہاں دم میں خلیفہ کا جلوس آ پہنچا | دم بدم طبل بجے، آئی دمادم کی صدا
نوبتِ حمد نہ تکبیر، نہ کلمہ، نہ دعا | ہاں مگر ہل گئی نعروں سے نقیبوں کے فضا
دنیوی جاہ پکارا کہ سواری آئی
گلِ اعجازِ تقی کھلنے کی باری آئی

۱؎ کہنے کی وہ دعوت جو حضور نے بعد بعثت کی تھی
۲؎ باگ

گھوڑے دوڑاتے ہوئے آئے جو لشکر کے سوار | دل لرزنے لگے ٹاپوں کی دھمک سے اک بار
طفل جو کھیل رہے تھے نہ رہا ان کو قرار | شانِ اسلاف کے وارث تھے ہوئے سب فرار
نہ وہ مجمع تھا سلامت، نہ وہ دفتر قائم
اک تقی قُطب کی صورت تھے جگہ پر قائم

نظمِ شارع میں پڑا غل سے نقیبوں کے خلل | موجۂ موکبِ شاہی نے مچا دی ہلچل
آپ طوفان میں نعروں کے تھے اس طرح اٹل | جس طرح سیلِ بلاخیز کے سینے پہ کنول
وقت کہتا تھا یہ ٹلنے کے کسی طور نہیں
وارثِ فاتحِ خیبر ہیں کوئی اور نہیں

دیکھ کر اس گلِ نوخیز کا یہ کرّوفر | رک گیا راہ میں مامون۔ پکارا بڑھ کر
تم نہ کیوں بھاگ گئے، خوف ہے نہ تم کو خطر | ہنس کے بولے: بجز اللہ کسی کا نہیں ڈر
راستہ تنگ نہیں تھا کہ سمٹ کر ہٹتا
نہ کوئی جرم کیا تھا کہ بِن کٹ کر ہٹتا

سن کے یہ بھول گیا اپنا وہ سب جاہ و جلال | پوچھا اے طفلِ اُولُوالعزم مہِ اوجِ کمال
تم نہ کیوں کھیل میں شامل تھے میانِ اطفال | آپ بولے کہ نہیں علم کے شایاں یہ سوال
یہ چمن جس کا ثمر کچھ بجز اعمال نہیں
معرفت گاہ ہے۔ بازیچۂ اطفال نہیں

رہ گیا سن کے یہ مامون جو ہکّا بکّا | دل پکارا کہ یہ معصوم ہے دُھن کا پکّا
ہُوک سی دل میں اٹھی، ابر کا جیسے لکّا | کچھ چلا سوچ کے قسمت نے دیا جو دھکّا
۱؎ جب تو ہر اک عمر و چلا زید چلا
دل دیا آپ کے پنجے میں، بے صید چلا

۱؎ راستہ
۲؎ سڑک

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

امتحاں کا کبھی شوق اور کبھی دل میں خجل | تھے وہ جذبات کہ احساس نہایت مشکل
تھا اِدھر علمِ لدُنّی جو تقی کو حاصل | آپ ٹھہرے تھے وہیں منتظرِ مستقبل
اُس طرف کس کے خیالات کا گھوڑا اُس نے
بازی آغاز جو کی، باز کو چھوڑا اُس نے

دور تک اڑ کے گیا کچھ نہ فضا میں پایا | کبھی ڈوبا، کبھی ابھرا، کبھی چکّر کھایا
پھر نگاہوں سے چھپا۔ دیر میں واپس آیا | بھر کے منقار میں اک بچۂ ماہی لایا
لے کے اس تحفۂ غیبی کو جو مامون چلا
عرش سے بہرِ تقی وحی کا مضمون چلا

وہ بھی، اور اس کے سپاہی بھی، بہ صد جاہ و جلال | پھر وہیں آئے، جہاں کھیل رہے تھے اطفال
حسبِ معمول ہَوا ہو گئے سب مائی کے لال | اور تقی کو وہ متانت تھی بہ صد استقلال
لے کے عظمت کے نشاناتِ جلی آئے تھے
بھیس میں آج محمد کے علی آئے تھے

تھے جہاں آپ، وہیں آن کے مامون کا | لے کے مٹھی میں وہ ماہی، یہ تقی سے پوچھا
اب بتاؤ تو سہی، ہے یہ مرے ہاتھ میں کیا | سن کے یہ کوثرِ الہامِ امامت ابلا
لب کھلے، کشف و کرامات کا عنوان کھلا
مصحفِ ناطقِ اعجاز کا جزدان کھلا

جوہرِ کانِ نجف، یوں ہوئے گوہر افشاں | سحر و شام جو قدرت کے سمندر میں رواں
مچھلیاں ان کی پکڑ کر ہیں پرندے پرّاں | باز، جانباز جو ہیں چھین کے لاتے ہیں یہاں
شاہ مٹھی میں انھیں بند کیا کرتے ہیں
امتحاں آلِ محمدؐ کا لیا کرتے ہیں

باز و ماہی کا سنا حال جو اس نے یکسر | اڑ گئے ہاتھوں کے طوطے۔ یہ کہا گھبرا کر
آپ کیا آلِ محمدؐ ہیں؟ تو کس کے ہیں پسر | بولے مہمان ہے تیرا یہ رضا کا دلبر
میں محمدؐ ہوں۔ مجھے لوگ تقی کہتے ہیں
میرے نانا کو نبیؐ۔ جد کو علی کہتے ہیں

پھر تو دل کھول کے وہ جانِ پیمبرؐ سے ملا | اپنے انداز میں اظہار کیا جوشِ ولا
رخ سے ظاہر تو ہوئی آئینۂ دل کی جلا | کیا خبر، غنچۂ خاطر بھی کھلا، یا نہ کھلا
آپ کو ساتھ لیا گھر میں سفر سے آیا
مل گیا راہ میں قرآن، اسے لے آیا

چند دن آپ کی خدمت سے رہا بہرہ ور | دیکھے، اور پرکھے بھی علم و عمل و فکر و نظر
متقاضی تھی سیاست یہ بگر شام و سحر | یہ محمدؐ ہیں انھیں باندھ لو بیٹی دے کر
عقل اس دامِ خیالات میں جب پھنستی تھی
اس کی تدبیر پہ تقدیرِ ازل ہنستی تھی

گھر سے یہ عزم چلا کنبے میں پہنچا گھر گھر | وفد آ آ کے یہ کہنے لگے۔ ایسا تو نہ کر
وہ یہ کہتا تھا۔ رکھو دل سے بھروسا مجھ پر | پیکرِ فکر و تدبّر ہے مری نورِ نظر
خاندانی حشم و جاہ کی وہ پیاسی ہے
اک نیا رنگ دکھائے گی کہ عبّاسی ہے

ان کا کہنا کہ ہے یہ بات بھی حیرت انگیز | آپ اک افقہِ عالم ہیں، یہ طفلِ نوخیز
اُس کا یہ قول۔ کہ میداں میں ہوں ہیں پائے گریز | پرِ جبریل سے بھی ذہنِ رسا ان کا ہے تیز
منعقد بزم ہو۔ سب غور و تامّل کر لیں
جتنے عالم ہیں۔ کُل آجائیں تقابل کر لیں

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

دل میں یہ سن کے تو اک نشترِ دل دوز گڑا | بات معقول تھی راضی انہیں ہونا ہی پڑا
چپ ہوا وہ بھی۔ جو پہلے تھا ہٹ ضد پہ اڑا | نامزد اس کو کیا سب سے جو عالم تھا بڑا

جس کا ان مردہ دلوں میں تو لقب تھا یحییٰ
سامنے علمِ امامت کے مگر لا یحییٰ

حکمِ شاہی سے ہوئی نصب جو میزانِ علوم | بزم کانٹے کی تھی یہ، مچ گئی بغداد میں دھوم
وقت پر جائے مقرر میں ہوا ایک ہجوم | جس میں نو سو علما اور جہلا نامعلوم

مجمعِ عام تھا داناؤں کا نادانوں کا
اک سمندر تھا ابلتا ہوا انسانوں کا

ایک صف میں علمائے متعدد بیٹھے | آ گئے یحییٰ۔ صفتِ کلمۂ مفرد بیٹھے
سامنے عامل و حاکم سرِ مسند بیٹھے | صدرِ محفل کی جگہ جم کے محمدؑ بیٹھے

بزم میں کھنچ کے جو اک جمِ غفیر آ پہنچا
دیکھنے کو یہ سماں لطفِ غدیر آ پہنچا

چشمِ یحییٰ سرِ محفل جو اٹھی سوئے تقی | اب یہ جانا کہ ہے پیری کے مقابل طفلی
ان کے رخ سے جو ٹپکتا تھا جلالِ علوی | سر جھکا۔ قلب جھکا۔ روح جھکی آنکھ جھکی

پختہ سالی کا مگر دل میں غرور آنے لگا
فتح کی خام خیالی کا سرور آنے لگا

دل میں سوچا کہ یہ معصوم ہیں سیدھے سادے | طے کیے ہوں گے عبادات کے شاید جادے
ان کو معلوم ہی کیا۔ ہیں ابھی صاحبزادے[۱] | جو نہ طفلی سے اٹھے بوجھ اک ایسا لادے

ذکرِ طاعت کا نہ کفار کی پیکاروں کا
مسئلہ پوچھیے احرام کے کفاروں کا

[۱] امام محمد تقیؑ

باندھ کر ہاتھ کیا اس نے خلیفہ سے خطاب | ہو اجازت تو میں پوچھوں کوئی بات ان سے جناب
بولا مامون۔ کہ موجود ہیں خود عرش مآب | دیں اجازت تو سوال ان سے کبھی کر سن بھی جواب

بولے حضرت۔ کہ نہ کچھ دل میں خیال آپ کریں
وارثِ شاہ سلونی[۱] ہوں سوال آپ کریں

اذن پایا تو مڑا سوئے تقی وہ اک بار | نیچی نظروں سے کہا جب ہوئیں آنکھیں چار
کرلیا باندھ کے احرام کسی نے جو شکار | حکم کیا اس کا ہے اے جانِ رسولِ ابرار

سن کے یہ جہل فقرہ جو عجب حال ہوا
غیرتِ علم کو غیظ آ گیا۔ منھ لال ہوا

ایک ہی سانس میں مولا ہوئے یوں گوہر بار | یہ سخن لغو ہے۔ اے شیخِ عبا و دستار
حِلّ[۲] میں تھا وہ کہ حرم میں یہ کیا جس نے شکار | شرع کے حکم سے واقف تھا۔ کہ ناواقفِ کار

جانور تھا کہ کوئی طیرِ چمن صید کیا
تیر دھوکے سے لگا۔ یا عمداً صید کیا

بندۂ حر تھا کوئی۔ یا وہ کسی کا تھا غلام | تھا بھی بالغ۔ کہ نہ تھی حدِ بلوغ اس کی تمام
بارِ اول تھا یہ عصیان۔ کہ تکرارِ حرام | تھا پشیمان و خجل بھی کہ شقی و ناکام

حج کا احرام تھا باندھے ہوئے۔ یا عمرے کا
اک جدا حکم ہے ان میں سے ہر اک زمرے کا

مسئلے کی جو شقیں مصحفِ ناطق سے سنیں | ہو گئے دنگ وہ نو سو علما، بزم نشیں
محوِ ارشادِ امامت تھا ہر اک اہلِ یقیں | خندہ رو وہ بھی تھے اب پہلے جو تھے چیں بجبیں

شور تھا حضرتِ ہیں یہ سارے زمانے کے لیے
یہ شرف ہے تو فقط ان کے گھرانے کے لیے

[۱] حضرت علیؑ نے سرِ منبر فرمایا سلونی قبل ان تفقدونی، یعنی اس سے پہلے کہ تم مجھے کھو دو، مجھ سے جو چاہو پوچھ لو۔

[۲] اس مقام سے باہر جو حرم کہلاتا ہے اور وہاں شکار حلال ہے۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بات یحییٰ کی جو تھی مغز سے خالی بے تک — عرقِ شرم سے لبریز ہوا ظرفِ تنک
ذکر اوروں کا تو کیا۔ اپنی نظر میں تھا ہتک — خود ضمیر اس کا یہ کہتا تھا۔ کہ جھک پاؤں پہ جھک
دم بدم اپنی جہالت پہ جو شرماتا تھا
ایک رنگ آتا تھا چہرے پہ، اور اک جاتا تھا

رخ پہ آثارِ شکست ایسے کہ تھی گنگ زباں — ہاتھ ماتھے پہ رکھے۔ سرِ زمیں تھا نگراں
کر کے اندازۂ کیفیتِ شیخِ دوراں — بولا حضرت سے یہ مامون۔ کہ جانِ قرآں
آپ اب حکم بھی ہر شق کا خود ارشاد کریں
یہ سبق جب کبھی سنیں۔ طالبِ حق یاد کریں

صدفِ علم و یقیں اب ہوئے یوں گوہر بار — حل میں باندھے ہوئے احرام کیا ہے جو شکار
ہو پرندہ وہ اگر۔ وہ بھی بڑا اور طیّار — ایک بکری جو کرے ذبح تو ہلکا ہو یہ بار
گر حرم میں اُسی طائر کے ہوا ہے در پے
بکریاں دو ہیں۔ مگر ایک ہی دم بے در پے

حل میں چھوٹے سے پرندے کو کیا صید اگر — ایک بزغالہ[۱] کرے ذبح وہ مادہ ہو کہ نر
سبزیاں کھاتا ہو اب، دودھ نہ پیتا ہو مگر — ہو یہی فعل حرم میں تو ہے تاوانِ دگر
ذبح دنبہ بھی کرے گھر میں ہو یا گلّے میں
فرض پھر قیمتِ طائر بھی ہے دم چھلّے میں

اور اگر صید کیا ہے کسی چوپائے کا — گائے اک ذبح کرے بہرِ حمارِ صحرا[۲]
ہو شترمرغ۔ تو اک اونٹ۔ ہرن تو دنبا — حل کے احکام ہیں یہ۔ اب حرمِ پاک کا سا
چاہے زخمی نہ مرے تیر اگر مارا ابھی
دونا ہو جائے گا عصیاں بھی۔ کفّارا ابھی

[۱] بکری کا بچہ
[۲] جنگلی گدھا

پھر جو احرام تھا عمرے کا تو یہ کفّارے — لائے جائیں حرمِ خاص کی حد میں سارے
ارضِ مکّہ پہ یہیں، اُن کے لہو کے دھارے — حج کا احرام اگر ہو تو نہ ہمّت ہارے
جانور لے کے ذبیحے کی بنا میں جائے
بہرِ قربانیٔ مفروض۔ منا میں جائے

ایک ہیں عالم و جاہل کے لیے یہ احکام — بارِ عصیاں بھی ہے۔ قصداً ہو جو یہ فعلِ حرام
ذمہ دار اس کا ہے مالک، جو ہو صیّاد غلام — غیرِ بالغ کا ہے بے داغ لباسِ احرام
جس نے کفّارہ دیا۔ سمجھو مسلمان ہے وہ
ضد کرے جو۔ تو کھلی بات ہے شیطان ہے وہ

متلاطم تھا معارف کا جو بحرِ زخّار — ڈر کے چمٹے ہوئے ساحل سے تھے سارے خس و خار
ایک مدّت سے جو تھا علم میں یحییٰ کا وقار — اڑ گیا سب۔ وہ فضا میں صفتِ گرد و غبار
خوب پچیس برس قوم کو بہکایا تھا
آج لمحات نہ گزرے کہ زوال آیا تھا

کر چکا تھا وہ زکاتوں کا نصاب اور سے اور — خمس متروک تھا۔ ترکے کا حساب اور سے اور
مسئلے اور مسائل کے جواب اور سے اور — کون مانع تھا جو ہو جاتی کتاب اور سے اور
رخ اُدھر ہوتا تھا سب کا وہ جدھر مڑتا تھا
بے تکان اس کے قیاسوں کا براق اڑتا تھا

رہنما کُل علما کا بھی جو تھا وہ جاہل — ہو گیا سب وہ اثر چشم زدن میں زائل
اس کا جادو جو تھی آج نہ کرتے باطل — پھر تو وہ جہل ہی سب دین میں ہوتا شامل
بحث اس سے ہی نہیں صرف کہ جب کیا ہوتا
یہ امامت جو نہ ہوتی تو پھر اب کیا ہوتا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تھا جو یحییٰ کے تنزّل میں سیاسی مقصد | اکدمیں اُس کی تھی، خلیفہ کی مخالف جدّوکد
عرض کی اس نے یہ حضرت سے کہ اے نورِ صمد | آپ بھی پوچھ لیں کچھ ان سے رہے تاکہ سند

سن کے یہ وارثِ شانِ جدِ امجد اُٹھے
صولتِ احمدؐ و حیدرؑ سے مجدّا اُٹھے

مڑ کے یحییٰ کی طرف بولے بہ صد حشمت و جاہ | ہم بھی کچھ پوچھ لیں حضرت سے۔ کہا بسم اللہ
عرض کر دوں گا جواب اس کا جو دی طبع نے راہ | ورنہ خود راہ دکھا دیں۔ خضرِ دینِ الٰہ

یاد قرآن بھی ہے۔ واقفِ تفسیر بھی ہوں
حافظہ میرا ہے کمزور، پھر اب پیر بھی ہوں

مسکرا کر یہ کیا شرع کے وارث نے سوال | آج کی صبح سے کل صبح تلک بے اشکال
اک رجُل کے لیے ہے ایک زنِ نیک افعال | چار دفعات حرام، اتنی ہی دفعات حلال

ایسے حالات ہوئے کیوں کسی گھر میں پیدا
آٹھ شکلیں ہوئیں چوبیس پہر میں پیدا

سنسنی پھیل گئی۔ سن کے یہ حضرت کا سوال | سانپ سا سونگھ گیا جیسے یہ تھا شیخ کا حال
زرد رُو، سر بگریبان، جگر خون، نڈھال | توسنِ جہل کی ٹاپوں سے کلیجہ پامال

مچ گیا غل کہ قرار اب نہیں دل شاد کریں
کیا یہ بتلائے گا کچھ۔ آپ ہی ارشاد کریں

یہ طلب عام ہوئی جب۔ تو پکارے یہ تقی | لو سنو تھی وہ زنِ نیک کسی کی لونڈی
صبح اک غیر نے دیکھا تو حرام اُس پر تھی | دن چڑھے اس کو خریدا۔ تو حلال اب ہوئی

ظہر کا وقت جو آیا۔ اسے آزاد کیا
عصر کا وقت ہوا۔ عقد سے دل شاد کیا

رات آئی تو کیا ہو کے خفا اس نے ظہارؔ | پھر حرام اس پہ ہوئی اب وہ زنِ نیک شعار
اس کا کفارہ دیا وقتِ عشا جب اک بار | پھر وہ شوہر تھا یہ زوجہ تھی شریعت بہ کنار

گو کہ دل آئے ہوتے ہیں بڑی دیر کے بعد
ہو گئی پھر بھی حلال اتنے الٹ پھیر کے بعد

نصف شب میں اسے دے دی جو طلاق رجعیؔ | خارج از عقد ہوئی۔ گھر میں مگر اس کے رہی
صبح ہوتے ہوئے جب نیتِ رجعت کر لی | پھر وہی تھے زن و شوہر۔ سحر و شام وہی

مسئلہ حل جو ہوا خلقِ خدا جھوم گئی
شورِ احسنت ہے، وہ اٹھا کہ فضا جھوم گئی

یہ سماں دیکھ کے مامون اٹھا اور کہا | اَیُّہَا النّاس ابھی بزم سے اٹھنا نہ ذرا
میری بیٹی جو ہے علم اور ہنر میں یکتا | عقد آج اس کا بھی۔ اور انھیں سے ہوگا

بڑھ کے حضرت سے کوئی خضرِ رہِ راست نہیں
ہے یہ درخواست کہ محفل ابھی برخاست نہیں

حمدِ باری سے ہوا عقد کا خطبہ آغاز | آ گئی حسنِ قرأت سے نبیؐ کی آواز
ایسے ایجاب و قبول اور نہ کہیں یہ انداز | مچ گئی دھوم کہ زوجین کی ہو عمر دراز

ہو مبارک تجھے شوہر وہ ملا اُمِّ الفضل
کُلِّ ایماں کا جگر، ختم ہیں جن پر کُل فضل

شاد سب ہو کے اٹھے۔ لے کے چلے شیرینی | نہ تصنّع، نہ تکلّف، نہ کوئی رنگینی
باوجود اسوۂ شاہی کے فضا تھی دینی | مستحب عطر کی مہکار تھی، بھینی بھینی

قصرِ دولت میں جو سرتاجِ امامت آیا
لے کے ہتھنانے میں اک لشکرِ رحمت آیا

سہ بی بی سے یہ کہنا کہ تیری پشت میری ماں کی پشت کے مثل ہے۔
سہ واہ وا

عہ وہ طلاق جس میں یہ نیت ہو کہ دل چاہا تو عدّہ گزرنے سے پہلے پھر رجوع کرے گا۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

قصرِ شاہی میں دس اک روز گزارے لگ بھگ | پر بھڑکتی رہی پیہم علوی فقر کی رگ
اک کرائے کا مکاں لے کے رہے سب سے الگ | دل تھا یثرب میں۔ جو ہے خاتمِ اسلام کا نگ

گلِ امید چٹکنے کی جو باری آئی
پھر مدینے میں محمد کی سواری آئی

گو کہ زوجہ تھی شہنشاہِ جہاں کی دختر | پھر بھی کرتے رہے یہ فقرِ محمدؐ میں بسر
وہی مسجدِ نبوی، اور وہی جد کا منبر | وہی لوٹا ہوا گھر جس کا لقب علم کا در

آج اسی شان سے اس گھر میں تقی رہتے تھے
جس طرح دو سو برس پہلے علی رہتے تھے

ہدفِ ظلمِ سیاست جو نہ تھے شام و سحر | خدمتِ خلق کے ماحول میں ہوتی تھی بسر
سونا سونا سا جو وارث کے نہ ہونے سے تھا گھر | عقد اک اور کیا۔ حسبِ مفادِ کوثر

یہ وہی بات تھی۔ ایسے میں جو ہوتی آئی
گھر میں عمارِ جگر دار کی پوتی آئی

ماں وہ بیٹے کی ہوئیں جب تو کھلی دل کی کلی | رخ سے فرزند کے آثارِ امامت تھے جلی
دل پکارا کہ ولی باپ کا بیٹا بھی ولی | اے محمد ترے گھر آئے ہیں چوتھے یہ علی

جن کے دم سے ہے امامت کی کرامت قائم
جن کے قائم سے جہاں تا بہ قیامت قائم

شاد تھے سب کہ چلا حیدرِ کرار کا نام | خوابِ خوردِ دخترِ مامون کا لیکن تھا حرام
باپ کو اپنے شکایت کے جو بھیجے پیغام | اس نے ڈانٹا۔ کہ یہ کیا سوچ ہے کیا فکر ہے خام

میں کوئی حق کی شریعت کو بدل سکتا ہوں
یا علی ہوں، تری قسمت کو بدل سکتا ہوں

باپ کے پاس سے آیا جو یہ دو ٹوک جواب | خون کا گھونٹ پیا۔ رہ گئی ہو کر بیتاب
جب ہوئے رحلتِ مامون سے پیدا اسباب | معتصم کو یہ لکھا خط۔ مری حالت ہے خراب

اُس طرف سے نہ اگر جلد مدد آئے گی
اے چچا جان! مری جان چلی جائے گی

تھا یہ وہ دور کہ مشغول تھے حد درجہ امام | جا چکا تھا اثرِ رشد و ہدایت تا شام
معتصم کو بھی تھے معلوم یہ حالات تمام | پڑھ کے خط۔ ان پہ بغاوت کا لگایا الزام

شیر تھا خواب میں۔ صیاد نے جب صید کیا
قبرِ سجاد ہلی۔ شب میں انھیں قید کیا

ہائے یہ کر نہ سکے قبرِ نبیؐ کو بھی سلام | کہہ سکے جد سے نہ اتنا بھی۔ کہ مولائے انام
ہم کو معلوم ہے جو قید میں ہوگا انجام | اب نہ آئے گا مدینے میں پلٹ کر یہ غلام

دشمنِ جاں ہوئی بے وجہ خدائی نانا
ظلم تو دیکھیے امت کے۔ دہائی نانا

قبرِ سجاد پہ یہ کہنے کو دل تھا بے چین | کشتۂ خنجرِ بیداد کے اے نورُ العین
بیڑیاں آپ نے پہنی تھیں دمِ شیونِ شین | ہم بھی اب بستۂ زنجیر ہیں اے جانِ حسین

آپ واقف تھے کہ ہم چھوٹ کے گھر جائیں گے
ہم ہیں واقف کہ وہیں قید میں مر جائیں گے

بضعۂ قلبِ پیمبر کی لحد سے گزرے | یاس سے دیکھتے شبر کی لحد سے گزرے
رو دیے۔ عابدِ مضطر کی لحد سے گزرے | آہ کی۔ باقر و جعفر کی لحد سے گزرے

آخری بار زیارت کی اجازت نہ ملی
ان مزاروں سے بھی رخصت کی اجازت نہ ملی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تھا وہ ذی الحجہ کا مہینہ کہ ہوا جب یہ ستم | غم یہ تھا۔ اب کی محرم میں کہاں ہونگے ہم
قید میں بزم بپا کر کے منائیں کے جو غم | طوق گردن میں ہے کس طرح کریں گے ماتم
یہ شقی لاکھ ہمیں رونے پہ ایذا دیں گے
اپنی دادی کو تو ہر حال میں پرسا دیں گے

راہ میں تھے۔ کہ محرم کا پڑا چاند نظر | دل پہ وہ چوٹ لگی۔ شمر کا جیسے خنجر
آ گیا یاد۔ وہ مظلوم، وہ کنبہ، وہ سفر | دیکھ کر چاند وہ صابر کی دعا رو رو کر
راہ میں اپنی یہ توفیق عطا کر یا رب
تجھ پہ قربان ہو پہلے مرا اکبر یا رب

یاد کر کر کے یہ حالات تڑپتا تھا جگر | خونِ دل پینے کو تھا، کھانے کو غم، شام و سحر
روتے روتے کبھی سوتے تھے جو یہ منزل پر | فاطمہ خواب میں آتی تھیں نظر برہنہ سر
ماں سے مل کر حسنِ سبز قبا روتے تھے
مرتضیٰ روتے تھے محبوبِ خدا روتے تھے

آنکھ کھل جاتی تھی اِن سب کی جو سن کے فغاں | تا سحر رہتے تھے شبنم طرح اشک رواں
جب اذاں ہوتی تو یاد آتی تھی اکبر کی اذاں | اور بانو کا وہ زینب سے یہ پُر درد بیاں
آؤ بی بی مرے بچے کی صدا تو سن لو
آخری مرتبہ نانا کی ادا تو سن لو

روتے روتے کبھی بندھتی تھی جو ان کی ہچکی | جاگ اٹھتے تھے غم انگیز صدا سن کے شقی
ظلم ڈھاتے تھے کچھ ایسا کہ تڑپتے تھے تقی | تازیانوں سے کبھی اور سنانوں سے کبھی
صبر سے ظلم یہ سب کشتۂ غم سہتا تھا
اشک آنکھوں سے، تو پہلو سے لہو بہتا تھا

راستے بھر یہیں کرتے ہوئے مظلوم کو یاد | تھی محرم کی نویں جبکہ یہ پہنچے بغداد
تنگ زنداں میں ہوئے قید۔ مثالِ سجاد | آئی زہرا کی صدا میرے تقی جواد
میں ترے ساتھ ہوں۔ کل شام کو پھر آؤنگی
کربلا میں کبھی بغداد میں رو جاؤنگی

شب عاشور تھی وہ۔ فرض تھی شب بیداری | رات بھر اشک رہے دیدۂ تر سے جاری
تھا کبھی پیاسوں کا ماتم، کبھی ذکرِ باری | یادِ مظلوم میں وہ رات بسر کی ساری
صبح جب سوئے فلک آنکھ اٹھا کے دیکھا
تشنہ کشتوں کو مصلّے پہ تڑپتے دیکھا

اس قدر روئے کہ اشکوں سے مصلّیٰ ہوا تر | کربلا ہی کے خیال آتے رہے پھر دن بھر
العطش، کہتی ہے وہ چار برس کی دختر | جاں بلب پیاس سے جھولے میں ہے ننھا سا پسر
یادِ اصغر میں جو کھا کھا کے پچھاڑیں روئے
رو دیے غیر بھی جب مار کے دھاڑیں روئے

ایک زنداں کے محافظ نے جو آ کر پوچھا | کس لیے روتا ہے قیدی! تجھے تکلیف ہے کیا
بولے اپنا نہیں غم۔ ہے یہ بہتّر کی عزا | آج کے دن مرے دادا پہ چلی تیغ جفا
اس نے گھبرا کے یہ پوچھا انہیں کیا کہتے ہیں
رو کے فرمایا کہ شاہِ شہدا کہتے ہیں

اس نے پوچھا کہ کوئی اور بھی ہے نام جلی | آپ بولے شہِ ابرار۔ ولی ابنِ ولی
تشنہ لب بیکس و مظلوم شہیدِ ازلی | ذبح سجدے میں ہوا جو وہ حسین ابنِ علی
اس سے یہ کہہ کے جو وہ نائبِ حیدر رویا
سن کے یہ شخص بھی ساتھ ان کے تڑپ کر رویا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

قید میں آپ نہیں شام و سحر روتے تھے   روکتے بھی تھے نگہبان مگر روتے تھے
یادِ شبیرؑ میں جب پیٹ کے سر روتے تھے   در و دیوار کا پھٹتا تھا جگر روتے تھے
مرتے مرتے بھی زباں پر شہِ صفدر ہی رہے
مدتِ قید میں عابد کے برابر ہی رہے

ان کے رونے سے ہزاروں کا جگر زرم ہوا   معتصم پہلے ہی جلتا تھا برابر اور جلا
مل کے دربان سے آخر وہ انھیں زہر دیا   جس کے پیتے ہی کلیجے میں گڑا تیر قضا
کچھ وصیت کے بھی لکھنے کی نہ مہلت پائی
قید میں وارثِ کاظم نے شہادت پائی

کون زندان میں اپنا تھا جوان کو روتا   بیکسی، لاشۂ مظلوم پہ کرتی تھی بکا
نو بزرگ آپ کے فردوس میں کرتے تھے عزا   ایک بی بی کی یہاں آئی یہ پُر درد صدا
لاش پر رونے کو بیٹا نہ کوئی بھائی ہے
ہائے بچے تجھے غربت میں اجل آئی ہے

یاں نہ مادر ہے نہ بی بی ہے، نہ بیٹی نہ بہن   لاش کو ڈھانکنے والا، نہ کوئی مرد، نہ زن
اب یہ زنداں کے نگہباں کا ہے دل دوز سخن   تھا وہ طفلِ مدنی جس نے دیا غسل و کفن
سب نے دیکھا کہ وہ یوں پیٹ کے سر روتا ہے
جس طرح باپ کے ماتم میں پسر روتا ہے

قبرِ اطہر میں اتاری گئی جب نعشِ امام   نور سے ہو گئی روشن لحدِ پاک تمام
پھر کیا رو کے کہیں سے اسی بی بی نے کلام   رونے والے مرے شبیر کے تجھ پر ہو سلام
خلد سے سارے بزرگوں کو یہاں لائی ہے
دفن کرنے تری میت کو بتول آئی ہے

اب قلم روک کے خالق سے دعا کر یہ نسیم   بخش دے میرے سلف کو جو ثنا خواں تھے قدیم
نام بابا کا تھا برجیس تو دادا تھے شمیم   اُن کے یکتا تھے پدر اب جو ہیں جنت میں مقیم
بیٹے خادم کے تھے وہ۔ خادمِ اولادِ نبیؐ
مرثیہ گوئی کے استاد۔ یہ امدادِ نبیؐ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

شانِ انساں میں ظلوم اور جہول آیا ہے | فطرۃً وصفِ بہائم کا یہ سرایا ہے
نیک ماحول کسی نے جو کبھی پایا ہے | نخلِ کردار۔ محبت کا ثمر لایا ہے

یہ ثمر ہو جو مقدر میں تو زندہ ہے بشر
ہو نہ توفیقِ محبت تو درندہ ہے بشر

صحنِ عالم میں بہت ایسے بھی ہیں بے توفیق | زندگی میں ہے درندہ صفتی جن کی رفیق
بامروت نہ وفادار، نہ مونس، نہ خلیق | ہو تقابل، تو ہیں دل سنگ بہت چند شفیق

کربلا دیکھ لو، آئے تھے گزندے لاکھوں
آدمی صرف بہتر تھے، درندے لاکھوں

ان درندوں کی جو تخمیر میں خونخواری ہے | سب کا خوں پیتے ہیں، یوسف ہے کہ بازاری ہے
ان میں ایک ایک شقی پیکرِ غداری ہے | قاسمِ خلد سے جلتا ہے، بڑا ناری ہے

کلمہ جب اسے انسان بنا دیتا ہے
بغضِ حیدر اسے حیوان بنا دیتا ہے

"کون" کے ساتھ طبیعت میں جو اس کی ہے "فکون" | وجہِ نیرنگیٔ عالم ہے، یہ آدم کا تضاد
بانیٔ خیر کی مخلوق میں شر کی بنیاد | اللہ اللہ صفی زادوں میں ابلیس نہاد!

لوحِ تقدیر پہ کیا جانیے کندہ کیا ہے
صرف اللہ ہی واقف ہے کہ بندہ کیا ہے

سہ بناؤ، بننا

عہ بگاڑ، بگڑنا، مٹنا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

دستِ قابیل سے ہابیل کا قتلِ ناگاہ | بشریت کا ہے پہلا ستم انگیز گناہ
صرف افراد کا قاتل ہی نہیں یہ گمراہ | اس درندے نے کیے کتنے ہی گھر بار تباہ
خون کی پیاس فزوں ہو، یہ کہاں ممکن ہے
دیو بھی جس سے لرزتے ہیں یہ ایسا جن ہے

آدمی دنگ ہیں انساں کُشی سے اس کی | نہیں بنتی رہ بستی میں کسی سے اس کی
عالمِ روح میں ہل چل تھی خودی سے اس کی | جب تو واقف تھے ملک فتنہ گری سے اس کی
عرش پر پہلے پہل ذکر جب اس کا آیا
لب پہ قرآن کے مَن یُّفسِدُ فیہا آیا

مانعِ خیر ہے احساس بہیمی اس کا | جور و تخریب سے بھرتا ہی نہیں جی اس کا
ظلم کی شرع میں شیطان ہے مفتی اس کا | مار و کژدم سے سوا نفس ہے موذی اس کا
سانپ اس کے نفسِ گرم سے بل کھاتے ہیں
اژدہے اس کے تنفّس سے پگھل جاتے ہیں

حسد و کینہ دری سے جو یہ پنجے گاڑے | گرگ بن جائے شکم سیکڑوں چیرے پھاڑے
پھر بھلا شیر کی کیا تاب جو آئے آڑے | بشریت صفتِ پیلِ دماں چنگھاڑے
وہ درندہ ہے یہ درندۂ اژدر کی قسم
جس کو موسیٰ کا عصا چاہیے، حیدر کی قسم

دلِ دنیا طلب اس کا جو ہوس کا ہو شکار | ہے یہ تب کلبِ شکاری سے بھی بڑھ کر خونخوار
بھوت کینے کا جو ایسے میں ہو گردن پہ سوار | کلب کے قلب کی بھی پھر تو یہ ہوتی ہے پکار
نہ جگہ دیجیو یارو اسے حیوانوں میں
یہ ابوجہل ہے اس وقت کے انسانوں میں

سہ حضرت علیؑ جنھوں نے ... جو کعبۃ اللہ میں رہتا تھا اور جھولے میں اژدہے کو چیرا ... کمسنی ہی جا میں ... کا تھا۔

اس سے امید جو باندھے، اسے بے آس کرے | کوئی کٹ جائے کہ مر جائے۔ نہ وسواس کرے
دور و نزدیک کسی کا بھی نہ کچھ پاس کرے | جس پہ دندانِ ہوس تیز کرے۔ ناس کرے
حق میں اغیار کے بگڑا ہوا سیارہ ہے
اور اقارب کے لیے عقربِ جرارہ ہے

دورِ حاضر میں بہت اس کے جو دنداں ہیں دراز | استخواں تک کا بشر کے اسے حاصل ہے جواز
گوشِ دل سُن تو سہی درد بھری یہ آواز | کیا یہ چلاتا ہے بیروت کہ اے ارضِ حجاز
شعلہ باری کے لیے اب تو نہ دے تیل اسے
یہ تو ناری ہے جہنم کی طرف پیل اسے

قاتلوں سے کلمہ گویوں کے یہ بیع و خرید | منھ سے اسلام کا دعویٰ ہے، عمل سے تردید
کھینچ لے ہاتھ تو رک جائے یہ سب ظلمِ شدید | ساتھ اس شمر کا دے کر تو نہ بن تو بھی یزید
آج اس سے ہے مسلماں کے بھرم کا سودا
کل عجب کیا ہے جو ہو جائے حرم کا سودا

اس درندے میں بھی ان اگلے درندوں کی ہے خو | جن کے جبڑوں میں ہے مرکر بھی مسلماں کا لہو
جن کے مذکور میں بھی آتی ہے مُردار کی بو | چرخِ ظالم بھی کرے نام پہ جن کے تھو تھو
ظلم سا ظلم کہ تا وقت سزا زندہ ہے
کربلا زندہ ہے اور کرب و بلا زندہ ہے

سہ یہ مرثیہ اس زمانے میں تصنیف ہوا جب اسرائیل کے ہاتھوں بیروت میں عام مسلمانوں کا اور خصوصاً اثنا عشری طبقے کے افراد کا قتلِ عام ہو رہا تھا اور سعودی عرب کی طرف سے حملہ آوروں کو تیل کی سپلائی جاری تھی۔

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ان درندوں کا تسلسل ہے ازل سے جاری
جن کے کرتوت کی شاہد ہے کتابِ باری
جہل سے جن کے ابوجہل نے ہمت ہاری
دل چبا لیتے تھے کشتوں کا دمِ خونخواری

بھیڑیے نفس کے۔ انفاس ہیں انساں کی طرح
خبث شیطاں کی طرح۔ دانت تھے حیواں کی طرح

وہ بھی تھے مورثِ اعلیٰ۔ انھیں شیطانوں کے
جو ہوئے مسخ۔ ملے غول میں حیوانوں کے
ہاں مگر کہتے ہیں سیّاح بیابانوں کے
کچھ درندوں میں بھی اوصاف ہیں انسانوں کے

یوں بھی فطرت کا رخ اک دور میں پھرتے دیکھا
شیروں کو آدمی کے پاؤں پہ گرتے دیکھا

اسد اللہ و ید اللہ کی ہیبت کی قسم
حکمِ انساں پہ درندوں کے ہوئے ہیں سرخم
متوکّل کا وہ دربار، وہ شاہی کا حشم
وہ نقی۔ جانِ تقی۔ پاک نسب۔ نیک شیَم

علم اِدھر تھا تو اُدھر غرّۂ دارائی تھا
آپ تھے شیرِ خدا۔ وہ سگِ صحرائی تھا

ناگہاں اک زنِ کذّاب نے آکر یہ کہا
میں کہ ہوں بنتِ علی۔ نام ہے زینب میرا
ہے سن و سالِ جوانی مرے نانا کی دعا
میری تعظیم کرو اٹھ کے زلیخا ہے سوا

تھا یہ قول اس کا وہاں اور یہاں نقل یہ ہے
کفر ہرگز یہ نہیں کفر کی ہاں نقل یہ ہے

علما بزم میں حاضر تھے جو یکتائے زمن
زن کے اس دعویِ باطل سے ہوئے سب بدظن
مڑ کے ناگاہ خلیفہ نے کیا ان سے سخن
دے جواب اس کا کوئی آپ ہیں سب ماہرِ فن

ذہن اور لب کو اس آواز نے یوں کاٹا تھا
مسکراتے تھے نقی، بزم میں سناٹا تھا

جہل سے سب علما رہ گئے تکتے تکتے
وہ بھی گھبرا گئے، ذہن کے جو بڑے تھے پکّے
تھے تو شاطر ہی مگر چھوٹ گئے تھے چھکّے
فکر ذہنوں کو دیے جاتی تھی پیہم دھکّے

علمِ ناقص کا یہ ایک اک نے مزہ چکھا تھا
مرد تھے سب، جنھیں عورت نے پچھاڑ رکھا تھا

عالموں کا تو یہ عالم تھا کہ تھی گنگ زباں
زنِ طرّار تھی ہر سو بہ تحکّم نگراں
سنسنی بزم میں اور گورِ غریباں کا سماں
علما سر بہ گریباں، تو خلیفہ حیراں

آنکھ اٹھاتے ہوئے۔ ایک، ایک سے شرماتا تھا
ایک رنگ آتا تھا چہروں پہ اور اک جاتا تھا

تھی وہ عورت متقاضی کہ ملے کچھ تو جواب
رخِ عبّاسیِ کج فہم کا تھا رنگ خراب
شعلۂ بغضِ علی سے جو دل اس کا تھا کباب
جل کے اک بار ضمیر اس کا پکارا یہ شتاب

جز درِ علم یہ عقدہ نہ کہیں حل ہوگا
وہ نقی سامنے بیٹھے ہیں یہیں حل ہوگا

رخ کیا اس نے بہ صد عجز شہِ دیں کی طرف
دست بستہ ہوا سائل وہ ندامت کا ہدف
پسرِ ختمِ رسالت، گہرِ درِّ نجف
وحی و الہام بہ کف علمِ امامت کی صدف

رہ نمائی کے لیے آپ کچھ ارشاد کریں
وہ طمانچہ ہو کہ جاہل علما یاد کریں

قلزمِ علم سے پیدا ہوئی موجِ الہام
"مایشاؤن" کے انداز میں بولے یہ امام
سن رکھے زینبِ مصنوعی و کاذب یہ کلام
خون ہے عترتِ زہرا کا درندوں پہ حرام

نہ سزا دو، نہ ستاؤ، نہ جھنجھوڑو اس کو
اس کٹہرے میں جہاں شیر ہیں چھوڑو اس کو

۱؎ مایشاؤن الا ان یشاء اللہ
۲؎ وہ اللہ کی مرضی کے سوا کچھ نہیں چاہتے۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کانپ اٹھی یہ سخن سن کے زنِ بازاری
رنگِ رخ بن کے ہوا ہو گئی سب عیّاری
گر گئی پائے خلیفہ پہ بہ آہ و زاری
معترفِ علمِ امامت کے ہوئے درباری

بزمِ علمی میں برہنہ ہوئے جاموں والے
رہ گئے اپنا سا منھ لے کے عماموں والے

تھی مگر آلِ محمدؐ سے خلیفہ کو جو کد
مشتعل ہو گیا آتشکدۂ بغض و حسد
مانعِ علم و یقیں اس کی جو تھی نیّتِ بد
قدرتِ حق کا نہ قائل تھا، بسانِ اب وجد

جاہلِ محض بھی تھا۔ صرف تغافل ہی نہ تھا
متوکل کو کبھی حق پہ توکّل ہی نہ تھا

خال و خد نے ہوسِ دل کی جو کی غمّازی
اہلِ محفل میں ہوئی پھر تو اشارہ بازی
فتنۂ تازہ نے ماحول سے کی دمسازی
اب یہ فرماتے ہیں تحریرِ امامِ رازی

غل مچا۔ ہم ابھی سر ان کے قدم پر دھر دیں
شیرِ زہرا کی یہ تاثیر جو ثابت کر دیں

آ گیا غیرتِ عصمت کو جو یہ سنتے ہی جوش
یا علی کہہ کے اٹھے آپ، بہ ایمائے سروش
علم و اعجاز در انگشت، کرامت بر دوش
وہ جلالت کہ اڑے سطوتِ شاہی کے بھی ہوش

اہلِ گردوں کو رسولِ عربیؐ یاد آئے
اہلِ تاریخ کو رہ رہ کے علیؑ یاد آئے

اک مکاں میں جو مقیّد تھے وحوشِ صحرا
امتحاں گاہِ امامت وہی اس وقت بنا
بام پر بہرِ تماشا متوکل جو گیا
ہم رکاب اس کے ہوئے سارے وہ جعلی علما

جب درندوں کی طرف سیّدِ خوش ذات چلے
لے کے ہمراہ بزرگوں کی روایات چلے

زہد و تقوا جو تقی کا ہمہ تن لے کے چلے
شانِ بابا کی، تو دادا کا چلن لے کے چلے
کاظمُ الغیظ[1] کی سیرت کا چمن لے کے چلے
صادقِ آلِ محمدؐ[2] کا دہن لے کے چلے

چرخ پابوس کی حسرت میں جھکا جاتا تھا
علم باقر کا، تو سجّاد کا حلم آتا تھا

جذبۂ حق طلبی ساتھ بہ صد زینت و زین
شکرِ معبود کے دامن میں لیے صبرِ حسین
حسنِ پاک کی بالغ نظری، قلب کا چین
ہر قدم فاطمہ زہرا کی سیادت مابین

غل درندوں میں ہوا خیر ورا آ پہنچے
ضیغمِ بیشۂ ضرغامِ خدا آ پہنچے

اسد اللہ کے پوتے کی جو پائی آہٹ
اسدِ چرخ چھپا برجِ اسد میں جھٹ پٹ
آہنی باب کا دربان نے کھولا اک پٹ
دی صدا گاوِ زمیں کو یہ فلک نے کہ سمٹ

ٹیک دے سر کو بلا شرط دمِ غور نہیں
وارثِ شیرِ الٰہی ہیں کوئی اور نہیں

ہو گئے بند یہ سنتے ہی درندوں کے دہن
پیشوائی کو بڑھے سہمے ہوئے جیسے ہرن
بھیڑیے بھیڑ کے مانند جھکائے گردن
شیر اپنائے ہوئے گربۂ اہلی کا چلن

جھک گئے پاؤں پہ سر گردنِ مینا کی طرح
آنکھیں قدموں پہ ملیں مردمِ بینا کی طرح

دیکھ کر دور سے یہ منظرِ اعجازِ امام
گر گیا خوف سے غش کھا کے خلیفہ ناکام
مچ گیا غل۔ متوکل کا ہوا کام تمام
آفتابِ لبِ بام اب اسے سمجھو سرِ بام

بعد کچھ دیر کے چونکا جو وہ غافل رہ کے
ہوش آنے پہ بھی انداز تھے بہکے بہکے

[1] یہ غصہ پی جانے والا مراد ا۔ موسیٰ کاظم
[2] امام جعفر صادق

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اِس طرف شیر طوافِ شہِ دیں میں تھے تمام | بیچ میں کعبۂ مقصود تھے مولائے انام
پشت پر ہاتھ جو پھیرا کیے تا دیر امام | دم ہلاتے رہے وحشی کہ سمجھتے تھے مقام

کہ ہے تسبیحِ رسالت کے جنھیں دانوں سے
جانور اچھے ہیں ایسے تو مسلمانوں سے

یہ کرامت کہ نہ دیں آل کو ایذا موذی | گو کہ ہے سارے ائمہ میں، جو ہیں آلِ نبیؐ
مظہرِ خاص مگر اس کا جو ٹھہرے ہیں نقی | نیک و صالح ہوں تو ہے آپ کی اولاد بھی

امتحاں میں نہ رہ بغض و حسد پر چلیے
حضرتِ شاہ ولایت کی لحد پر چلیے

گھر عقارب کا ہے مدفن کا احاطہ بالکل | قبر پہ بکھرے ہیں یوں، جیسے مزاروں پہ ہوں گُل
گو کہ اس بات کا تا دورِ زمانے میں ہے غل | پھر بھی زوّار ہزار آتے ہیں جب ہوتا ہے قُل

ہاتھ میں بچھوؤں کو لوگ اٹھا لیتے ہیں
جب ذرا ڈنک چھوو دم کو دبا لیتے ہیں

ان عقارب کو احاطے سے جو لاؤ باہر | آدمی گر کے ہو بیہوش وہ ماریں نشتر
وہیں پہنچانے کے وعدے پر اٹھا لاؤ اگر | وقتِ موعود تک ان سے کوئی ڈر ہے نہ خطر

یہ کرامات ہے زندہ، دلِ حق جو دیکھے
ہو جو مشکوک وہ بچھو کو ابھی چھو دیکھے

---

۱ جو شہر امروہہ ضلع مراد آباد (یوپی بھارت) میں ہے اور جہاں ہزار ہا بچھو ہوتے ہیں مگر کسی زائر کو نہیں کاٹتے۔ باہر لاؤ تو ایسا ڈنک مارتے ہیں کہ آدمی تڑپ جاتا ہے۔ ۲ سالانہ عرس جو آپ سے عقیدت رکھنے والے مسلمان منعقد کرتے ہیں۔

نسل میں اُن کی جو لوگ اُن کی تا حتی ہیں دور | اس کرامات پہ دادا کی نہ فرمائیں غرور
جس نے یہ قوتِ اعجاز عطا کی ہے حضور | اس کی ضد پر بھی ہے قادر وہ کریم اور غفور

عملِ بد سے ڈرو، دور سے تکتے ہیں وہ
نیشِ عقرب ہو تو پھر جھاڑ بھی سکتے ہیں وہ

خطرۂ وحشی و موذی میں ضمانت ہیں نقی | گردشِ چرخ میں اللہ کی رحمت ہیں نقی
جب بشر ظلم کریں، صبر کی آیت ہیں نقی | امتحاں گاہِ تولّا و عداوت ہیں نقی

ان کی قربت سے بشر خلد کے عالم میں گئے
جو انھیں چھوڑ گئے سیدھے جہنّم میں گئے

ہاتھ میں حق کی عطا سے ہے شریعت کی زِمام | نگراں جنبشِ ابرو کی طرف ہے اسلام
وارثِ علمِ نبیؐ ہیں یہ علی کے ہمنام | نائبِ پنجتن پاک تو دسویں ہیں امام

ان کی پھیلی ہے مہک شرع کے ہر رستے میں
بارھواں پھول ہیں چودہ کے یہ گلدستے میں

صورتِ مہر میں ان کے فضائل ہیں جلی | گل ہر اس شاخ کے احمدؐ یہ اسی کی ہیں کلی
ان کی طینت ہے اسی نور کے سانچے کی ڈھلی | خود علی، جد بھی علی، مورثِ اعلیٰ بھی علی

میرا کیا منہ جو کہوں میں کہ نقی کیسے ہیں
جن کا پوتا ہے محمدؐ یہ علی ایسے ہیں

ان کی تشبیہ دو عالم میں یہاں ہے نہ وہاں | گر کہوں مہر تو وہ شام و سحر ہے سوزاں
چاند سے کہیے مشابہ تو یہاں داغ کہاں | ید بیضا ہے جبیں پر جو ہے سجدے کا نشاں

جانِ زہرا ہیں، نہ ثابت ہیں نہ سیارہ ہیں
جلوۂ احمدؐ مختار کا شہپارہ ہیں

---

۱ باگ

۲ امام مہدی آخرالزماں جن کا اسم گرامی محمد ہے۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

محفلِ کن سے ہیں یہ ذاتِ پیمبرؐ میں شریک | ایسے مشتق کہ بہر حال ہیں مصدر میں شریک
خون کی وجہ سے جانؑ و دلِ حیدرؑ میں شریک | کثرتِ نسل سے ہیں سورۂ کوثر میں شریک

جو معاند تھے وہ اَبتر کی سند بن کے رہے
نقوی طعنۂ بوجہل کا رد بن کے رہے

اب وجد کو جو ملی تھی وہ کرامت پائی | وہی طینت، وہی سیرت، وہی عصمت پائی
امتیازی بھی مگر ایک فضیلت پائی | ساڑھے چھ سال کا سن تھا کہ امامت پائی

خلفِ الصّدق بھی اسلاف کے ہمسر بھی ہیں
سب سے چھوٹے ہیں مگر سب کے برابر بھی ہیں

علم کا ان کے یہ عالم کہ عدو بھی قائل | اک سمندر تھا معارف کا جسے کہتے ہیں دل
قید خانہ تھا خلافت کا جب ان کی منزل | ان کے ناخن سے کھلے جو ہوئے عقدے مشکل

بے بصیرت پہ بھی معیارِ نظر کھلتا تھا
ان کے لب کھلتے تھے یا علم کا در کھلتا تھا

والیِ روم نے اک بار خلافت کو لکھا | میں نے انجیلِ مسیحا کی اک آیت میں پڑھا
درِ فردوس کی کنجی ہے وہی اک سورہ | جس میں وہ حرف نہ ہوں ذیل میں جو ہیں لکھا

زے نہ ہو جیم نہ ہو۔ خے بھی نہ ہو۔ تے بھی نہ ہو
ظوے منقوط نہ ہو شین بھی، اور فے بھی نہ ہو

میں نے سب دیکھ لیں توریت و زبور و انجیل | ایسے سورے کی کہیں ان میں نہ پائی تمثیل
تم بھی قرآں کو کہتے ہو کلامِ تنزیل | ہو جو سورہ کوئی ایسا تو لکھو بالتعجیل

ہوں گا ممنون بھی اسلام بھی لے آؤں گا
پھر وہیں دوڑ کے انعام بھی لے آؤں گا

پڑھ کے اس خط کو بلائے گئے سارے علما | جن کے عمامے تھے پُر پیچ بگولوں سے سوا
تنِ فربہ پہ مزیّن وہ عبا اور وہ قبا | جن کے دامن میں چھپے وسعتِ داماں ہوا

بولے دل جبکہ یہ دستار ہے یہ جامہ ہے
پھر تو ایک ایک بڑا عالم و علامہ ہے

سب نے حیرت سے سنا خط کا جو مضمونِ ادق | منھ پہ چھٹنے لگی ہتاب۔ ہوئے چہرے فق
رخ ابھی زرد خجالت سے۔ ابھی مثلِ شفق | سب کے سب جیسے اِدھر سے تھے اُدھر تک ابلق

چپ تھے اس طرح کہ زندہ بھی تھے بے جان بھی تھے
کوڑ باطن بھی تھے اور حافظِ قرآن بھی تھے

سب کو جب سونگھ گیا سانپ تو اک شخص اٹھا | دست بستہ بہ صد آداب خلیفہ سے کہا
ہاشمی اک جو وہ قیدی ہے گرفتارِ بلا | لوگ کہتے ہیں کہ قرآن کا عالم ہے بڑا

زندگی گو وہ بسر قید میں فرماتے تھے
راز اللہ کے یوسف بھی تو بتلاتے تھے

ہو گیا حکم۔ بلانے گئے مولائے زماں | اب وضاحت مری ہو جائے گی۔ بولا قرآں
قید خانے سے چلے حریت آموز جہاں | جھک گیا چرخ کہ تسلیم! امامِ دوراں

بولا رضواں۔ چمنِ خلد کے پھول آتے ہیں
دبدبہ بڑھ کے پکارا کہ رسولؐ آتے ہیں

زینتِ کرسیِ دربار ہوئے دین کے شاہ | خط سنا۔ ڈالی فقیہوں کے عماموں پہ نگاہ
متبسّم ہوئے۔ بولے یہ بہ صد صولت و جاہ | سورۂ حمد ہے وہ جس کا ہے جز بسم اللہ

اس کے سب حرف تو فردوس کا اک جادہ ہیں
بے کے نیچے جو ہے نقطہ وہ مرے دادا ہیں

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سنتے ہی یہ کلماتِ پسرِ ختمِ رسل | چاٹتے رہ گئے ہونٹوں کو وہ علّامۂ کل
کھل گئے بزم کے چہرے صفتِ غنچۂ گل | مچ گیا بھٹکی ہوئی قوم میں صلوات کا غل

وقت نے بڑھ کے ندا دی یہ بڑی شان کے ساتھ
ربط یہ آلِ محمدؐ کو ہے قرآن کے ساتھ

بے تیمیوں میں جو پیدا ہوا ماحولِ یقیں | ظاہراً کچھ تو جھکی کبرِ خلافت کی جبیں
خود خلیفہ نے یہ کی عرض کہ اے قبلۂ دیں | سورۂ حمد میں کس وجہ سے یہ حرف نہیں

بولے شہ عیب ہے اعلیٰ میں جو کمظرف آئیں
حرف آجائے گا سورے میں جو یہ حرف آئیں

ہیں تہجّی میں جو ان حرفوں سے لفظیں منسوب | ان کا مفہوم ہے منحوس۔ ادب میں معیوب
سورۂ حمد ہے رحمت، برکت خوب ہی خوب | نیک و بد جمع اگر ہوں تو گھٹے جذبِ قلوب

حل نہیں ہوتا ہے قرآن جہانبانی سے
اس بلاغت کا تعلق ہے زباندانی سے

عرض کی۔ ہے یہ بلاغت ابھی تشریح طلب | بولے مولا۔ کہ یہ مکتب میں ہے دستورِ عرب
درس دیتے ہیں الف بے تے کا اطفال کو جب | جس طرح دال سے دَم۔ ذ سے ذم۔ رے سے ربّ

فے سے فرقت ہے یہ بچّے کو رٹا دیتے ہیں
ظوے سے ظلم اسے یاد کرا دیتے ہیں

زے سے زقّوم تھوہر جس کا ہلاکت ہے پھل | خے سے خسران۔ جو نقصان و تباہی کا عمل
ثے مثلّث سے ثبور۔ اس کا ہے مفہوم اجل | شین سے شر۔ کہ زمانے میں ہے جو وجہِ خلل

جیم سے سب کی زبانوں پہ جہیم آتا ہے
اور اس سورے میں رحمان و رحیم آتا ہے

یہ ہیں اُس وقت کی باتیں کہ نقی کا تھا شباب | قلزمِ علم تھے طفلی کے بھی عالم میں جناب
کوثرِ معرفتِ ذات کے درِ نایاب | تھی نہ کچھ فکر کی حاجت۔ وہ سوال اور یہ جواب

ازلی علم یہ تھا اور ابدی علم یہ تھا
برترِ از ماہ و سن و سال و صدی علم یہ تھا

تھی جو بچپن سے اسی علمِ لدُنّی پہ نظر | رعب وہ تھا کہ خلافت کو بھی تھا خوف و خطر
بند کرنے کے لیے رشد و ہدایت کا یہ در | وہ چلی چال کہ ہنستی تھی سیاست جس پر

کمسنی وجہ بنی جبر پہ تحقیق ہوا
عالمِ وقت عُبَیدٌ ان کا آتالیق ہوا

نگراں اور معلّم کا ملا اس کو خطاب | اب نہ مل سکتے تھے اربابِ عقیدت سے جناب
یہ کرامت تھی کہ اعجازِ شہِ فیض مآب | تھے نظر بند۔ مگر کھول دیے علم کے باب

قول صادق ہے یہ علّامۂ مسعودی کا
معنوی خضر تھا جو آج کے مودودی کا

ایک عالم نے معلّم سے یہ اک دن پوچھا | توبہ توبہ! وہ غلامِ عَلَوی کرتا ہے کیا
یہ سخن سن کے معلّم نے بگڑ کر یہ کہا | میں بھی اور تو بھی ہیں عبد اُس کے وہ سب کا آقا

بخدا مستحقِ بارکُ و سَلِّم وہ ہے
متعلّم ہے یہ ناچیز، معلّم وہ ہے

لوگ سمجھے ہیں کہ میں دیتا ہوں اس کو تعلیم | وہ مجھے دیتا ہے تعلیم۔ مجھے ہے تسلیم
خلق میں جتنے بھی عالم ہیں، جہاں بھی ہیں مقیم | سب سے وہ اَعلَم و علّام ہے۔ اللہ علیم

سے یہ میرے پاس ہے۔ حدیث نازل و منزل و تنزیل کی تفصیل ہے وہ ہے کہ یہ علم میری طرف
قدسی میں خدائے تعالیٰ نے فرمایا مصحفِ پاک کی منہ بولتی تاویل ہے وہ سے ملا ہے۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

منحرف حکمِ خلافت سے ہوا یوں جو عبید | تھے جو صیّاد وہ خود دام میں اپنے ہوئے صید
کوششیں تب ہوئیں خفیہ، یہ بہ صد حیلہ و کید | ختم کر دے انھیں چھلے کے کوئی عمرو کہ زید
رات غفلت کی نہ تھی۔ فکر و نظر کا دن تھا
اب محمدؐ کے مدینے میں یہ ناممکن تھا

گو کہ اخلاصِ عمل جانِ نبیؐ کی تھا سپر | پھر بھی گھیرے تھے امامت کو حسد کے لشکر
سات گزرے خلفا بدلے ہوئے راہ گزر | کام سب کا تھا مگر بغضِ علی ہیر پھیر کر
فلکِ مکر کے وہ سبعۂ سیّارہ تھے
افقِ صدق کا مولائے نقی تارہ تھے

عہدِ مامون میں تھا سر پہ نقی کا سایا | معتصم خانۂ عصمت پہ بلائیں لایا
عہدِ واثق پہ وثوق آپ نے کچھ فرمایا | رفتہ رفتہ متوکّل کا زمانہ آیا
وہ تکبّر میں عزازیل کا ثانی نکلا
روحِ فرعون کی بدمست جوانی نکلا

کینۂ آلِ محمدؐ میں وہ تھا سب سے شدید | اس کا دربار، بہر رنگ تھا دربارِ یزید
دِمیری اور سیوطی نے بھی کی ہے تائید | خامۂ ابنِ کثیر اس کی ہے تائیدِ مزید
رات بھر دخترِ انگور کی زد میں ہوتا
صبح ہوتے، کئی سو دُرّوں کی حد میں ہوتا

تھا اسی دور میں تبلیغِ امامت کا شباب | دینِ حق پر تھے ہزاروں نہیں لاکھوں اصحاب
جُو بہ جُو جم کے برستا تھا امامت کا سحاب | سامنے جس کے خلافت کے سپاہی تھے حباب
غرق ہو جاتا سفینہ جو مقابل آتا
عمر بھر بحرِ تمنا کا نہ ساحل آتا

کی وہ تدبیر کہ امڈا ہوا بادل تو چھٹے | مگر اس مرحلے میں ایک بھی گردن نہ کٹے
وہ لگے ضرب دلوں پر کہ قدم پیچھے ہٹے | حوصلے پست ہوں، اور جرأتِ اخلاق گھٹے
ملتوی کر کے دل و جانِ نقی پر حملہ
کر دیا قبرِ حسین ابنِ علی پر حملہ

دے دیا حکم۔ مٹا دو شہِ دیں کا مدفن | ہل چلا دو لحدِ سبطِ نبیؐ پر فوراً
واں زراعت ہو، جہاں دفن ہے لب تشنہ دہن | قبر پر نہر گذر جائے تو سرسبز ہو بن
ذکر ہو پھر نہ شہادت کا نہ قربانی کا
نام باقی نہ رہے فاطمہ کے جانی کا

غرق ہو آب میں یوں تربتِ ابنِ زہرا | چل سکے پھر کسی زائر کو نہ مدفن کا پتا
پھر بھی آئے جو زیارت کو کوئی اہلِ ولا | اس کا گھر لوٹ لو، ناموس کو کر دو رسوا
کوئی تڑپے کہ مرے، رحم نہ زنہار کرو
کوڑے مارو۔ جو نہ مانے تو گرفتار کرو

کھُد گیا، حکم کی تعمیل میں پیاسے کا مزار | ہل چلے جب تو زمیں کا بھی ہوا سینہ فگار
نہر کو کاٹ کے لائے جو ادھر ظلم شعار | رک گیا قبر کے پاس آتے ہی پانی اک بار
آئی آواز کہ پیاسوں کو بلا لو شبیر
خود فرات آئی ہے اب پیاس بجھا لو شبیر

سب تھے حیران کہ پانی کی یہ فطرت ہے کہاں | پھر نشیبی ہے جگہ، کیوں نہیں ہوتا یہ رواں
روحِ زہرا کی پکاری یہ بہ صد آہ و فغاں | وجہ میں اس کی بتاتی ہوں، سنو اہلِ جہاں
قبر پر نہر کا پانی جو نہیں آتا ہے
یادِ شبیر میں شبیتہ سے شرماتا ہے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کوششیں کر کے تھکے فوجِ خلافت کے شقی | غرق پانی میں وہ تربت کسی صورت نہ ہوئی
زائروں پر بھی لعینوں نے بہت کی سختی | درّے کھاتے رہے، کہتے رہے بڑھ بڑھ کے یہی

"ہٹ کے پیچھے تو نہ ہرگز یہ قدم جائیں گے
مر بھی جائیں تو نہ اس قبر سے ہم جائیں گے"

عشقِ مظلوم میں سرشار تھے شیدائے امام | پشت تھی خون سے تر، جسم بھی زخمی تھا تمام
کسی بی بی کی یہ آتی تھیں صدائیں ہر گام | زائرو! مادرِ شبّیر کا تم پر ہو سلام

آج میں آئی ہوں مجرے کی گزارش کے لیے
کل یونہیں حشر میں آؤں گی سفارش کے لیے

نہ زیارت ہی رکی، اور نہ مٹی قبرِ امام | ہو گیا مکر میں اپنے متوکّل ناکام
رخ کیا اب بہ رہِ راست سوئے شاہِ انام | پے بہ پے دعوت دربار کے بھیجے پیغام

سامرا میں بہ صد اصرار بلا کر چھوڑا
قبر میں بنتِ پیمبرؐ کو رلا کر چھوڑا

بن کے مہمان شقی آئے جو اُمت کے امیر | وہاں ٹھہرائے گئے یہ، جہاں رہتے تھے فقیر
ایک دن بھی نہ ہوا، جب نہ رہے ہوں دلگیر | کر دیا شوم نے آخر انھیں زنداں میں اسیر

غربتِ عترتِ اطہار کی میراث ملی
قید میں عابدِ بیمار کی میراث ملی

ہائے وہ فاطمہ کا لال وہ زندانِ ستم | اشک پینے کو جہاں، کھانے کو ٹکڑے کی قسم
مالکِ جنّت و کوثر کی غذا نعمتِ غم | اس قدر حبس، کہ گھٹ گھٹ کے نکلتا ہے دم

خاک کا فرش تھا اور چرخ کا نمگیرہ تھا
قلبِ شمر ولد القلب سے بھی تیرہ تھا

حکم دربان کو یہ۔ خوب انھیں تڑپائے | اُس کو تنبیہ و سزا ان پہ ترس جو کھائے
اُس کو انعام۔ اذیّت جو بہت پہنچائے | کوئی فرزند بھی ملنے کو نہ آنے پائے

گو کہ عابد کی طرح شکل تھی رسوائی کی
واں حرم ساتھ تھے۔ یاں قید تھی تنہائی کی

ایک دن آپ پہ ظالم نے ستم یہ ڈھایا | دور تک اپنی سواری کے عقب دوڑایا
زخم تلووں میں پڑے صبر مگر فرمایا | ساربانِ حرمِ سبطِ نبی یاد آیا

واپس آئے تو الم ناک بھی بیمار بھی تھے
سنگ ریزے بھی کفِ پا میں تھے اور خار بھی تھے

جانِ احمدؐ سے یونہیں کرتا رہا بولہبی | آتشِ بغض مگر ظلم و ستم سے نہ دبی
قبرِ شبّیر سے پھر شوم نے کی بے ادبی | بال بکھرائے نظر آئے لعینوں کو نبیؐ

رو کے کہتے تھے۔ ہٹو ورنہ سزا دیتا ہوں
ابھی فریاد کی زہرا کو رضا دیتا ہوں

زائروں پر بھی لگائی گئی پھر پابندی | ہاتھ کاٹے گئے، یاد آ گئے عبّاسِ علی
سر قلم ہو گئے، پھر لاش بھی تشہیر ہوئی | بیکسی مسلم ناشاد کی آنکھوں میں پھری

اشقیا ان کے محبّوں کو سزا دیتے تھے
اور نقی نیک ہدایت کی دعا دیتے تھے

ان مصائب میں گرفتار تھے ناگاہ سنا | متوکّل کا لہو بیٹے کے ہاتھوں سے بہا
قید سے چھوٹے، مگر ظلم سے پیچھا نہ چھٹا | جو بھی آیا وہ انہیں کے لہو کا پیاسا

نشترِ غم سے سبھی قلب کو برماتے تھے
ایک سے ایک نیا ظلم شقی ڈھاتے تھے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ظلم سہتے رہے، اشک آنکھوں میں آیا تو پیا | بددعا دل میں مچلتی رہی، ہونٹوں کو سیا
ایک دل سنگ خلیفہ نے مگر قہر کیا | ہائے مظلوم کو پانی نہ دیا، زہر دیا

پاس اس دم کوئی ہمدرد نہ شیدائی تھا
کس مپرسی میں عجب عالمِ تنہائی تھا

عسکری روتے تھے زانو پہ رکھے باپ کا سر | بہرِ امداد برادر تھا نہ کوئی خواہر
کربلا ایسے میں آجاتی تھی جب پیشِ نظر | دل سے آتی تھی یہ آواز۔ وہ جنگل تھا یہ گھر

گود میں فرقِ مطہر ہے یہاں بابا کا
تھا وہاں جلتی ہوئی ریت پہ سر دادا کا

یاں ابھی میں نے پلایا تھا پدر کو پانی | تین دن سے وہاں پیاسا تھا نبیؐ کا جانی
یاں میسّر ہے کفن، دفن میں ہے آسانی | ہائے بے گور و کفن لاش کی واں عریانی

پارۂ دل ہے یہاں، اشک بہانے کے لیے
واں تھا بیمار پسر قید میں جانے کے لیے

ان مناظر کے تصور میں یہ تھے محوِ بکا | ناگہاں بولے یہ گھبرا کے ہمارے مولا
بہرِ تعظیم اٹھاؤ مجھے اے ماہ لقا | خلد سے لائے ہیں تشریف رسولؐ دوسرا

ساتھ زہرا کے شبیہ بدر و حنین آئے ہیں
میرے لینے کو حسن اور حسین آئے ہیں

پھر اٹھا کر سرِ پُر نور پکارے یہ امام | میرے نانا مرے دادا مری دادی کو سلام
کہہ کے یہ گر گئے تکیے پہ جو مولائے انام | عسکری روئے، تڑپنے لگیں ازواجِ کرام

پرسہ دیتا تھا نہ کوئی، نہ گلے ملتا تھا
پنجتن۔ روتے تھے اور عرش خدا ہلتا تھا

فاطمہ کرتی تھیں یہ بین تڑپ کر ہر بار | میرے شبّیر کے پوتے! تری غربت کے نثار
مثلِ شبّر کے جو نیلا ہے تن زار و نزار | وقتِ رحلت تجھے پانی بھی ملا، گل رخسار

کب گھرانا کہیں ایسا کوئی مظلوم ہوا
ساتواں تو مرا پوتا ہے جو مسموم ہوا

بس نسیم اب کہ قیامت سی ہے مجلس میں بپا | سب کے دل نرم ہیں رقت سے یہ ہے وقتِ دعا
عرض کر حق سے کہ اے منبعِ الطاف و عطا | جتنے ہیں مرثیہ گو، سب کو سکوں دے مولا

مدحِ شبّیر کا اعجاز دکھا دے یارب
ہاشمی کب سے ہے بیمار۔ شفا دے یارب

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ضامنِ عظمتِ کردار ہے قرآنِ مبیں | حسنِ اخلاق کا معیار ہے قرآنِ مبیں
علم کا دفترِ اسرار ہے قرآنِ مبیں | گردنِ جہل پہ تلوار ہے قرآنِ مبیں

پھونک دیں کفر کے سینے میں سنانیں اس نے
کاٹ دیں تیغِ فصاحت سے زبانیں اس نے

مصطفیٰؐ جس کے ہیں تابع، یہ نظام اس کا ہے | علم جس کا ابدی، فیضِ دوام اس کا ہے
جس نے بھیجے ہیں پیمبر، یہ پیام اس کا ہے | جو تکلّم کا ہے خالق، یہ کلام اس کا ہے

حافظے سے ہے، نہ حافظ سے، حفاظت اس کی
خود نگہبان ہے ہر وقت مشیّت اس کی

جلوۂ ذات کی تنویر ہے قرآنِ مبیں | پردۂ قدس کی تقریر ہے قرآنِ مبیں
خامۂ غیب کی تحریر ہے قرآنِ مبیں | کُن کے اجمال کی تفسیر ہے قرآنِ مبیں

گفتگو ہے یہ خدا کی، جو پیمبرؐ سے ہوئی
شرحِ صدر، اس کی ہی آیات کے نشتر سے ہوئی

اس کے فقرے ہیں، سب آیاتِ الٰہی کے نشاں | اس کے الفاظ ہیں، جبریلِ معانی کی زباں
اس کے حرفوں میں ہیں تحریف کی ڈھالیں پنہاں | اس کے لفظوں میں وہ نکتے جو خطوطِ عرفاں

یہ وہ کوزہ ہے کہ دریا ہے سمایا جس میں
اک وہ نقطہ بھی ہے قرآں سمٹ آیا جس میں

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

یہ فصاحت میں ہے فرد اور نہ مصرع ہے نہ بیت | جانتے ہیں یہی خوب اس کو جو ہیں اہل البیت
انبیا سب یہی فرماتے ہیں معبود سمیت | اس کی تمہید ہیں، انجیل و زبور و توریت

نہ فقط امتِ احمدؐ کا وظیفہ یہ ہے
کل کتابوں کا جو ناسخ ہے وہ نسخہ یہ ہے

اس میں والعصر کا عصرِ ابدی و ازلی | اس میں الدہر کا ہے دہرِ خفی اور جلی
اس میں النور کی تنویر ہے، علمی عملی | یہ نبأ سے ہے نبیؐ، اور تعالیٰ سے علی

اثر انداز ہے باطن پہ بھی، ظاہر ایسا
حاملِ آیۂ تطہیر ہے، طاہر ایسا

ہے یہی نورِ نبوت کا ظہورِ اعظم | یہی آئینۂ تقدیر، یہی لوح و قلم
اس کے جلووں کی جھلک، سارے علومِ عالم | قلزمِ علم ہے یہ چشمۂ کوثر کی قسم

اس کی ہر موج میں توحید کی گہرائی ہے
قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَد گوہرِ یکتائی ہے

گو کہ رکھتا ہے نہ یہ ہونٹ، نہ تالو نہ زباں | پھر بھی کہتا ہے میں اعجاز ہوں اے اہلِ جہاں
مکتبوں میں کہ مساجد میں تلاوت ہو جہاں | دیکھیے لوگوں کی کیفیتِ باطن کا سماں

پڑھنے والوں کا بلا قصد جو سر ہلتا ہے
لاشعوری میں فصاحت کا مزہ ملتا ہے

یہ مکنونِ مشیت کا یہ تبیانِ مبیں | جو نبیؐ کے ہیں بیاں، ان کا ہے عرفانِ مبیں
وہ ہیں یٰسین مبیں، اور یہ قرآنِ مبیں | فارقِ باطل و حق، اس لیے فرقانِ مبیں

لاکھ مانع تھی خودی، ایک نہ مانی اس نے
دودھ کا دودھ کیا، پانی کا پانی اس نے

فیض جس کا ہے بصیرت، وہ مبصر یہ ہے | حق کی تصویرِ مجازی کا مصور یہ ہے
جو ہے خاموش، وہ منبر کا مقرر یہ ہے | اس کی تفسیر ہے آل اس کا مفسر یہ ہے

حوضِ کوثر پہ ہم آہنگ رسائی ہوئی
لفظ و معنی میں بھلا کیسے جدائی ہوگی

یہ ہے تنزیلِ عمل، قلبِ پیمبرؐ منزل | وہ حقائق کا سمندر، تو یہ اس کا ساحل
والقمر احمدِ مختار، یہ ماہِ کامل | دین کا تن ہیں نبیؐ، سر ہیں علی اور یہ دل

حکمت و موعظتِ حق کا ذخیرہ یہ ہے
دفعِ شر کے لیے خیراتِ کثیرہ یہ ہے

ملک و جن و وحوش و جبل و ارض و سما | کسی مخلوق سے جو بارِ امانت نہ اٹھا
وہ امانت ہے یہی مصحفِ صامت، بخدا | جس کا حامل ہے بشر، اور وہ بشر خیرالوریٰ

یہ امانت جو رسالت کا صحیفہ ٹھہری
اس کی تفسیر امامت کا وظیفہ ٹھہری

جس کی ہر بات ہے اظہارِ حقیقت میں کھری | فلسفہ بول گیا جس کے مقابل میں بری
طاق پر رہ گئی سب دانشِ انسان دھری | حکما کے نظریات بھی ٹھہرے نظری

فلسفی جس سے ہوئے زچ، وہ محقق یہ ہے
ناطقے جس نے کیے بند وہ منطق یہ ہے

ہے یہی ہادیِ کل جس کے مقاماتِ نظر | کبھی مسجد، کبھی منبر، کبھی شمشیرِ دو سر
کبھی خندق کی لڑائی، کبھی جنگِ خیبر | کبھی ارشادِ پیمبرؐ، کبھی قولِ حیدرؑ

سیرتِ احمدؐ مختار ہے تفسیر اس کی
خطبۂ حیدرِ کرار ہے تقریر اس کی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

وہ نمازیں ہوں کہ روزے کہ زکات و خیرات | کعبۃ اللہ کا حج ہو کہ وقوفِ عرفات
خمس ہو یا کہ جہادِ رہِ خالق میں ثبات | جود، ایثار، وفا، صبر، ریاضت، طاعات

ذہن میں زہدِ ائمہ کی جو تصویریں ہیں
حسبِ حالات یہ قرآن کی تفسیریں ہیں

ہیبت و دبدبۂ شیرِ خدا بھی تفسیر | اور صلحِ حسنِ سبز قبا بھی تفسیر
مقتل و معرکۂ کرب و بلا بھی تفسیر | عمل و عزمِ شہیدانِ وفا بھی تفسیر

تیر کھا کر علی اصغر کا تبسم کیسا تھا
وہ بھی قرآن کی تفسیر کا اک جلوہ تھا

دس اماموں کا علی سے تھا نقی تک یہ چلن | وقفِ تفسیر زبانیں رہیں علماً عملاً
عسکری آئے، تو بدلا تھا تقاضائے زمن | اگلی منزل میں تھا غیبت کے سبب قطعِ سخن

فکر یہ تھی کہ نہاں جب مرا نائب ہوگا
دورِ تفسیرِ زبانی کا بھی غائب ہوگا

وقت و حالات و ظرائف نے یہ دی بڑھ کے ندا | بات کہنے کی جو ہے، اب اسے لکھ دیں مولا
جمع تھے ذہن میں، مصحف کے مطالب یکجا | کارِ قرطاس و قلم سے کوئی مانع بھی نہ تھا

خامۂ پاک سے قرآن کی تفسیر لکھی
خوابِ اسلام کی منہ بولتی تعبیر لکھی

اے زہے عسکریِ نیک دل و نیک صفات | تیری تفسیر ہے یا اہلِ تولا کی حیات
وہ حقائق کا ثبوت اور وہ مقاصد کا ثبات | لوحِ نقاشِ ازل نقشِ گرِ راہِ نجات

فکرِ محکم وہ ابد تا ز ازل گیر تری
رائے ذاتی نہیں۔ الہام ہے تفسیر تری

تو کہ ہے محرمِ اسرارِ کتابِ داور | تیرا سینہ ہے، رموزِ ازلی کا مظہر
جس میں ہیں وحی کے اسرارِ خفی پیشِ نظر | یہی تفسیر ہے، عرفان کا پہلا دفتر

فیض پاتے ہیں بصیرت سے مبصر سارے
تیرے شاگرد ہیں قرآں کے مفسر سارے

مدحتِ عسکریِ پاک سے ذیشاں ہوں میں | گیارھویں ہادیِ برحق کا ثنا خواں ہوں میں
ان کی تفسیر سے جو ناظرِ قرآں ہوں میں | سربسر علم کے جلووں سے چراغاں ہوں میں

جاہلیت کے مرض کی یہ ثنا شافی ہے
ان کے فرزند کے عرفاں کی سند کافی ہے

جن کی مسند، سندِ حق ہے وہ مسند یہ ہیں | عسکری بن علی بن محمد یہ ہیں
گو کہ حیدر نہیں زمانے میں نہ احمد یہ ہیں | علم کی عالمِ ظاہر میں مگر حد یہ ہیں

ان کے وارث کا بتائے گا پتا عالمِ غیب
غیب کا علم ہے وہ۔ اور خدا عالمِ غیب

علم ہے آئنہ جس کا، وہ سکندر یہ ہیں | جس کا جد سرورِ رسالت کا، وہ سرور یہ ہیں
جس کی ہر موج طہارت ہے، وہ کوثر یہ ہیں | حاشیہ جس کا ہے قرآن، وہ دفتر یہ ہیں

ایسے مصحف کبھی ہوں گے، نہ زمانے میں ہوئے
ویسے ہیں جیسے بھی ان کے گھرانے میں ہوئے

جد وہ ہیں جن پہ ہے آیاتِ الٰہی کا نزول | اسد اللہ جو دادا ہیں، تو دادی ہیں بتول
ہیں انھیں، صلِ علیٰ امرِ مشیت سے حصول | دولتِ دینِ خدا، تاجِ علی، تختِ رسول

ضو فشاں مہر بھی ہیں، ماہ بھی ہیں
فقر پر فخر بھی ہے۔ دیں کے شہنشاہ بھی ہیں

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جیسے یہ تھے، نہیں اب خلق میں انساں ویسے | جس کی تشبیہ نہ ہو کچھ، وہ بیاں ہو کیسے
ابنِ آدم تو ہیں لیکن نہ ہمارے ایسے | لاکھ بکھرے ہوئے تاروں میں ہے اک سورج جیسے

گرد اس کے جو شب و روز پھرا کرتے ہیں
ایک ہی نور سے سب کسبِ ضیا کرتے ہیں

صاحبِ وحی ہیں جد، وحی کا یہ ہیں مضمون | صاف دل ان کا ہے اک آئینۂ کُن فیکون
تن میں جو نفسِ نبیؐ کے تھا، رگوں میں ہے وہ خون | خود ہیں قرآن میں زباں ہیں حدیثِ خاتون

منسلک ان سے ہو زنجیر نہ کیوں وحدت کی
تیرھویں ہیں یہ کڑی سلسلۂ عصمت کی

وہ منافق جو دلوں میں نہیں رکھتے ہیں خلوص | ہو خجل جن کی دورنگی سے، مریضِ مبروص
بغضِ اولادِ نبیؐ، جن کی ادا ہے مخصوص | لکھ گئے رو میں انھیں وہ بھی امامِ منصوص

ہے گرہ دل میں، مگر عقدہ کشائی کے گواہ
مدعی بھی ہیں فضیلت میں صفائی کے گواہ

عسکری ایسے کہ لشکر میں بہ تائیدِ قدیر | علم و حلم و کرم و جود کی افواجِ کثیر
رہنما۔ ان کے ہی قدموں کی لکیروں کے فقیر | یہ امیر ابنِ امیر، ابنِ امیر، ابنِ امیر

سائلو آؤ یہ پوتے اسد اللہ کے ہیں
یدِ بیضا کی قسم ہاتھ ید اللہ کے ہیں

وہی عادات، وہی نفس، وہی قلب و ضمیر | وحی کی لوحِ جبیں، امرِ خدا کی تقدیر
بات جو منہ سے نکل جائے وہ پتھر کی لکیر | عمر میں طفل۔ ارادے میں جواں، علم میں پیر

خضر کی عمر ہے کتنی کوئی گن کے دیکھے
چھ ہزار ان کے برس، چھ برس ان کے دیکھے

اک دن استادہ سرِ راہ تھا یہ رشکِ قمر | کھیلتے تھے وہیں کچھ طفل بھی، محرومِ نظر
سن میں، قامت میں، سب اس چاند کے ہمسر تھے مگر | جہل کی وہ تھے شبِ تار، یہ دانش کی سحر

کھیل میں طفل کوئی ہنس کے جو خوش ہوتا تھا
شبنمِ صبح کے مانند یہ گل، روتا تھا

پھرتے پھرتے وہیں آ نکلے کہیں سے بہلول | دوڑے دیوانہ سمجھ کر انھیں اطفال کے غول
تالیاں پیٹ کے کرنے لگے بچے جو ٹھٹھول | غیظ آیا انھیں، جلدے میں پڑا علم کے جھول

آنکھیں تصویر دکھانے لگیں انگاروں کی
بھاگ گئے اطفال، کہ سب نسل تھے فراروں کی

طفلِ گریاں سے کہا مڑ کے یہ بہلول نے اب | اے مہِ برجِ متانت! ترے رونے کا سبب
میں تجھے کھیل کا ساماں ابھی لا دیتا ہوں سب | بولا وہ۔ لہو و لعب، حق کا غضب، بندۂ رب

تیرہ بختی میں کروں کسبِ سعادت کی جگہ
کھیل کی جا ہے یہ دنیا کہ عبادت کی جگہ

طفلِ معصوم کے لبہائے گلابی کے ورق | ہو گئے غنچۂ سربستہ جو دے کر یہ سبق
بولے بہلولِ خجل۔ پونچھ کے ماتھے کا عرق | کس نے ڈالا ترے کانوں میں یہ آویزۂ حق

آپ بولے یہ سبق میں نے جو دہرایا ہے
کیا یہ قرآن کی آیت میں نہیں آیا ہے

پارہ اٹھارواں دیکھ اور چھٹا اس کا رکوع | پڑھ وہ آیت، بہ تفکر، بہ تاثر، بہ خضوع
بعدِ ہمزہ، فحسبتم سے ہوئی ہے جو شروع | جس میں یہ کہتی ہوئی صبحِ ہدایت ہے طلوع

تم نے خلقت کو اگر لہو و لعب جانا ہے
کیا پلٹ کر مری محفل میں نہیں آنا ہے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

طفلِ شش سالہ نے برسائے جو دانش کے یہ پھول | دنگ تھا سونگھ کے بوباس، یہ شیدائے رسولؐ
عرض کی۔ اے گلِ رنگینِ گلستانِ اصول | کیا ہوا تھا تمھیں کیوں روئے تھے تم ہو کے ملول
ہے عبث فکر، کوئی وجہِ تفکّر ہی نہیں
تم تو معصوم ہو عصیاں کا تصوّر ہی نہیں

سن کے بولا وہ گل اندام بہ چشمِ گریاں | میں نے ان آنکھوں سے دیکھا ہے کہ اکثر اماں
موٹی لکڑی کبھی رکھ دیتی ہیں چولھے میں جہاں | پھونکتے پھونکتے بھر جاتا ہے آنکھوں میں دھواں
لکڑیاں چھوٹی جو دو چار لگا دیتی ہیں
وہ بڑی لکڑیوں کو دم میں جلا دیتی ہیں

دیکھ کر کھیل یہاں مجکو ہے وسواس یہی | جب وہاں نارِ سقر حشر میں روشن ہوگی
پتلیاں ہیں انھیں پھولوں کی جو دبلی پتلی | قیس کی پسلیوں سے، انگلیوں سے لیلیٰ کی
یہ سہارا نہ بنیں، آگ لگانے کے لیے
قامتیں ہیں جو طویل، ان کو جلانے کے لیے

سن کے یہ، رہ گئیں بہلول کی آنکھیں کھل کر | عرض کی۔ اے مہِ اوجِ شرفِ فکر و نظر
چشمِ بد دور! یہ سِن اور یہ معارف کے گہر! | کس گھرانے سے ہو تم، کون تمھارے ہیں پدر
آپ بولے مرے بابا کو علی کہتے ہیں
جد وہ ہیں جن کو پیمبرؐ بھی ولی کہتے ہیں

سن کے بہلول نے یہ، چوم لیے بڑھ کے قدم | "تم حسن ابنِ علی ہو"، یہ پکارے پیہم
پھر ترنگ آئی چلے بھرتے ہوئے آل کا دم | مرحبا، صلِّ علیٰ، کہتے ہوئے دم ہمہ دم
واقعہ درج کیا ہے یہ بڑے شکّی نے
کلکِ تصدیق سے "ابنِ حجرِ مکّی" نے

۱؎ یہاں اپنے معنی میں ہے اور مصرع ۳ میں جزوِ محاورہ لہٰذا ایطا نہیں۔

قول ان کا ہے سند، کیونکہ نہیں ہے جامی | یہ تو وہ ہیں جو کھرے میں بھی نکالیں خامی
اس کتاب اور بھی پڑھ لیجے "شواہد" نامی | جس میں ہیں جامِ ولاپی کے ثنا خواں جامی
مدح اپنے جو کریں، کہتے ہو دیوانے ہیں
یہ تو اپنے نہیں، مانے ہوئے بیگانے ہیں

جامۂ مدح میں جامی نے یہ ٹانکے ہیں گہر | "مستعین[1]، آلِ محمدؐ سے جو پھیرے تھا نظر
قتل پر عسکریِ پاک کے باندھے تھا کمر | دل پسند اس کا تھا اک اسپ، کہ کھینچا تھا مگر[2]
مختلف ظاہر و باطن تھے منافق کی طرح
بس سے انسان کے باہر، دلِ عاشق کی طرح

ٹاپ ایسی کہ خجل توپ کے گولے کی دھمک | سرکشی وہ کہ فرشتے کو ہو شیطان کا شک
روشنی سے جو بھڑک تھی، تو اندھیرے سے جھجک | ڈر کے فرار ہو، مارے جو ہوا کو پشتک[3]
کردے مالک کو بھی پامال، یہ تیاری تھی
اسپ کے بھیس میں وہ شمر کی عیاری تھی

منھ کی وہ کھائے، جو دے باگ دہن کے اندر | جو کسے زین، اسے کس کے یہ مارے ٹھوکر
لات سے بات ہو جو ہاتھ رکھے پٹھے پر | پشت کے بل وہ گرے بیٹھے جو بالائے کمر
یہ الف ہو کے شتابہ جو الف سے ہو جائے
ورقِ خاک پہ اسوار وہیں سب ہو جائے

اک نمکخوارِ خلافت نے خلیفہ سے کہا | عسکری کو ابھی اس گھوڑے پہ بلوا کے بٹھا
یہ جو تابع ہو تو پھر شوق ہو تیرا پورا | گر کچل ڈالے پٹخ کر تو سکوں تجھ کو ملا
تھا نہ واقف کہ وہ ہاریں گے کسی طور نہیں
وارثِ صاحبِ دلدل ہیں، کوئی اور نہیں

۱؎ بنی عباس میں سے ایک خلیفہ کا نام ۲؎ بدلگام جو سواری کو دولتیاں مار کر گرا دے ۳؎ دولتی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اس طرف تو یہ عزازیل نے شوشہ چھوڑا
عسکری سے ادھر الہام نے رشتہ جوڑا
کس کے جبریل امیں نصرتِ حق کا گھوڑا
لائے منکر کے لیے قہرِ خدا کا کوڑا

طلبی آئی خلیفہ کی، شہِ پاک چلے
وحی و اعجاز بہ کف سرورِ لولاک چلے

احمدؐ و حیدر و زہرا کی کرامت، ہمراہ
حسنینِ شہِ بطحا کی سیادت ہمراہ
عابد و باقر و جعفر کی جلالت، ہمراہ
کاظم و شاہِ خراساں کی روایت ہمراہ

بڑھ کے تقوے نے صدا دی کہ تقی آتے ہیں
شانِ رفتار پکاری کہ نقی آتے ہیں

صولت و شوکت و حلم و کرم و جود، لیے
ہر قدم، زیرِ قدم، منزلِ مقصود لیے
کن کے اسرار لیے، ہست لیے، بود لیے
سطوتِ عبد لیے، جلوۂ معبود لیے

فرق پر سایہ فگن رحمتِ باری آئی
دھوم سے ہادیِ دوراں کی سواری آئی

لوگ اِضطِبَل میں جو بہرِ تماشا تھے ڈٹے
اُن کا غوغا ہوا کم، قلب ہلے۔ زور گھٹے
آگیا راہ نما۔ راہ سے رہوار ہٹے
جانور جھک گئے تعظیم کو۔ حُسّاد کٹے

فرسِ شہ اسی گھوڑے کے قریں رکنے لگا
وہ ہوا رام، کہ تسلیم کو سر جھکنے لگا

اترے رہوار سے مولا۔ اسی رہوار کے پاس
باگ دی۔ زین کسا۔ بے خطر و بے وسواس
لوگ دیکھا کیے حضرت میں بہ صد خوف و ہراس
حشمِ شیرِ خدا، رعبِ جنابِ عباس

راکبِ دوشِ نبی زینتِ رہوار ہوے
یال پر ہاتھ رکھا، پشت پر اسوار ہوے

چھوڑ دی باگ جو حضرت نے تو، رہوار چلا
رہ گئی پیچھے ہوا۔ صورتِ طیار چلا
عرق آیا۔ صفتِ ابرِ گہر بار چلا
پار کی حدِّ نظر۔ نور کی رفتار چلا

نہ زمیں پر، نہ فضا میں، نہ سما میں ٹھہرا
عملِ خیر جو تھا، علمِ خدا میں ٹھہرا

مرضیِ شہ پہ چلا شرع کی راہوں میں پھرا
ملکِ اعجاز و کرامت کی پناہوں میں پھرا
نہ فقیروں کے شبستاں میں، نہ شاہوں میں پھرا
ہم نے دیکھا بھی نہیں اور نگاہوں میں پھرا

سیر کے نقطۂ اول پہ بالآخر آیا
سب جہاں جمع تھے، ہر پھر کے وہیں پھر آیا

امتحاں گاہ میں آکر جو وہ رہوار رکا
شورِ تکبیرِ فلک گیر سے گونجی وہ فضا
پشت سے مالکِ رفرف کا خوزادہ اترا
اب خلیفہ کا جو سائیس بڑھا، حشر ہوا

دم میں گھوڑے نے برا حال کیا لاتوں سے
بھوت لاتوں کے کہیں مانتے ہیں باتوں سے

مچ گیا شور۔ کہ اے امتِ دنیا پرور!
ہوسِ ہمسریِ عترتِ اطہار نہ کر
بد لگامی کو جو چھوڑا تھا فرس نے دم بھر
یہ امامت کی کرامت تھی، ولایت کا اثر

خود فضا نے یہ سخن اپنے طبق پر لکھے
جب تو جامی ''سے مورخ نے ورق پر لکھے

ایسے ایسے بہت اعجاز دکھاتے تھے حسن
معترف پھر بھی نہ ہوتے تھے علی کے دشمن
فکرِ مسلم کو ہے دعوت یہ ''صواعق'' کا سخن
قحط اک بار پڑا دشت و چمن بن گئے بن

شاہدِ ردِ خلافت تھی زمیں صحرا کی
منتشر جبکہ نمازیں ہوئیں استسقا کی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سرپٹکنے سے خلیفہ کے نہ جب کام چلا | عمل قومِ نصاریٰ کے بڑھے بہرِ دعا
ہاتھ راہب کے اٹھے جھوم کے بادل اٹھا | ایک جل تھل ہوے اس زور سے پانی برسا

کاتبِ وقت، لیے خامۂ تاریخ اٹھے
ہم ہیں عیسائی مسلمان یہ سب چیخ اٹھے

دیکھتے دیکھتے اسلام کا وہ شہرِ حسیں | بن گیا قومِ نصاریٰ کا ریاضِ رنگیں
وارثِ شرعِ مبیں کو جو یہ خبریں پہنچیں | غیرتِ حق کا عصا لے کے اٹھے قبلۂ دیں

تھا یہ مقصود کہ اس کفر کا بازو توڑیں
معجزے، راہبِ مکّار کا جادو توڑیں

سوے صحرا ہوے کرتے ہوے چیلنج رواں | آئیں میداں میں پھر اک بار نصاریٰ ہیں کہاں
وہ بھی حاضر ہوں جو کل تک تھے مسلمان یہاں | شورِ ناقوس دبا دے گی وہ ہم دیں گے اذاں

دشتِ تحقیق میں سب مکر کا لاشا دیکھیں
امتحانِ حق و باطل کا تماشا دیکھیں

تھی تحدّی یہ امامت کی تو پہنچی تا دور | جس طرح حجتِ آخر کی صدا وقتِ ظہور
جمع سب چشم زدن میں ہوے مولا کے حضور | بولے راہب سے۔ اِدھر آؤ بڑے ہو جو غیور

کل جو اونچا ہوا تھا ابلیس کا پانی سر سے
پھر کرو آج دعا، پھر وہی پانی برسے

سن کے وہ ہاتھ اٹھانے جو لگا بہرِ دعا | شہ نے ہاتھوں کو بہ اندازِ امامت دیکھا
ہاتھ تھرا گئے جب تیرِ نظر یاں سے چلا | ہاتھ اٹھا تو سہی، ہاتھ میں جو کچھ تھا گرا

ہوش اڑے، گھوم گیا سر کہ بس اب بات گئی
اڑ گئے ہاتھوں کے طوطے۔ وہ کرامات گئی

وہ ابھی سوچ رہے رہا تھا کہ یہ شے جلد اٹھا | دستِ الہام میں لے کر اسے مولا نے کہا
استخواں تھا وہ پرانا کسی پیغمبر کا | جس کے صدقے میں دعا ہوتی تھی مقبولِ خدا

گو کہ آج اس نے یہ راہب کا شرف پایا تھا
تھا کفن چور، کسی قبر سے لے آیا تھا

اب دعا کیسی کہ خود بھی وہ ہوا نامقبول | استخواں گاڑ کے مٹی میں اٹھے جانِ رسولؐ
منتظر اِن کی دعا تھا، اُدھر بابِ قبول | ہونٹ ہلتے ہی ہوا چرخ سے باراں کا نزول

دستِ فیاضِ یداللہ کی صورت برسا
نہ سوا اور نہ کم، حسبِ ضرورت برسا

دل سے سب مان گئے یہ کہ یہ تائیدِ صمد | ہر بلا ٹلتی ہے مانگو جو ائمّہ سے مدد
مکرِ راہب سے وہ مُسلم جو ہوے تھے مرتد | کر کے توبہ وہ پکارے کہ "ھو اللہ احد"

گر حسن دین کا اُس دن نہ سہارا ہوتے
آج لاکھوں جو مسلماں ہیں، نصارا ہوتے

یہ صلاتیں یہ صیام اور یہ زکات و خیرات | یہ اذانوں کی فلک بوس صدائیں دن رات
یہ بخاری کی روایات یہ کافی کے نکات | اِن کی ہے وجہِ بقا، عسکریِ پاک کی ذات

یہ نہ ہوتے تو سب انجیل کے قاری ہوتے
حاجی صاحب بھی کلیسا کے پجاری ہوتے

شمعِ ایوانِ شریعت ہیں، یہ زہرا کے قمر | پھر بھی جلتے ہی رہے ان سے سدا بانیِ شر
ہر زمانے میں ستایا اِنھیں موقع پا کر | ہائے وہ قیدِ ستم وہ حسنِ خستہ جگر

بھوک میں پیاس میں پانی نہ غذا پاتے تھے
فاقہ کش اشک جو پیتے تھے تو غم کھاتے تھے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

معتمد کا تھا زمانہ کہ ہوا ظلم یہ آہ
دے دیا زہر شقی نے انھیں، بے جرم و گناہ
چند لمحے بھی نہ گزرے کہ تڑپنے لگے شاہ
آئی زہرا کی یہ آواز کہ انا للّٰہ

جاں بلب ہے مرا فرزند دوہائی بابا
مر کے اب قید سے کیا ہوگی رہائی بابا

کسی پہلو مرے بچے کو نہیں ہے آرام
کروٹیں لیتا ہے بستر پہ تڑپ کر گلفام
آ کے بالینِ حسن پھر یہ کیا رو کے کلام
رونے والے مرے شبیر کے تجھ پر ہو سلام

نزع کا وقت ہے اور عالمِ تنہائی ہے
سر ترا گود میں لینے کو بتول آئی ہے

کرب میں نام جو شبیر کا دادی سے سنا
کربلا پھر گئی نظروں میں، بہ صد کرب و بلا
ہاتھ ماتم کو اٹھے، بھول گئے غم اپنا
لب پہ نوحہ تھا کہ دادا مرے مذبوحِ قفا

بیکس و مضطر و ناچار حسین ابنِ علی
علی اکبر کے عزادار حسین ابنِ علی

ہائے حضرت نے نہ کس کس کو سسکتے دیکھا
نعشِ عباس کو دریا پہ پھڑکتے دیکھا
پیاس سے اصغرِ بے شیر کو تکتے دیکھا
پیاس سے بالی سکینہ کو بلکتے دیکھا

پڑھ کے یہ نوحۂ غم، غم کو بٹاتے بھی رہے
خود بھی روتے رہے، دادی کو رلاتے بھی رہے

قیدِ زنداں کے مصائب کی نہ حد تھی نہ شمار
بندشِ آب و غذا، اور تنِ زار و نزار
روز پڑھتے تھے تیمم سے نمازیں ناچار
اشقیا، پینے کو دیتے تھے نہ پانی زنہار

اینٹھ جاتی تھی زباں، ہونٹ بھی پپڑاتے تھے
تشنگی کو جو کئی روز گزر جاتے تھے

کربلا دیکھ تو جا آن کے یہ خشک گلا
پانچ دن گزرے کہ اس پیاسے کو پانی نہ ملا
رو کے فرماتے، یہاں ہوتے جو شاہِ شہدا
اس دہن میں تو ہیں کانٹے علی اکبر کے سوا

جاں بلب پیاس کی شدت سے جو یہ ہوتے تھے
یاد کر کے علی اصغر کی عطش روتے تھے

گھر میں اپنے تھے نظر بند جو مولائے انام
دو ہی مونس تھے یہاں ایک کنیز ایک غلام
اک نگاہوں سے نہاں پانچ برس کا گلفام
اس کو لپٹائے ہوئے سینے سے کہتے تھے امام

تم کو گھر بار تمھیں عقدہ کشا کو سونپا
باپ رخصت ہے مرے لال خدا کو سونپا

آج ہے آٹھویں تاریخ ربیع الاول
غرقِ اشکِ غمِ شبیر ہیں آنکھوں کے کنول
میرے مرنے سے پڑے ماتمِ شہ میں نہ خلل
ہو جو غیبت بھی، تو جاری رہے یہ طرزِ عمل

جانِ زہرا کے لیے اشک بہانا بیٹا
ہر جگہ مجلسِ شبیر میں جانا بیٹا

ناگہاں پیاس لگی پینے کو پانی مانگا
دوڑ کر آبِ خنک لائی کنیزِ مولا
جام کو دیکھ کے یاد آ جو گیا خشک گلا
ہائے شبیر کہا اور وہیں دم توڑا

گر گئے تکیے پہ تیورا کے بس اک بار حسن
چل بسے پیاسے ہی، پیاسے کے عزادار حسن

دوستو حسبِ تمنائے امامِ کونین
مجلسِ غم میں ہیں ہدی بھی، ہمارے مابین
دل سے آتی ہے یہ آواز بہ صد شیون و شین
السلام اے شہِ دیں منتقمِ خونِ حسین

اشکِ غم نذرِ امامِ دوسرا کرتا ہوں
تعزیت آپ کے بابا کی ادا کرتا ہوں

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

حاضرِ مجلسِ ماتم ہیں جو شیدائے امام | عرض کرتے ہیں یہ سب بھی شہِؑ والا کو سلام
ہائے کن لفظوں میں دیں آپ کو پرسا یہ غلام | ہے بھرے گھر کی عزا پھر ستم کوفہ و شام

قاسم و اکبر و اصغر کے لیے رونا ہے
ایک دو کیا کہ بہتّر کے لیے رونا ہے

روک لے خامۂ گریاں کو نسیمِ دلگیر | کر دعا بارگہِ حق میں کہ اے ربِ قدیر
میں نے جو سندھی وارد میں لکھی ہے تفسیر | تیری توفیق سے ہو جلد وہ تکمیل پذیر

اب تجھے عسکریِ طیّب و طاہر کی قسم
آلِ امجاد کے اس پہلے مفسّر کی قسم

---

(۱)

کس کی آمد انقلابِ نو بہ نو لانے کو ہے | کس کی ہیبت سنسنی دنیا میں پھیلانے کو ہے
چپ بھی ہے قرآن، "جاء الحق" بھی فرمانے کو ہے | بڑھ رہی ہے دل کی دھڑکن۔ اب کوئی آنے کو ہے

میکدہ اجڑا ہوا آباد کرتا ہے کوئی
ہچکیاں لیتا ہے مینا۔ یاد کرتا ہے کوئی

للہ الحمد! آج ہے پھر بادہ خواروں کا جماؤ | شربتِ دیدار سے مٹنے کو ہیں فرقت کے گھاؤ
کہہ رہا ہے دم بہ دم، دو جہاں کا جل جلاؤ | کوثریِ رندو! ولا کی لہریں موجیں اڑاؤ

گردشِ گردوں کا کوئی غم نہیں۔ پیہم پیو
دم کرو نادِ علی ہر گھونٹ پر ہر دم پیو

ساقیا یہ بادہ نوشانِ خُمِ غدیر | سب گدا۔ اور تیرے فیضِ خاص سے دل کے امیر
تیری ڈیوڑھی پر مرید، اور ہر جگہ پیروں کے پیر | یہ بھکاری، تیرے ہاتھوں کی لکیروں کے فقیر

خیر ہو پیمانے کی تیرے، سبو کی۔ جام کی
بھیک مل جائے انہیں، ہدیِ دیں کے نام کی

نام لیوا ہیں ترے اے ساقیِ عالی نژاد | جن کے عصیاں کو بھی ہے ذوقِ ولا پر اعتماد
سب سبق بھولے، مگر آدابِ میخانہ ہیں یاد | مر چکیں روحیں، مگر زندہ ہیں دل، پایندہ باد

پشت پر دستِ خدا ہے جس سے بالادست ہیں
بادفا ایسے۔ تجھے دیکھا نہیں اور مست ہیں

سلام ۲۲ مقامات پر پورے مرثیے میں اس طرح نمبر ڈالے گئے ہیں ان کا حاشیہ مرثیہ ختم ہونے پر درج ہے۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

یہ گدایانہ طبیعت، رندِ شاہانہ مزاج | آستانے پر ترے بیٹھے ہیں دھرنا دے کے آج
خاک ہے ان کی نگاہوں میں دو عالم کا خراج | جام مل جائے تو پھر ٹھوکر پہ سارے تخت و تاج

ان کی جانیں تک مودّت کی لگن میں صرف ہیں
یہ علی سے رکھتے ہیں نسبت وہ عالی ظرف ہیں

پھر انھیں ساقی! وہی صہبا پلا حسبِ مذاق | خلد میں گلرنگ ہیں جس سے نبیوں کے رواق
جس کی ہے بے حرمتی اتنی دلِ فطرت پہ شاق | نوح کا بیٹا بھی منکر ہو تو ہو جاتا ہے عاق

آیتوں کے جام ہیں کیوں ہوں رسولوں پر گراں
رنگ پھولوں کا نہیں ہوتا ہے پھولوں پر گراں

حرمتِ صہبا سناتا ہے جو زاہد خاک ہیں | دور اب اس کا ہے لازم گردشِ افلاک میں
کیوں یہ مے واجب نہ ہو دینِ شہِ لولاک میں | جا بجا ذکرِ مودّت ہے کتابِ پاک میں

ہے برابر وزن، میزانِ نظر میں تولیے
آتی ہے اس مے کی خوشبو جب بھی قرآں کھولیے

(۲) جو زمیں پر اک عطائے آسمانی ہے وہ مے | جس کا میخانہ مری قرآں خوانی ہے وہ مے
جس کے آگے حوضِ کوثر پانی پانی ہے وہ مے | جو زلیخائے شریعت کی جوانی ہے وہ مے

منھ کھلا مینا کا۔ جنت کی ہوا آنے لگی
قہقہے کے بدلے حق حق کی صدا آنے لگی

(۳) زاہدو! تم بھی پیو، جو روحِ کوثر ہے وہ مے | جس سے دامن انبیائے پاک کا تر ہے وہ مے
جس کی بوتل نصرت کا سب کی مضطر ہے وہ مے | جو مرے قرآں کے پھولوں کا مقطّر ہے وہ مے

کوئی شے ایسی لطیف اسلام کی حد میں نہیں
جو نہیں مے نوش وہ دینِ محمدؐ میں نہیں

اب تو جی بھر کر پیو، چھک کر پیو۔ ڈٹ کر پیو | بادہ نوشانِ ریائی سے مگر ہٹ کر پیو
بانٹ کر سب کو پیو لیکن نہ خود بٹ کر پیو | ہوں خراباتی جو رند، ان سے ذرا کٹ کر پیو

اس دوئی میں بھی ہیں تیور، کفر کی تمہید کے
دائرے میں پہلے آنا چاہیے توحید کے

نام پر اُس کے پیو، جو ہے امامِ منتظَر | گر نظر آجائے، تو دیکھا کریں اہلِ نظر
جس کے پردے سے اُلوہیت کی شانیں جلوہ گر | غیب میں ہے کبریا، غیبت میں یہ رشکِ قمر

عام ہے اب اذنِ جلوہ مطلعُ الانوار کو
کہہ دے موسیٰ سے کوئی۔ آجائیے دیدار کو

عقل و فہم و دانش و بینش، شعور و لاشعور | باد و باراں و سحاب و آب و خاک و نار و نور
ظاہر و باطن کی دنیا۔ عالمِ غیب و حضور | سب ظہور اجس کا ہے اُس کے ہیں آثارِ ظہور

ہر بدی نیکی ہے اب پیدا یہ صورت ہوگئی
قتل و خونریزی سے تمہیدِ قیامت ہوگئی

بھر گئے غدّاری و غارتگری سے چار دانگ | ظلم کی شورش میں ہر جانب، عدالت کی ہے مانگ
کعبۂ رب سے اذاں کی اٹھنے ہی والی ہے بانگ | ان کے چہرے فق ہیں جو بھرتے تھے ملّائی کا سوانگ

غفلتیں، سرمستیاں، نیندیں بس اب جانے کو ہیں
جاگ اٹھی دنیا تمام، اصحابِ کہف آنے کو ہیں

(۴) زلزلے۔ طوفاں، حوادث۔ رشوتیں۔ دھوکے غرور | بادہ نوشی۔ حق فروشی۔ کذب۔ تہمت۔ مکر و زور
والی و قاضی و مفتی، بے خبر۔ نشے میں چور | شاہدِ غیبت کی ہیں ساری علاماتِ ظہور

ظلم ہے اور ظلم سے بڑھ کر یہ استبداد ہے
خواب گونگے کا ہر اک مظلوم کی فریاد ہے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

(۴) حکمراں اکثر ہیں فاسق، شر کے سانچے کے ڈھلے | اور وزیر اُن کے ہیں کاذب، عیش و عشرت کے پلے
لے کے نذرانے، عدالت کر رہی ہے فیصلے | جیسے مولی اور گاجر کٹ رہے ہیں یوں گلے
ناگہانی موت ارزاں، زندگانی ہے گراں
خون ہے پانی کے مول اس وقت، پانی ہے گراں

(۵) وہ بنائے جاتے ہیں عامل، جو احمق اور سفیہ | وہ ہیں نا قابل، نکالیں حکم باطل ہیں جو فقیہ
جا بجا ہر دم نظر آتے ہیں یہ منظر، کریہ | زن مشابہ مرد سے اور مرد عورت کی شبیہ
کر رہی ہیں انجمن سازی زنانِ زندہ دل
لے گئیں مردوں سے بھی بازی زنانِ زندہ دل

(7) بن رہی ہیں اونچی اونچی منزلیں، گردوں طواف | پست سے ہے پست سیرت جس پہ دولت کا غلاف
شورشیں، ہلڑ، بغاوت، ہر حکومت کے خلاف | فتنہ پرور عالمانِ دین کا باہم اختلاف
لڑنے مرنے کو ہمیشہ سورما تیار ہیں
مصلحِ عالَم کی آمد کے یہ سب آثار ہیں

اہلِ باطل اُس طرف، تولے ہوئے ہیں تیغِ کیں | اِس طرف ہے منتشر، شیرازۂ حبل المتیں
روز و شب آپس میں ہیں دست و گریباں اہلِ دیں | ہے شکم حلووں سے پُر، باتیں ہیں تلخی آفریں
کب بھلا یہ خانہ جنگی کام ہے اسلام کا
مسئلے ہیں سب سیاسی، نام ہے اسلام کا

پارہ پارہ ہو گئے اجزائے قومِ بدنصیب | وہ مرض کرتے ہیں اب پیدا جو پہلے تھے طبیب
کچھ کی کچھ کہنے لگے آ کر سرِ منبر خطیب | صبحِ "حتیٰ مطلعِ الفجر" آ گئی بالکل قریب
تیغِ حیدر میاں میں جوہر کے سلجھاتی ہے بل
بل نکالے موذیوں کے اس لیے کھاتی ہے بل

سہ جو اس وقت امام غائب کے پاس ہے۔

(8) یہ وہی تلوار ہے خیبر شکن، مرحب شکار | بے مثال و بے بدل، لا سیف الا ذوالفقار
تند و تیز و شعلہ ریز و برق خیز و آبدار | زن سے جب آ کر بزن بولے قضا ہو بیقرار
دامنِ فیاض میں زخموں کی ارزانی لیے
صورتِ عباس غازی، دوش پر پانی لیے

وہ بناوٹ ہے حسیں، جس طرح گھونگٹ میں دلھن | ابروئے کج کے خطِ تقدیر کا سا بانکپن
ہلکی پھلکی مثلِ گل اور سرشگاف و صف شکن | حیدرِ کرار کے پُر غیظ ماتھے کی شکن
آنچ ہے اس میں غضب کی خود کبھی جلتی نہیں
جز امامِ وقت دستِ غیر سے چلتی نہیں

جب جھکے طاقِ حرم ہے، جب اٹھے شورِ اذاں | جب ملے دستِ حسیں ہے، جب کھنچے روحِ رواں
جب چلے تیرِ نظر ہے، جب چبھے نوکِ سناں | جب گرے برقِ تپاں ہے، جب تھمے چشمِ بتاں
بختِ حُر لڑنے میں ہے اڑنے میں عزرائیل ہے
جب مُڑے رحمت کا رخ ہے، جب اُڑے جبریل ہے

(9) دیکھتی ہیں میرے باطن کی نگاہیں یہ سماں | پھر یہی تیغِ علی لاتے ہیں مہدیِ زماں
فرق پر سایہ فگن ہے دینِ احمد کا نشاں | پاؤں میں نعلینِ احمدؐ تھی جو تاجِ لامکاں
آنکھ میں سمٹی ہوئی ساری بہارِ کائنات
ہاتھ میں مثلِ محمدؐ اختیارِ کائنات

زیرِ راں وہ رخش جو سرعت میں ہے مانندِ نور | سازِ قدرت ساز جس کا، زین جس کا رشکِ طور
شہپرِ جبریل کی کلغی، عنانِ زلفِ حور | نور کا توسن ہے یہ، نورِ علی نورِ حضور
لے کمان اس طرح جائے اسلحہ کی دھار پر
جیسے چلتی ہے امامت مرضیِ غفار پر

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سر بسر پتلی کمر، سینہ کشادہ، سُم بڑے | گردِ ہو آندھی جو اس توسن کی سرعت سے لڑے
نعل پر تاب و تجلّی، جیسے ماہِ نو جڑے | کیل اِک اِک ان کی وہ، جو قلبِ باطل میں گڑے

ہے خجل مشکِ ختن یالِ سیہ سے ماندرات
نعل جس دن اس کے باندھے جائیں وہ دن چاند رات

دم قدم سے اس کے راکب کے جو ہیں کُل خشک و تر | ابلقِ لیل و نہار اس کی ہے گردِ رہ گزر
اس فرس پر راکبِ دوشِ پیمبر کا پسر | جیسے رف رف پر شبِ اسریٰ رسولِ بحر و بر

مدحِ مولا کی طرح، اس کی بھی مدحت فرض ہے
یہ امامِ عصر کا اعجازِ طیّ الارض ہے

ایسا مرکب لاجواب اور ایسا راکب بے بدل | دوش پر جس کے قبائے حیدری ہے بر محل
صورتِ شیرِ خدا، خیبر کشا، ابرو پہ بل | پائے محکم کی دھمک، حیَّ علیٰ خیرِ العمل

شور ہے کہہ دے کوئی جا کر سعود ستاں سے
فتحِ مکّہ کو علی آئے نبیؐ کی شان سے

روئے روشن سے عیاں ہے تابشِ خُلقِ حسن | ہے تواضع ان کی خو، کہتی ہے رخ کی ہر شکن
چال ڈھال ایسی کہ یاد آجائیں شبّر کے چلن | فرق پر ہے سبز عمامہ۔ ہرا ہے پیرہن

یادگارِ مجتبیٰ ہیں۔ صُلحِ کُل ہر گام ہیں
ساری دنیا کے لیے یہ امن کا پیغام ہیں

سر سے یوں باندھے ہیں دستارِ رسولِ مشرقین | کربلا کے بن میں جیسے فاطمہ کے نورِ عین
سورۂ وَالْفَجر لب پر، لب ہیں گویا دفتین | ہر قدم صبر و سکوں کہتا ہے۔ آتے ہیں حسین

کانپتے ہیں ظلم و ظالم یہ جلالت دیکھ کر
منھ چھپاتا ہے یزیدِ عصر صورت دیکھ کر

سه نیک کام کی طرف جلدی آؤ
ععه یہ سورہ امام حسین سے منسوب ہے
ععععه قرآن پاک کی جلد کے دونوں پٹھے

دونوں رخسارے ہیں آئینہ غمِ شبیر کا | کُھل گئے ہیں روتے روتے صورتِ زینُ العبا
ہے جبینِ پاک پر سجدے کی مُہر پر ضیا | پرتوِ سجّاد ہے، اِس رخ سے روئے باصفا

فتح و نصرت کی دعاؤں کا وظیفہ دیکھیے
شکلِ مجموعی میں ہے شانِ صحیفہ دیکھیے

کہہ رہا ہے یہ جبیں کا جلوۂ حسنِ قبول | یہ گُلِ گلزارِ باقرؑ باغِ حکمت کے ہیں پھول
نشترِ الہام ہے ان کا جو میراثِ رسولؐ | بال کی بھی کھینچ لے گا کھال، از راہِ اصول

اُس ولیُّ اللہ کا ورثہ ہیں اِن کے کُل علوم
جعفری مسلک کا سرچشمہ ہے جو بحرُ العلوم

کُھل کے گویا ہیں لبِ گویا دمِ حق پروری | صدقِ جعفر کی ہمارے دم سے ہے کھیتی ہری
ہر قدم شاہد ہے حضرت کا طریقِ رہبری | مسلکِ فقہی کی رو سے آپ بھی ہیں جعفری

ہمسرِ قرآن، وارث مصحفِ ناطق کے ہیں
پوتے صادق کے، نواسے، مخبرِ صادق کے ہیں

روئے انور کی متانت، حِلم کاظم کا جواب | خاکساری ان کا ورثہ۔ جانشینِ بوتراب
رحمِ دل آنکھوں کا ہے اربابِ بینش نے خطاب | غیظ اس دربارِ رحمت میں نہیں ہے باریاب

ہیبتِ موسیٰ بھی ضبطِ موسیِٔ دوراں بھی ہے
معنیِ "اَلْکَاظِمِیْنَ الْغَیْظ" کا عرفاں ہے

چشم و ابرو کی ثقاہت، ضامنِ خوئے رضا | ان کی جو مرضی، وہی بالکل رضائے کبریا
ہاں دلا دے کفر اگر غصّہ، تو ہیں شیرِ خدا | حکمِ دیں جس کو وہی کر دے ابھی محشر بپا

آدمی تو آدمی، حیواں پکارے یا علی
شیر قالیں غیظ میں اٹھ کر دہاڑے یا علی

سه امام زین العابدین کی دعاؤں کا مجموعہ جس کا نام صحیفۂ کاملہ ہے۔
عه مقام مدح میں قرآن کا فقرہ غصے کو پی جانے والے۔ امام موسیٰ کاظم میں یہ صفت تا بہ حد کمال تھی۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

زہد ایسا ہے، کہ پایا جدّ اعلیٰ کا مقام | وہ تقیِ پاک تھے، ان پر بھی تقویٰ ہے تمام
مفتخر ہے آپ کے بچپن پہ دَورِ صبح و شام | ہیں لوبِ ہادی کی صورت یہ بھی طفلی میں امام

ان کے دیکھو پانچ سال اور ان کے دیکھو نو برس
خضر اِن کے مقتدی ہیں۔ عمر کتنے سو برس

ہیں جو دامن میں یہ، جانِ نقی، شانِ نقی | ارضِ بطحا پر دہکتا ہے گلستانِ نقی
جلوہ گاہِ طورِ سینا، شمعِ ایوانِ نقی | چودھویں کا ماہِ شعباں، بدرِ تابانِ نقی

مرتضیٰ جیسے ہیں یہ، ایسے ہی پُرضَو تھے علی
خود ہیں یہ چوتھے محمدؐ اور جدّ چوتھے علی عہ

شکل کہتی ہے۔ کہ بابا ہیں انہیں کے عسکری | عسکرِ علم و عمل، جن کا جنودِ سروری
لکھ گئے تفسیرِ قرآں جو بہ کلکِ حیدری | لعل وہ خامے نے اُگلے جن پہ صدقے جوہری سہ

منصبِ تحریرِ مقصد، بے طلب ان کو ملا
جو قلم احمدؐ نے مانگا تھا وہ اب ان کو ملا

ایسے اسلافِ معظّم کے مکرّم ہیں یہ لال | جن کے چہروں میں ہے اللہ وجمیلؑ کا جمال
ظلم کی گردن اڑا دیں، مرکزی یہ ہے خیال | میاں میں سیف ہے، لاسیف جس کی نیک فال عہ

کانپتے ہیں اہلِ باطل تیغِ حیدر دیکھ کر
کُند ہیں سب جوہری ہتھیار جوہر دیکھ کر

عہ امام علی نقی للعسہ پہلے علی بن ابی طالب، دوسرے علی بن الحسین، تیسرے علی بن موسیٰ الرضا چوتھے علی نقی۔

سہ یہ بھی ایک مفسر کا نام ہے۔

عہ اسے بروزن کتاب پڑھنا درست نہیں۔ نیام بروزن کتاب ہے۔

بے عمل دنیا کے تیر و اکاج جو ہے سینہ، ہدف | ہے مصلّائے عمل کھولے ہوئے پلکوں کی صف
رہ نمارُوحِ نبیؐ، پُشتی پہ سلطانِ نجف | کربلا دل میں بسی ہے، رخ ہے کعبہ کی طرف

بازوؤں سے انتقامی جوش ہے چمٹا ہوا
خونِ حیدر کا کلائی میں ہے سب سمٹا ہوا

جا کے ٹکرائی بِنا سے جب نگاہ دور بیں | یاد آیا ایک مقتل، دل ہوا اندوہ گیں
لب چبا کر، غیظ میں بھر کر جو الٹی آستیں | تھرتھراتا ہے تزلزل، کانپ اٹھی ہے زمیں

زلزلے طبقے الٹنے پر اَڑے ہیں دیر سے
چرخ گیتی کے سرے والے کھڑے ہیں دیر سے

اب جماعت کا جو بیت اللہ میں ہے اہتمام | ہے مساواتِ حقیقی کا عجب دلکش نظام
ایک صف میں ہیں خضر، اصحابِ کہف، اور خاص و عام | مقتدی ہے اک پیمبر، مقتدا ہے اک امام

* وہ جو تھے مرعوب، عیسیٰ سے رسالت دیکھ کر
اِن کی صورت دیکھتے ہیں، اُن کی صورت دیکھ کر

(۱۵) مہدیِ برحق ہیں یہ، شکل و شباہت سے کھلا | ہُو بہو نقشہ وہی ہے، جو پیمبرؐ نے کہا
مہدی کاذب بھی آئیں گے انہیں یہ علم تھا | اس لیے بتلا گئے حضرت، سراپا آپ کا سہ

* غایۃ المقصود و اعلام الوریٰ میں دیکھیے
صاف آئینہ ہے قولِ مصطفیٰؐ کا دیکھیے

مختصر یہ ہیں علاماتِ وجودِ ارجمند | گندمی رنگت، مثالِ مصطفیٰؐ، خالق پسند
قد میانہ، بینی پُرنور باریک و بلند | جبہۂ روشن کشادہ، چاند سے جو چار چند

آبِ دنداں رشکِ انجم، سر بسر گیسو گھنے
دوش پر زلفیں پڑی، آنکھیں بڑی ابرو گھنے

سہ ان دونوں کتابوں میں حضور کا بتایا ہوا امام مہدی کا سراپا درج ہے۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

وہ گھنے ابرو جو پیوستہ، خمیدہ، سربسر | دلہنے رخسار پر تِل غیرتِ نجمِ سحر
لیلۃُ القدرِ مہِ شعبان کا عالم ریش پر | دونوں رخسارے منوّر، ایک شب میں دو قمر

اپنے نانا سے مشابہ خال بھی اور بال بھی
خَلق بھی اور خُلق بھی افعال بھی، اقوال بھی

میرے باطن نے جو دیکھی ہے یہ صورت یہ سماں | یہ تولّا کا اثر ہے، یہ عقیدت کا نشاں
صفحۂ تاریخ میں بھی یہ جمال ضَو فشاں | مندرج صدیوں سے ہے بے اختلاف و بے گماں

سب نے مانا ہے کہ مہدی مژدہ حق لائیں گے
آ چکے غیبت میں ہیں، جب آئیں گے تب آئیں گے

وہ محمّد ابنِ طلحہ، جن کا مسلک شافعی | وہ علی بن محمّد مستند جو مالکی
ابن عربی یعنی محی الدّین دینِ حنبلی | رہبرِ احناف، قاری بے بدل مُلا علی

ساتھ ان سب کے جو عبد الحق محدّث آئے ہیں
بزم میں جامی بھی اک جامِ شواہد لائے ہیں

شیخِ باتوقیر، ابنِ احمدِ خشّاب سا | دولت آبادی شہاب الدین، مردِ پارسا
ابنِ یوسف کنجوی۔ ملّا حسینِ باخدا | سبطِ ابنِ جوزیِ علامہ و شمعِ ہُدیٰ

بزمِ مہدی کے مکیں ہیں شیخ شعرانی کے پاس
اور یہی لعل و جواہر ہیں بدخشانی کے پاس

شبلنجی نورِ بصیرت کی ہیں اک طلعت لیے | اور علاء الدّولہ سمنانی بھی دولت لیے
شیخ قندوزی بھی قندِ دانش و حکمت لیے | حضرت حجّت کی غیبت کے لیے حجّت لیے

زینتِ محفل سیوطی کے درِ شہوار ہیں
شیخ واعظ کاشفی بھی کاشفِ اسرار ہیں

سہ ان میں ایطا نہیں کیونکہ یہ بطور صرف ناصح استعمال ہوئے ہیں۔
عہ ضرورت شعری میں تسکین متحرک جائز ہے۔

جو بیاں ان کا وہی بالکل صواعق کا بیاں | وہ صواعق جس کے معنی ہیں لغت میں بجلیاں
بجلیاں جو پھونکتی آئیں ہمارے آشیاں | اب وہی گر گر یہاں ہیں صرفِ تعمیرِ مکاں

صاف کرتے ہیں رقم ابنِ حجر پتھر کے لال
"اعلمِ امّت تھے بچپن میں بھی حیدر کے لال"

ہیں صحاحِ ستّہ مشہور ہیں قائل بھی | ابن ماجہ، مسلم و مسند، بخاری، ترمذی
شمع لے کر ڈھونڈنے کی اب ضرورت کیا رہی | کافی و وافی ہے اک مشکوٰۃ ہی کی روشنی

یہ رقم ہے جس میں ختمِ وقتِ غیبت کے لیے
آئیں گے عیسیٰ سرِ دست ان کی بیعت کے لیے

غیبتِ مہدیِ دیں کے باب میں اے مدّعی | اور ہے اجماع کس کا نام؟ قائل ہیں سبھی
شافعی و مالکی و حنبلی و جعفری | ان مسالک کے سوا، سب سے سوا احناف بھی

قول ان کے رد کرے منطق میں اتنا دم نہیں
یہ سب اجماعِ سقیفہ سے عدد میں کم نہیں

جس قدر اس سلسلے کی ہیں روایاتِ حسن | یا صحابی کا بیاں، یا تابعی کا ہے سخن
آندھیوں میں کبھی ہیں محکم تر یہ سب نخلِ کہن | ایک جھونکے کے ہیں باقی سارے برساتی چمن

رائے ایسے معتبر لوگوں کی گر صائب نہیں
دین ہی غائب ہے پھر مہدی اگر غائب نہیں

(11) حضرِ دیں قبل از ولادت تھے یہ عیسیٰ کی طرح | بطن میں مادر سے باتیں کیں مسیحا کی طرح
حمل پوشیدہ رہا ان کا بھی موسیٰ کی طرح | بچپنے میں علم کی پیری تھی یحییٰ کی طرح

نورِ حق کی یہ کرامت عقل سے کب دور ہے
نور ہیں یہ۔ ان کی تاریخِ ولادت نور ہے

سہ مراد حریف
عہ معنی چراغ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

یہ بیانات قوی جن کا تواتر معتبر | مختلف انداز میں مہدی کی دیتے ہیں خبر
ہے کسی جا صاف غیبت، اور کہیں اس طور پر | ہیں یہی قائم، یہی باقی، یہی ہیں منتظر
کرسیاں ہیں مختلف، سردار و منصب ایک ہے
پھیر ہے الفاظ کا، ہر پھیر کے مطلب ایک ہے

(۱۵۹) یہ جو ہیں انیس مذکورہ حوالے مستند | چودھویں معصوم کی غیبت کے حق میں ہیں سند
اور بھی ہیں کچھ حدیثیں منکرِ غیبت کا رد | وہ نہ مانیں گے مگر، دل میں جو رکھتے ہیں حسد
یہ تو باتیں جو بیانِ محکمِ قرآن ہے
غیب پر ایمان لانا متقی کی شان ہے

حلق سے سینے میں قرآں کو اتاریں تو ذرا | اس کا دعویٰ ہے کہ حق آئے گا باطل جائے گا
اس جگہ "حق" سے اگر مطلب ہے دینِ مصطفیٰ | پھر تو "حق" آیا مگر باطل تو باقی ہی رہا
ہے بجز مہدی، وہ کون ایسا نگاہِ غور میں
ایک ہوگا دینِ کُل دنیا کا جس کے دور میں

جبکہ ان کے دم سے پھیلے گا جہاں میں دینِ حق | پھر تو یہ حق ہے کہ اس "حق" کے یہی ہیں مستحق
الٹیں پلٹیں منکرِ مہدی جو قرآں کے ورق | چار ہی آیات پڑھ پڑھ کر کلیجے ہوں گے شق
جو مفسر اس جگہ یہ ذکر لائے ہیں عظیم
شان میں مہدیِ برحق کی یہ آئے ہیں عظیم

یہ سبھی عالم، محدث، اہلِ علم، اہلِ کلام | منضبط اس مرثیے میں جا بجا جن کے ہیں نام
جائے غیبت، وجہِ غیبت بھی بتاتے ہیں تمام | یعنی اب کب، اور کہاں، اور کیوں ہوئے غائب امام
دل پہ منکر کے جو داغِ عمرِ طولانی بھی ہے
اس کو دھونے کے لیے کچھ شرم کا پانی بھی ہے

سب یہ لکھتے ہیں کہ پیغمبر نے جو قبل از وصال | یہ خبر دی تھی سرِ منبر، بہ صد حزن و ملال
آئے گا اک وقت جس میں دین پائے گا زوال | دیدۂ ملت میں ہوگا، مالِ ایماں کا مآل
عدل اٹھ جائے گا، دنیا ظلم سے بھر جائے گی
لوگ زندہ ہوں گے، پر غیرت کی رگ مر جائے گی

حاکمانِ وقت ہوں گے ظالم و گم کردہ راہ | امنِ عالم، جور سے ہو جائے گا بالکل تباہ
عترتِ زہرا سے تب ہوگا نمایاں ایک ماہ | نام ہوگا اس کا مہدی، تیغ اس کی بے پناہ
عدل سے بھر دے گا دنیا بھر کو وہ، اک آن میں
تول کر نیکی بدی، تلوار کی میزان میں

یاد تھی عباسیوں کو یہ پیمبر کی خبر | تھے محرفِ دین کے، ہر دم لگا رہتا تھا ڈر
نام بھی رکھتے تھے مہدی اپنے بیٹوں کا مگر | لوگ دھوکا کھائے کیونکر، ان کی سیرت دیکھ کر
پہلے اولادِ امیہ کو کہا، ظالم ہیں وہ
چور کی داڑھی میں تنکا، پھر یہ سوچا ہم ہیں وہ

دور سے سفاحِ بدکردار کے تا معتمد | ہر خلیفہ، عترتِ زہرا سے رکھتا تھا حسد
لے کے جعفر سے حسن تک، چھ امامِ مستند | زہر سے ان کے ہوئے تھے راہیِ ملکِ ابد
ڈر جو تھا غالب بہت اس کے دلِ بیتاب میں
معتمد خود سے بھی تھے بے اعتماد اس باب میں

اپنے فعلوں پر نظر کر کے گزرتا تھا یہ شک | میں ہوں وہ ظالم، کہ بدظن تھے رسول اللہ تک
پڑ چکی تھی کان میں جو اس ولادت کی بھنک | بیٹھے بیٹھے دیکھتا تھا تیغِ مہدی کی چمک
جستجو کرتا رہا، پر ہاتھ ہی ملتا رہا
یہ چراغ آندھی کی زد میں متصل جلتا رہا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

دے چکا جب عسکری کو زہر بارِ آستیں | قتلِ مہدی پر کمر باندھی، یہ عزمِ آہنیں
اس کی فوجیں جب حرم میں آ کے داخل ہوگئیں | ہو گئے سرداب میں غائب کہیں مہدیِ دیں

جو سپاہی ہر طرف سے گھر کو تھے گھیرے ہوئے
ہو گئے اندھے، کہ آنکھیں حق سے تھے پھیرے ہوئے

آپ کے بیت الشرف سے متّصل تھا ایک غار | صورت اصحابِ کہف اس غار میں پایا قرار
گھر کو جب چھوڑا تو اپنایا محمدؐ کا شعار | غارِ ثور اس کا ہے شاہد جس پہ سب کو اعتبار

نائبِ خاتم ہیں آخر، نرغۂ اغیار میں
وہ چھپے تھے غار میں، یہ بھی چھپے ہیں غار میں

عمرِ طولانی جو پائی ہے تو حیرت اس میں کیا | خضر ہیں، الیاس ہیں، ادریس ہیں نامِ خدا
عمر کی کشتی کا ان سب کی خدا ہے ناخدا | اُس نے دی عمرِ طویل اُن کو، انھیں بھی کی عطا

پائی یہ نعمت اُنھوں نے تو یقیں لانے لگے
مل گئی اولادِ حیدر کو تو بل کھانے لگے

سب نکالے گا یہ بل آ کر علی کا جانشیں | ہو چلا ہے جس کے اب جلدی ہی آنے کا یقیں
دو سو اکسٹھ ہیں علاماتِ ظہورِ شاہِ دیں | بیشتر ظاہر ہوئیں، دس ہیں باقی رہ گئیں

شہ کی آمد منسلک اللہ کی مرضی سے ہے
اپنی ڈھارس چودھویں شعبان کی عرضی سے ہے

گو نہیں ثابت کسی پر وقتِ تشریفِ حضور | ہے مگر روشن علامت "ظلم و ظلمت کا وفور"
جبر بڑھتا جا رہا ہے جس قدر نزدیک و دور | کہتی ہے دل کی خلش محسوس کر کے اک سرور

یا الٰہی جلد دنیا ظلم سے معمور ہو
تا کہ "حق" آ جائے اور دَورِ مصائب دور ہو

ہم تو پھر انسانِ ناقص ہیں ہمارا علم کیا | جعفرِ صادق نے صرف اتنا بتایا ہے پتا
آئے گا جب میرا پوتا۔ مہدیِ شرعِ ہدیٰ | روزِ جمعہ ہوگا، وقتِ عصر، دن عاشور کا

اب تو کہہ سکتا ہوں میں اشکوں سے منھ دھوتے ہوئے
آئیں گے کعبے میں یہ شبّیر کو روتے ہوئے

ضبطِ غم کر کے وہ فرض انجام دیں گے لاکلام | پردۂ غیبت اٹھے گا جو ہیں منشائے عام
سب سے پہلے جائیں گے کعبے سے کوفے کو امام | کوفیانِ بے وفا، شورش مچائیں گے تمام

کیا فضا ماضی سے بدلا چاہتے ہو حال کی
کچھ نہیں ہم کو ضرورت فاطمہ کے لال کی

سن کے یہ جانِ پیمبرؐ، کھینچ لیں گے ذوالفقار | مارے جائیں گے ہزاروں کوفیانِ بدشعار
مسجدِ کوفہ میں تب آئیں گے شاہِ نامدار | مجلسِ غم ہوگی برپا، کربلا کی یادگار

خود امامِ دیں مصائب جب بیاں فرمائیں گے
روئیں گے اہلِ عزا پیٹیں گے سر غش کھائیں گے

کن مصائب کا بیاں فرمائیں گے شاہِ زماں | جن پہ ٹکرائے گا جا کر عرش سے شورِ فغاں
کیا تعجب! ہو وہ اکبرؑ کی شہادت کا بیاں | ہے مصیبت سی مصیبت، مرگِ فرزندِ جواں

جس پہ رہ جائے کلیجہ پھٹ کے بوڑھے باپ کا
یا حسینؑ! اس پر ہے صابر، یہ دل تھا آپ کا

بازوئے سرور نے جب پائی شہادت نہر پر | تان کر سینہ۔ کسی بیٹے نے مرنے پر کمر
وہ جواں بیٹا۔ جو ہم شکلِ پیمبرؐ سر بسر | جس کے سہرے کی تمنا دل میں تھی شام و سحر

عرض کی بابا سے۔ اب میداں کی رخصت دیجیے
شور ہے ھَل مِن مُبارز[1] کا، اجازت دیجیے

[1] کیا کوئی لڑنے والا باقی ہے؟

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سن کے یہ، بیٹے کا منہ تکنے لگے شاہِ ہدا   دل بھر آیا۔ ڈبڈبائی آنکھ۔ اشکِ غم پیا
چھاؤنی کی سمت دیکھا۔ دل سنبھالا، اور کہا   پالنے والی اجازت دے تو ہم کو عذر کیا
ہو پھپھی راضی علی اکبر، تو جاؤ شوق سے
دودھ کا حق بخش دے مادر، تو جاؤ شوق سے

سن کے یہ چومے قدم بابا کے اور تسلیم کی   سج کے تن پر اسلحہ، خیمے میں آیا وہ جری
تھی صفِ ماتم یہاں عباس کی بچھی ہوئی   سر کو ڈھانپا ماں نے آنسو پونچھتی اٹھیں پھپھی
شان و شوکت دیکھ کر بہنیں قدم لینے لگیں
جھک کے جب مجرا کیا، زینب دعا دینے لگیں

فرش پر بیوہ چچی کے پاس بیٹھا مہ لقا   بی بیاں سب رو دیں جب پرسہ دیا عباس کا
پھر پھپھی سے یہ گلے میں ڈال کر بانہیں کہا   اذن بابا نے دیا۔ اب آپ کی کیا ہے رضا
رو کے وہ بولیں۔ مجھے تم بھی رلانے آئے ہو
غمزدہ دکھیا کا دکھتا دل دکھانے آئے ہو

بیاہ کا سہرا، مجھے کیا میری جاں، دکھلا چکے   بھابی بیٹھی ہیں، ان سے نیگ کیا دلوا چکے
ماں کو حسرت تھی دلھن کی۔ بیاہ کر کیا لا چکے   کہتے تھے صغرا سے ملواؤں گا۔ کیا ملوا چکے
وہ چلے مرنے کو، ہم مرتے رہے جن کے لیے
کیا کما کر جوگ پالا تھا اسی دن کے لیے

سن کے یہ شکوے پھپھی کے، جھک گیا غازی کا سر   عمر بھر کی شفقتیں یاد آگئیں سب سربسر
ہچکیاں بندھنے لگیں، رونے مچل کر اس قدر   عرض کی ہاتھوں کو پھر رکھ کر پھپھی کے پاؤں پر
جنگ کو جاتے ہیں بابا صبر ہم کو دیجیے
واسطہ زہرا کا، میداں کی اجازت دیجیے

کہہ کے "ہے ہے" پیٹ کر بولیں بنتِ مرتضیٰ   میں فدا! بابا کو روکو۔ تم سدھارو مہ لقا
موڑ کر بانو کی جانب منہ، خوشامد سے کہا   دودھ کا حق بخش دو بھابی انہیں بہرِ خدا
بولیں وہ۔ جیتے رہیں یہ بھی شہِ دلگیر بھی
میں بھی صدقے آپ کے دلبر پہ میرا شیر بھی

شاد ہو کر اکبرِ غازی اٹھے بہرِ سلام   ماں پھپھی نے دی دعا۔ رونے لگیں بہنیں تمام
شورِ گریہ میں چلا رن کی طرف، وہ نیک نام   دیر سے ڈیوڑھی پہ حاضر تھا عقابِ تیز گام
چڑھ کے گھوڑے پر وہ بن بیاہا بنا رخصت ہوا
باپ نے تھامی رکاب اور مہ لقا رخصت ہوا

دشت میں پہنچے۔ پڑھا تن کر رجز۔ جھپٹے سوار   لگ گئے کشتوں کے پشتے، وہ کیے تن تن کے وار
شاہِ دیں دیکھا کیے، لختِ جگر کی کارزار   ناگہاں دیکھا۔ کہ برچھی ہو گئی سینے کے پار
ہائے بیٹا کہہ کے دوڑے آپ مقتل کی طرف
لے گیا گھوڑا، علی اکبر کو، جنگل کی طرف

بڑھنے پائے تھے ابھی چند اک قدم آگے جناب   یہ غمِ فطری تو تھا، دینے لگیں آنکھیں جواب
جس طرف بھی پاؤں اب اٹھتا تھا با حالِ خراب   بڑھتے جاتے تھے اسی جانب کو جانِ بوتراب
اس طرف کو مڑ گئے، گہ اُس طرف کو پھر گئے
کھل گئی دستار۔ الجھا پائے اقدس۔ گر گئے

اٹھ کے پھر دوڑے کسی جانب کو اس امید پر   اس طرف مل جائے گا شاید، مرا نورِ نظر
لب پہ تھا نوحہ۔ کہ اے حر، اے زہیرِ پر جگر   بچپنے کے میرے ساتھی اے حبیبِ نامور
ہے مصیبت کی گھڑی، امداد کو آؤ کوئی
لاش پر کڑیل جواں بیٹے کی پہنچاؤ کوئی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مسلمِ مظلوم کے پیارو! کہاں ہو جلد آؤ | زینبِ مغموم کے تارو! مجھے رستہ دکھاؤ
قاسم و عباس! میری بیکسی پر رحم کھاؤ | اے مرے شیرِ وانہ مجکو وقت بد میں بھول جاؤ
کاش لاشے پر علی اکبر کے پہنچاتا کوئی!
لو پکارو اب تمھیں بیٹا! نہیں آتا کوئی

اک طرف سے ناگہاں لائیں ہوائیں یہ پیام | اب تو بابا آؤ جلدی! جاں بلب ہے یہ غلام
اُس طرف دوڑے جو بیتابی میں مولائے انام | کھا کے ٹھوکر گر پڑے اک جسمِ زخمی پر امام
تھی کشش فطری، دلِ مضطر کو تڑپانے لگی
دم بدم گیسوئے اکبر کی مہک آنے لگی

کیا مرے دلبر ہو تم، بولے امامِ تشنہ کام | کھول کر آنکھیں کہا اکبر نے، بابا! السلام
وقت آخر ہو گیا دیدار و رخصت ہے غلام | دم ہے ہونٹوں پر بس اب یٰسین پڑھیے یا امام
پاؤں پھیلا کر یہ کہتے کہتے اکبر سو گئے
پیاس کی شدت میں کوثر کو روانہ ہو گئے

آفریں ہمت پہ تیری اے حسین ابن علیؑ | شیر کو دم توڑتے دیکھا۔ زباں سے اُف نہ کی
اب جواں کی لاش اٹھانے کی جو منزل آگئی | یا علی کہہ کر اُٹھے۔ کس لی کمر ٹوٹی ہوئی
جانبِ خیمہ نظر اٹھی نہ صحرا کی طرف
پاؤں تھرائے تو دیکھا مڑ کے دریا کی طرف

اشک بہہ کر رہ گئے دل نے مگر آواز دی | اے مرے عباسِ غازی! اے مرے شیرِ جری
مر گئے اکبر بھی، پرسے کو نہ آئے تم اخی | دیکھ تو جاؤ ذرا آکر ہماری بیکسی
یہ ضعیفی اور یہ شیرِ ثریاں بیٹے کی لاش
باپ اٹھاتا ہے بڑھاپے میں جواں بیٹے کی لاش

پشت پر لاشہ اٹھائے بھوکا پیاسا، بے نوا | جا رہا تھا سوئے خیمہ، خاک اڑاتی تھی فضا
دیکھ کر سوئے نجف، کہتی تھی رو کر کربلا | دیجیے آکر سہارا، یا علیِ مرتضیٰ
تشنہ لب زخمی ہے تنہا کوئی بھی یاور نہیں
یہ جواں بیٹے کی میت ہے، درِ خیبر نہیں

بس نسیم اب مرثیے کو ختم کر بس ختم کر | مجلسِ غم میں ہیں شامل خود امامِ منتظر
عرض کر مولا سے کل سے ہاتھ اپنے جوڑ کر | جلد اب آجائیے اے حق نمائے بحر و بر
کس طرف جانا تھا آخر کس طرف جاتے ہیں ہم
کون اب ہم کو سنبھالے ٹھوکریں کھاتے ہیں ہم

ے پہلے مصرع میں "کر" فعل ہے اور اس مصرع میں فعلِ معطوفہ کی علامت۔ شکل ایک ہے اور معنی مختلف۔ ایطا نہیں۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas